ع۲۲۱۸
۶۴ ۰۵۶

شاهان عثمان ۲/

شیعہ مشن کی پہلی دینی خدمت اور پہلا تحقیقی رسالہ

وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغَالِبُوْنَ

اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم

کا امتحان از

قاتلانِ عثمان

پہلا حصہ

از

حضرت مولانا سید ظفر مہدی صاحب قبلہ

حسب فرمائش ارکان شیعہ مشن باہتمام محمد جواد نظامی پریس وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ میں چھپا

قیمت ۵/

نخلہ تعارف

مولوی عبد الشکور مدیر النجم کی وہ تحریک مخفی جو
قاتلان حسین کی تصنیف میں پوشیدہ تھی آج کام آئی اور رنگ
لائی، انھیں کی تحریک پر میں نے علمائے ثقات و مورخین اسلام کی
حق نوازیوں کو جمع کرکے، اور مختلف لالہ زاروں سے رنگین پھول چن کے
ایک گلدستۂ حقیقت پیش کردیا ہے جسے حقیقی اصحاب و مہاجرین
بارگاہِ رسالت کے نام نامی پر معنون کرتا ہوں، اور دعا کرتا ہوں
کہ خدائے برتر و بصیر چشم انصاف سے نظر تعصب کو دور
رکھے۔ آمین

سید ظفر مہدی احسن اللہ الیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمہید

پھر پرسشِ جراحتِ دل کو چلا ہے عشق
سامانِ صد ہزار نمکداں کئے ہوئے

آج کئی سال سے عمومًا اور چند برس سے خصوصًا، مولوی عبدالشکور صاحب نقشبندی مدیر النجم اپنی تحریروں اور تقریروں میں مذہب حقہ امامیہ کے خلاف آتش فشانی میں مشغول ہیں اور شعلہ سامانی میں مصروف ہیں، اور ادھر دو سال سے تو انھوں نے النجم کی دہ سالہ زندگی کی تمام کاوشیں نوکِ زبان خار بن کر عام طور سے ظاہر کرنی شروع کر دی ہیں۔

اِن کا مقصود ان حرکات سے نمائش و نمود و شہرت و جلب منفعت کے علاوہ اور جو کچھ بھی ہو مگر ہرگز ہرگز احقاقِ حق مطلوب نہیں جس کے وہ دعویدار ہیں۔ کیونکہ ان کا دل خود سمجھتا ہوگا کہ جو کچھ وہ کہتے ہیں وہ سانپ کے منھ کی چھچھوندر ہوتی ہے۔ اور فتنہ و فساد کے لئے ایک اساس مضمحل۔

ان کو اپنے غلط اور باطل دعووں کے لئے نہ کسی ثبوت کی ضرورت رہتی ہے نہ کسی دلیل کی حاجت بلکہ اس میدان میں ان کی "یکہ تازی" تحریف کے خندقوں کو الگ طے کرجاتی ہے اور قطع وبرید عبارات کے وادیوں کو الگ، خلفائے ثلثہ اور صرف خلفائے ثلثہ کی مدح میں وہ، یا ان کے ہمنوا، قرآن، رسالت، معاد وغیرہ وغیرہ ان تمام چیزوں سے ہاتھ دھونے کے لئے تیار ہیں بلکہ ان کا دعویٰ ہے کہ رسالت کی معوذ اللہ کا وجود اور قرآن کا شہود یہ سب انھیں تینوں خلفائے کرام کا تصدق ہے۔

ان کا دعویٰ ہے کہ اہل تشیع مسلمان نہیں کافر ہیں ان کا ذبیحہ حرام اور ان کو لڑکی دینا ناجائز ہے اور عقد حرام نسل رسول کے ساتھ جو سلوک کئے گئے وہ درست تھے، ائمہ طاہرین معاذ اللہ جھوٹے تھے وغیرہ وغیرہ بہر حال اسی طرح کے خرافات ہیں جن کا فرداً فرداً لکھنا باعث طول کلام ہے۔

بیچارے حنفی مسلمان ان کی دہابیت نوازیوں کے دام میں اس لئے آجاتے ہیں کہ بڑی سی ڈاڑھی اور گٹوں تک پاجامہ انھیں صداقت کا دھوکہ دیتا ہے اور وہ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ "امام اہل سنت" سچ ہی کہتا ہوگا، ان بیچاروں کو کیا معلوم کہ انکی متبوعین نے یہی درس دیا ہے کہ جھوٹ کو اس خد و مد سے بیان کرو کہ ہر شخص اس کا یقین کرے، عبدالرحمٰن بن عوف نے شوریٰ میں کیا کیا، اور معاویہ نے بعیت یزید کے لئے کیا کیا، اور خلیفہ ثانی نے بعیت ابوبکر میں کیا کیا "لکنت ازور فی نفسی" "میں ایک تزویر وفریب والی چال سوچ رہا تھا) میرے بیان پر شاہد عادل ہے۔

درحقیقت "فریب" دغا" اور مکر ہی مدیر النجم کی وہ فوجی سردار ہیں جن سے وہ افراد اسلامی یا سواد اعظم کو مغلوب بنائے ہوئے ہے۔ اودھر مدیر صاحب کی تعلیاں اور ادھر اسلامی فردوں کی جہالت اور ملاؑ پر اعتماد یہ دونوں جال گرفتار

کرنے کے لئے کافی ہیں۔

ان بیچاروں کو اتنا موقع کہاں کہ اپنا دھندا چھوڑ کر تحقیق حق کی طرف رجوع کریں اگر اسی میں پڑ جائیں تو میاں لفاتی شبراتی کی اماں کو کیا کھلائیں۔

وہ دوسرے گروہ کے بیانات سن بھی نہیں سکتے کیونکہ جب تعزیہ اور علم دیکھنے سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے تو بیانات حق سننے سے نہ جانے کیا کچھ ہو جائے لہذا "حرام" ہے کا حکم امتناعی ان غریبوں پر پاسبان بنا ہوا ہے۔ خود کتابوں کو دیکھ نہیں سکتے کیونکہ جہالت قدم گیر ہے۔ اب ہر پھر کے ملاجی سے پوچھیں گے اور وہ اپنی ہنڈیا گرم رکھنے کے لئے لامحالہ ہر بات کو ہر اعتراض کو اور ہر اس سوال کو جو شیعوں کی طرف منسوب ہو فوراً بلا پس و پیش جھوٹ کہے گا اور قرآنی آیت کو بڑی خوشی سے اپنی طرف ملقفت کرے گا۔

خصوصاً آج کل تو حق پر پردہ ڈالنے کے لئے اور مذہب شیعہ کو بزعم خود بیخ و بن سے اکھاڑنے کے لئے وہ کوششیں ہو رہی ہیں کہ الٰہی توبہ، پنجاب میں الگ، بنگال میں الگ اور اودھ میں الگ۔

شیعہ جہال کو جو ان کے علما سے کہیں بہتر ہیں، مختلف طریقوں سے بہکایا جاتا ہے مختلف اعتراضات بے سر و پا ان پر کیے جاتے ہیں اور رسائل و اخبارات اہل سنت نے اس کام کو اپنا نصب العین قرار دے لیا ہے۔

دور کیوں جایئے خود لکھنؤ میں مدیر النجم نے ایک جمعیت بنائی ہے جس کا نام "جمعیت تحفظ ملت" ہے اور اس کا کام صرف ائمہ اطہار اور مذہب شیعہ کی بدگوئی ہے۔ اس میں رسائل کی اشاعت ہوتی رہتی ہے اور "قاتلان حسین" "قاتلان حسین کی خانہ تلاشی" "امہ الائمۃ کی تعلیم" "عبد اللہ بن سبا" اور النجم وغیرہ وغیرہ سب اسی زمین کی پیداوار ہیں

امامیہ مشن اہل تشیع کی طرف سے جو کام کر رہا ہے وہ قابل صد مدح و تحسین ہے اور لائق ہمت افزائی اس کے رسائل نشر اخلاق ائمہ کرتے رہتے ہیں اور بہت سے مسائل تحقیق کی روشنی میں آج دنیائے تشیع کے سامنے آ چکے ہیں فجزاہم اللہ خیرا

یہ ایک بدیہی بات ہے کہ ایک وقت میں انسان دو کام نہیں کر سکتا امامیہ مشن کے رسائل، مسائل خاص کی تحلیل کرتے ہیں مگر "جمعیت تحفظ ملت" ان رسائل کا جواب دیتی ہے اب اس کے جواب الجواب کے لئے امامیہ مشن کے پاس اسلئے وقت نہیں کہ صرف ایک مسئلہ میں بحث کا طول مخالف کی ہٹ دھرمیوں کی وجہ سے دوسرے مسائل اور رسائل سے باز رکھے گا نیز یہ بھی کہ ایک سپر چار طرف کے حملوں کو نہیں روک سکتی۔

انھیں باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اور تبلیغ کے ہر پہلو کو جانچتے ہوئے افراد ملت نے دفاعی اور تبلیغی دونوں جنبوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے "شیعہ مشن" کی اساس قائم کر دی اور یہ پہلا تبلیغی رسالہ اس مشن کا دنیائے اسلام کے سامنے پیش کیا جاتا ہے، خدا سے قوی امید ہے کہ انشاء اللہ یہ طالبان حق کے لئے چراغ راہ ہدایت بن جائے اور تاریک راستوں کے چلنے والوں کو شاہراہ نور پر نکال لائے۔

یہ بھی عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ یہ تمام مطالب اہل سنت سے پردۂ خفا ہی میں رہتے اگر ابتدا مولوی عبدالشکور صاحب کی طرف سے نہ ہوئی ہوتی۔ بہرحال یہ اچھا ہوا کہ ان کی وجہ سے لوگوں کو حق کے صحیح خط و خال کے دیکھنے کا موقع ملا۔

"عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد"

مانا کہ بیانات حق سننے کا وقت ایسے لوگوں کے پاس نہیں، اور مجالس میں شرکت سے بوجہ بدعت و حرمت معذور ہیں (بفتوائی ملایان)، مگر کبھی خزف ریزوں میں

جواہر بھی ہوتے ہیں اور پہلو میں پتھر کی جگہ دل بھی ہوتا ہے یعنی کبھی کبھی بعض ہستیوں میں تحقیق کا جذبہ پیدا ہوتا ہے ایسی صورت میں وہ بیان نہ سہی، تحریر ہی سے وقت فرصت فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور دلچسپی لے سکتے ہیں اگر اسلام والوں کے نزدیک آخرت کوئی شے ہے تو صحیح جادۂ اسلام کو ایسے نوربار رسائل کی شعاعوں میں دیکھ سکتے ہیں۔

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم توکلت علیہ وھو حسبی خدا نے چاہا تو اس قسم کے رسائل کا سلسلہ جاری رہے گا اور ہر مطلب کے چہرہ سے حجاب اٹھتا جائیگا۔

خارہا از اثر گرمی رفتارم سوخت
منتے بر قدم راہروانست مرا

سید ظفر مہدی احسن اللہ الیہ
۹ ربیع الثانی ۵۲ھ

قاتلانِ عثمانؓ

خاموشی ما گشت بد آموز بتاں را
زیں پیش دگرنہ اثرے بود فغاں را

اسلام کا تاجدار دنیا سے اٹھا اور اس کا حقیقی جانشین اس کا سوگ نشین و ماتم دار بھائی کی تدفین و تکفین میں مصروف ہو گیا، اسے یہ خیال بھی نہ تھا کہ پاس کے بیٹھنے والے اطاعت رسول کا دم بھرنے والے بخ بخ کی صدا دینے والے اس کے حق کو غصب کرلیں گے، حالانکہ اس کی نیو اسی وقت پڑ چکی تھی جب تحریری حیثیت سے نبیؐ، وقت آخر حکم الٰہی کو کاغذ پر ثبت نہ کر سکا، اور تزویری دماغ نے حدیث ثقلین کا انکار اور رسول کی تکذیب "حسبنا کتاب اللہ" کہہ کے کر دی۔

بہر حال سقیفہ بنی ساعدہ میں صحابیت، انصاریت، اور قرابت کو تزویری چالوں سے شکست ہوئی اور اجماع مرخم ؏ سے خلیفہ اول کا انتخاب ہو گیا ایسا اجماع حجت قرار دیا گیا اور دنیائے اسلام نے اس کو سنت شیخین قرار دے لیا۔ کاش یہ سنت باقی رہے !!!

پہلا اپنے راستہ پر چلتا ہوا اور دوسرے نے اپنے تزویری کوششوں کا ثمر نصی حیثیت سے بواسطہ عہد نامہ پالیا، لیجیے وہ اجماع ختم ہو گیا اور سنت کے ٹکڑے اڑ گئے۔ اب اس روش کو سنت سمجھیے اور سیرت۔ کاش یہ سیرت ہی باقی رہے۔

دوسرا اپنی کرکے ختم ہوا اور اس نے دونوں راستوں کے خلاف ایک تیسرا راستہ اختیار

؏ مرخم کٹا اجماع کیونکہ انصار اور بنی ہاشم اس میں شریک نہ تھے دیکھو تمام کتب تاریخ۔

کیا لیجئے نہ اب اجماع رہا نہ وصیت نہ نص، بلکہ "شوریٰ" مقرر ہوا اور اس میں وہ ہستیاں عمداً مقرر کی گئیں کہ لا محالہ خلافت بنی ہاشم سے نکل کے بنی امیہ تک پہونچے اور جب بنی امیہ تک پہونچیگی تو بنی ہاشم و بنی امیہ کی خاندانی عداوت بنی ہاشم کو پنپنے نہ دیگی کیونکہ ریاست بنی امیہ میں ہوگی اور ابد الآباد کے لئے خاندان رسول اس سے محروم رہیگا، یہ تھا وہ خاموش انتقام جو رسول سے ان کے قتل[ع] کا ارادہ کرنے والے اور پاس کے بیٹھنے والے نے لیا۔

از از بندی رشتہ کے زور سے عبد الرحمٰن کی کوششوں کو اسی طرح بار آور کیا جس طرح حفصہ و عائشہ کی وساطت نے سعی ابوبکر و عمر کو، اور عثمان بن عفان خلیفہ ثالث بن بیٹھے صرف اس ظاہری اقرار پر کہ وہ سیرت شیخین پر عمل کریں گے (دیکھو کتب تاریخ)

لیجئے اصحاب نبی نے بیعت کی، مہاجرین نے سر نیاز خم کردیا، بنی امیہ کی بن آئی اور اب بے ریش و بروت لونڈے بنی امیہ کے گھرانے کے اصحاب نبی پر بہر حیثیت مقدم کئے جانے لگے، دولت اڑنے لگی، صلہ رحم کا زور ہوا، رسول کے نکالے ہوے لوگ اور ملعونین رسول جو شہر بدر کئے جاچکے تھے وہ علی الرغم حکم رسول واپس بلالئے گئے۔ یہ حضرت عثمان کی پہلی زیادتی تھی۔

اور چونکہ آپ کی بیعت اس بات پر ہوئی تھی کہ آپ سیرت شیخین پر عمل کریں گے لہذا عثمان کے اس فعل سے یہ راز بھی کھل گیا کہ سیرت شیخین یہ تھی کہ وہ مخالفت رسول کریں، ورنہ حضرت عثمان ایسا کیوں کرتے اور حکم بن عاص جس کے لئے خداوند عالم "ابتر" فرما چکا تھا اور مروان بن الحکم جن کو رسول نے اپنی زندگی میں جلاوطن کردیا تھا وہ خلاف حکم رسول کیوں واپس بلائے جاتے۔

ع خصائص سیوطی جلد اول

قال ابن خلکان وغیرہ لما بویع عثمان رضی اللہ عنہ نفی اباذر الغفاری الی الربذہ لانہ کان یذھد الناس فی الدنیا و رد الحکم بن ابی العاص وکان قد نفاہ النبی الی الربذہ وقیل فی الریاض النضرۃ ردہ من الطائف الی المدینۃ ولم یردہ ابوبکر ولا عمر و ردہ عثمان (خمیس جلد ۲)

ابن خلکان وغیرہ نے کہا ہے کہ جب عثمان کی بیعت ہو چکی تو انھوں نے ابوذر غفاری رحمۃ اللہ کو ربذہ میں نکلوا دیا صرف اس خطا پر کہ وہ لوگوں کو ترک دنیا کا درس (قولاً و فعلاً) دیتے تھے اور حکم بن عاص جس کو ربذہ میں رسول نے بھجوا دیا تھا اسے مدینہ واپس بلالیا "ریاض نضرہ" میں ہے کہ طائف سے مدینہ میں واپس بلایا اس سے قبل نہ ابوبکر نے حکم کو واپس بلایا نہ عمر نے

یہ تخت پر بیٹھتے ہی پہلا کام حضرت عثمان کا تھا جو نہ سیرت شیخین پر عمل کہا جا سکتا ہے جس پر ان کی خلافت کا اساس تھا اور نہ سنت رسول کہی جا سکتی ہے بلکہ صریحی مخالفت رسول ہے۔ آپ دیکھتے نہیں کہ رسول کے سب سے زیادہ عزیز مصاحب کو جس کے متعلق کتب احادیث اہل سنت میں ہزاروں احادیث مدح ہیں اور یہ حدیث رسول تو بحد مشہور ہے ما اظلت الخضراء ولا اقلت الغبراء اصدق لھجۃ من ابی ذر دنیا میں ابوذر سے زیادہ سچا مابین زمین و فلک (اصحاب میں) کوئی نہیں ایسی مقام ربذہ میں نکالا جہاں حکم بن عاص حضرت عثمان کا سگا بھیجا گیا تھا کیا یہ فعل رسول سے ایک صریحی انتقام نہ تھا؟

اور عجب لطف ہے کہ اس فعل کا جواب حضرات اہل سنت یہ دیتے ہیں کہ عثمان نے پوشیدہ اجازت رسول سے حاصل کرلی تھی کہ وہ حکم کو واپس بلالیں۔ اگر کوئی شخص معارضہ کرتے ہوئے یہ کہہ دے کہ ابوبکر و عمر نے کیوں نہ اجازت لی نیز یہ کہ اصحاب نبی نے قتل عثمان کی پوشیدہ اجازت رسول سے حاصل کرلی تھی تو آپ کے پاس

اس کا کیا جواب ہے۔

بلکہ اجازت حاصل کرتے یا نہ کرتے خود اصحاب رسول ومہاجرین کا اجماع قتل عثمان پر ایک حجت تامہ ہے جس میں گنجائش چون وچرا نہیں اور یہ اس سبق کا نتیجہ ہے جو حضرت عمر نے سقیفہ کے دن اصحاب کو یاد کرایا تھا۔ میں کیا ہر عاقل کہے گا کہ قتل عثمان پر جو اجماع ہوا یہ اس اجماع سے کہیں زیادہ محکم ومضبوط تھا جو بیعت ابوبکر میں ہوا اس لئے کہ یہاں صرف بعض مہاجرین وبعض انصار میں یہ امر طے ہوا تھا اور بیرونی اصحاب بنی شامل نہ تھے اس میں بھی انصار و بنی ہاشم الگ رہے۔ مگر یہ اجماع تو اتنا زبردست تھا کہ تمام اصحاب اس میں شامل تھے مکہ والے الگ مدینہ والے الگ مصر والے الگ بصرہ والے الگ کوفہ والے الگ غرضکہ ایسا کامل اجماع آج تک شاید کسی مطلب پر نہ ہوا ہو۔ پھر اب شکایت کا محل کہاں ؟

اس عہد میں دولت کی فراوانی اور نشۂ دولت کی ارزانی اس حد پر تھی جو ناقابل بیان ہے دولت کی کثرت اور حضرت عثمان کی مسرت کا اس بات سے صحیح اندازہ ہو سکتا ہے کہ ایک گھوڑا آپ کے عہد میں ایک لاکھ درہم کو خریدا جاتا تھا اور ایک باغ کی قیمت چار لاکھ درہم تھی اور پھر یہ سستا سمجھا جاتا تھا۔

حضرت عثمان نے بھی بہتی ہوئی گنگا سے ہاتھ دھویا اور اس کے ساتھ ہی اپنی جان سے، چنانچہ آپ کے مال کی کثرت جائداد کی کثرت مورخین کی نزدیک ناقابل احصا ہے ادنی سی بات یہ ہے کہ صرف آپ کے غلاموں کی تعداد ایک ہزار تھی۔ صرف سات قصر وہ تھے جو مدینہ میں تھے کوئی "قصر نائلہ" کوئی قصر عائشہ کے نام سے موسوم تھا۔ آپ کی عطا کردہ دولت کا ایک ہلکا سا چھینٹا تھا جس نے مروان بن حکم ملعون

---

۵ خمیس جلد ۲ صفحہ ۲۰۵

رسول کے لئے مقام "ذی خشب" میں کئی محل عظیم الشان بنوا دیئے۔ کیا یہ سنت رسول اور سیرۃ شیخین تھی؟

پھر ایسی صورت میں ان اسرافات کو دیکھتے ہوئے اگر ادب آموز بزم رسالت جناب ابوذر غفاری نے زہد و ترک دنیا کا سبق دیا تو کون سا گناہ معاذاللہ کیا؟ اور کیا ان نصائح کی یہی سزا تھی کہ وہ جلاوطن کر کے ربذہ بھیجدیئے جائیں؟ اس قصور کے سوا آج کوئی تاریخ کوئی دوسرا قصور ابوذر کا نہیں بتائے گی۔

اُن زیادتیوں کی ایک فہرست عہ جو حضرتِ عثمانؓ نے کیں،

دُوم آپ نے صحابہ کرام کو معزول کرنا شروع کر دیا بصرہ سے ابوموسیٰ اشعری کو ہٹایا، اور عبداللہ بن عامر کو ان کی جگہ مقرر کیا، عمرو بن العاص کو مصر سے ہٹایا اور عبداللہ بن ابی سرح کو جو آپ کا رضاعی بھائی تھا یہ جگہ دی حالانکہ یہ مرتد ہو چکا تھا اور رسول نے اس کا خون ہدر کر دیا تھا (مارا چہ ازیں قصہ ......) یونہی جناب عمار بن یاسر کو کوفہ سے ہٹا دیا اور ان کے علاوہ اور عزل و نصب کئے مگر اس میں اپنے قرابت داروں اور مددگاروں کا زیادہ خیال رکھا۔

سُوم ۵۱ حکم بن عاص کو واپس بلانے کے علاوہ ایک ہزار درہم بیت المال مسلمین سے اس کے لئے وقف کئے۔ کیا یہ مسلمان تھا؟) اور ۵۲ اس کے بیٹے حارث کے لئے بازار مدینہ کی آمدنی کا ایک حصہ مقرر کر دیا۔ ۵۳ مروان بن حکم کو خمس افریقیہ ہبہ کر دیا ۵۴ عبداللہ بن خالد جب ملنے آیا تو اسے تین لاکھ درہم بیت المال سے دیدیئے۔ ۵ ابوموسیٰ صحابی پیغمبر کہتے ہیں کہ عہد خلیفہ دوم میں جب سونا چاندی یا زیورات آتے

عہ دیکھو کتب تاریخ خمیس صہ ۲۹۸ وغیرہ و طبری و مروج و کتاب الامامۃ والسیاسۃ۔

تھے تو وہ مسلمین میں تقسیم کردیئے جاتے تھے مگر جب میں ان چیزوں کو لے کے خلیفہ ثالث کے پاس آیا تو انھوں نے یہ سب مال اٹھا کے اپنی بی بیوں اور لڑکیوں کو بھجوا دیا، اور یہی وہ کیا ہی کرتے تھے میں یہ دیکھ کر بہت رویا اور میں نے ان سے کہا کہ آپ سے پہلے تو یہ نہ ہوتا تھا (سیرۃ شیخین پر عمل ہے !!) یہ آپ نے کیا کیا کہ وہ مجمر جو سونے سے منڈھی ہوئی تھی اور جس میں یاقوت اور سچے موتی جڑے ہوئے تھے آپ نے اپنی لڑکیوں کو دیدیا اور ایک لڑکی کو وہ دو موتی دیدیئے جن کی قیمت ہی نہیں لگ سکتی، کہا عمر اپنی رائے سے کام کرتے تھے اور میں اپنی رائے سے کام کرتا ہوں، خدا نے مجھے صاحبان قرابت سے سلوک کرنے کا حکم دیا ہے (کاش یہ خیال آپ کو رسولؐ سیدہؑ اور فدک کے متعلق بھی پیدا ہوتا) (۶) آپ نے بیت المال مسلمین سے بہت کافی رقم اپنے مکانوں، محلوں اور زمینوں میں صرف کر ڈالی یا ان مکانات میں صرف کی جو اپنے اولاد کے لئے بنوائے تھے۔

عمر کے زمانہ سے بیت المال پر عبداللہ بن ارقم اور معیقب کا تقرر تھا جب ان لوگوں نے یہ حرکتیں اور زیادتیاں دیکھیں تو استعفا[ع۵] دیدیا حضرت عثمان نے زید بن ثابت کو کنجیاں حوالہ کیں اور ان کا تقرر بیت المال پر کردیا۔ ایک دن زید بن ثابت نے اس رقم کا تذکرہ کیا جو بیت المال میں خرچ سالانہ کے بعد بچ رہی تھی تو آپ نے کہا کہ وہ تم لے لو اس رقم کی تعداد ایک کروڑ درہم سے زیادہ تھی۔

(۷) آپ نے عبداللہ بن مسعود اور ابوذر غفاری کے وظائف بند کر دیئے (۸) بعض اصحاب کبار رسول کو جلا وطن کر دیا جیسے جندب بن جنادہ یعنی ابوذر (۹) عبداللہ بن مسعود نے جب عثمان کی زیادتیاں بیان کرنی شروع کردیں تو ان کو اسود اپنے غلام سے پٹوایا اور

ع۵ ابن ابی الحدید ص ۹۳ جلد ۲ وغیرہ

ان کا قرآن جلوا دیا (۱۰) عبدالرحمٰن بن عوف کو منافق کہا (۱۱) جناب عمار بن یاسر کو اتر
پٹوایا اور خود بھی پیٹا کہ آپ کا پیٹ پھٹ گیا اور فتق ہو گیا (۱۲) کعب بن عبیدہ بہزی کو کوڑوں
سے پٹوایا (۱۳) جناب اشتر صحابی رسول کو مع بیس آدمیوں کے کوفہ سے نکال کر قید کرا دیا
(۱۴) مصحف ابن مسعود جلا دیا اور زید بن ثابت کے قرآن پر لوگوں کو جمع کیا (۱۵) عبید اللہ بن عمر
پر باوجود اس کے کہ اس نے ہرمزان جفینہ اور ابو لولو کی دو لڑکیوں کو جو کمسن تھیں قتل کر
اور باوجود اس کے کہ اصحاب نے حد جاری کرنے کی رائے دی مگر عثمان نے حد شرعی
جاری کی۔ (۱۶) منیٰ میں آپ نے نماز پوری پڑھی حالانکہ رسول قصر کیا کرتے تھے اور
خلیفہ اول و دوم بھی ایسا ہی کرتے رہے۔ (۱۷) اقوال شاذ و نادر پر خلاف رائے اصحاب
فرائض میں عمل کرتے تھے (۱۸) اہل مصر و کوفہ جب ان کے پاس آئے تو عثمان نے
جھوٹ بول کر یا تقیہ کر کے انھیں ٹالا اور جو ان سے وعدہ کیا تھا اس پر وفا نہ کی۔ (۱۹)
ولید بن عقبہ کو کوفہ کا حاکم بنایا باوجود اس کے کہ اس کا جہنمی ہونا حدیث رسول سے
ثابت تھا اس نے شراب پی نماز صبح آٹھ رکعت پڑھائی مصلے پر قے کی شراب خارج
ہوئی اصحاب نبی اور مسلمین نے گواہی دی مگر وہ سب جھوٹے سمجھے گئے اور حد جاری کرنا
چاہتے تھے اور نہ اس کا معزول کرنا گوارا تھا۔ یہ اور اس کے علاوہ ہزاروں ایسی لغزشیں اور
خطائیں تھیں جو خلاف سنت رسول و سیرت شیخین تھیں ان سب کا تذکرہ طول بیان کا
سبب ہوگا اس لئے ترک کرتا ہوں۔

ایک عام ہیجان اصحاب نبی، ازواج نبی اور مہاجرین و انصار میں پایا ہو

یہ مظالم، نفس پرستی، کنبہ پروری، تذلیل اصحاب، اور ان کی بیجا سزائیں دیکھ کر

مروج جلد دوم مطبوعہ مصر صفحہ ۳۰۲ و طبری جلد ۵ و کامل جلد ۳ وغیرہ

بلاد مسلمین میں ایک عجیب بےچینی پیدا ہو گئی اور قریب قریب تمام مسند نشینان صحابیت نے کفر عثمان کا فتوی دیدیا اب دو ہی صورتیں تھیں یا تو عثمان منصب خلافت سے دست بردار ہوں، اور اس کے لئے وہ راضی نہ تھے، یا قتل کر دیے جائیں اور اس کو غالبًا وہ ترجیح دیتے تھے مہاجرین و انصار نے یہی دو باتیں ٹھان لیں تھیں اور جب پیمانہ صبر صحابہ چھلک اٹھا تو مصر، کوفہ، بصرہ اور خود مدینہ کے لشکر آنے لگے۔

پہلی دفعہ تو امیر المومنین علیؑ سے حضرت عثمان نے التجا کی کہ وہ ان لوگوں کو دفع کریں اور ان سے کہہ دیں کہ ان کے مطالبات پورے کیے جائیں گے جن جن والیوں کو ہٹانا چاہتے ہیں وہ ہٹا دیے جائیں گے، بیت المال کی دولت کا صرف اصحاب کی رائے سے ہوگا، اب وہ فضول خرچیاں نہ ہونگی وغیرہ وغیرہ۔

امیر المومنین نے اپنے اثر سے اس آئی ہوئی بلا کو واپس کیا اور عثمان کی جان بچائی اور مہلت دی مگر جب وقت نکل گیا تو عثمان نے بمشورہ مروان پھر اپنے ہی سی کرنی شروع کی اور کسی ایک وعدہ کو وفا نہ کیا، تمام عامل اپنے اپنے جگہ برقرار رہے اور جو کچھ کرتے تھے کرتے رہے۔ جیسا کہ آئندہ حسب موقع انشاءاللہ تفصیل آئیگی۔ اب کیا تھا مہاجرین و انصار و اصحاب کی برہمی کی کوئی انتہا نہ رہی اور قتل کا طائر سر عثمان پر منڈلانے لگا۔

اسوقت میں ایک فہرست ان لوگوں کی درج کر دینا مناسب سمجھتا ہوں جنکی وجہ سے عثمان کا قتل واقع ہوا اور جو اس قتل میں شریک تھے درحقیقت اگرچہ یہ قتل خود حضرت عثمان کی حرکات سے واقع ہوا اور اصل محرک حضرت عثمان کے مظالم اور ان کی ہوس ریاست تھی مگر وہ دوسرا واسطہ جو سبب قتل ہوا اسمیں تمام وہ لوگ شریک تھے جو اصحاب، مہاجرین، اور انصار کہے جاتے ہیں۔

حسب فہرست آئندہ واقعات لکھے جائیں گے جو نام بنام مطابقت کرتے جائیں گے۔

اصحابِ نبی، ازواجِ نبی، مہاجرین انصار تابعین

فہرست قاتلین عثمان

ام المومنین عائشہ
طلحہ بن عبید اللہ
زبیر بن العوام
ام المومنین حفصہ
عمرو بن العاص
عبد الرحمن بن عوف
معاویہ بن ابی سفیان
مروان بن الحکم
محمد بن ابی بکر
محمد بن ابی حذیفہ
عمار بن یاسر
مالک اشتر
عبد الرحمن بن عدیس بلوی
زید بن صوحان عبدی

صعصعہ بن صوحان
عبد اللہ عمر بن خطاب
حکیم بن جبلہ عبدی
عبد اللہ بن الاصم عامری
جبلہ بن عمرو الساعدی
جہجاہ الغفاری
عمرو بن الحمق
عمرو بن حزم انصاری
نیار بن عیاض
عمیر بن ضابی
کمیل بن زیاد نخعی
درخ) ابو عمرو بن بدیل بن ورقاء الخزاعی
" سودان بن ریان اصبحی
" ذرع بن یشکر نافعی

ابن عیسے		سیار بن عیاض	خمیس
،، ابو شمر بن ابرہہ		یسار بن علیاص	،،
،، زیاد بن نضر حارثی		رومان بن سرحان	،،
،، عبداللہ بن سودار		اسود التجیبی	،،
خالد بن ملجم		جبلہ بن الایہم	،،
ذریح بن عباد		یزید بن قیس ارحبی	طبری
سودان بن حمران		عامر بن عبد قیس تمیمی	،،
کنانہ بن بشر		ابن الحرش بن عبد عمرو الحنفی	،،
غافقی ابن حرب عکی		مسور بن مخرمہ	،،
بشر بن شریح قیسی		عبدالرحمن بن اسود بن یغوث	،،
ابن المحترش		عروہ ابن النباع	،،
حرقوص بن زہیر سعدی		کنانہ بن عتاب	،،
عروہ بن بیاع		عبید بن رفاعۃ الزرقی	،،
کلثوم التجیبی		رفاعہ بن رافع انصاری	،،
کعب بن ذی الحنکۃ النہدی		ابوموسیٰ اشعری	خمیس
قیس بن سعد	(کامل)	حذیفہ	،،
عروہ بن سلیم لیثی	خ	ابن مسعود	،،
اکدر بن حمام بن عامر سید لخم	خطط	ابو طفیل عامر بن واثلہ کنانی	امامۃ
سدوس بن عنبس	خمیس	قعقاع بن عمرو	طبری

احنف بن قیس	طبری	حبیب بن زہیر	"
سالم بن ثعلبہ قیسی	کامل	حبیب بن کعب ازدی	"
عبید بن رفاعہ زرقی	حدید ص جلد ۲	عروہ بن جعد	"
حجاج بن عدی	امامہ ص	ابن الکوار	"
ثابت بن قیس نخعی	طبری ص	عامر بن عبدالقیس	حدید
جندب بن زہیر غامدی	"	قتیرہ بن وہب السکسکی	"
جندب بن کعب ازدی	"	عمرو بن الجموح الخزاعی	مروج
نہران الاصبحی من بنی عبدالدار	"	سودان بن احمد تجیبی	"
ابو زینب	"	ابو ثور	امامہ
ابو مورع	"	کعب بن سور	"
عبداللہ بن فدیک	عقد	عدی بن حاتم	"
علقمہ بن عثمان	"	عمرو بن جعیل	" "
اعین بن تمیم	"	ہند بن عمرو	طبری
علقمہ بن قیس نخعی	حدید	علباء بن ہیثم	" "
ثابت بن قیس ہمدانی	"		

اسمائے قاتلین بہت ہین کہان تک فردا فردا لکھون یون سمجھ لیجیے کہ انکے ماسوا ذیل کے تمام قبیلے تھے اور یہ تمام لوگ اصحاب نبی اور مہاجرین وانصار تھے ۔

قبیلہ بنی ساعدہ	قبیلہ سعد بن بکر
قبیلہ بنی ہذیل	قبیلہ جہینیہ
قبیلہ بنی زہرہ	قبیلہ مزینہ
قبیلہ بنی غفار	قبیلہ ابناطیثرب
قبیلہ بنی مخزوم	قبیلہ تیم بن ابی مرۃ
قبیلہ خزاعہ	قبیلہ بنی سعد

ان قبائل کے ساتھ اس قتل میں، ان قبائل کے حلفا بھی شریک ہو گئے اور اب کثرت میں اور اضافہ ہو گیا - پھر

اہل مدینہ، اہل مصر، اہل کوفہ، اور اہل بصرہ بھی سب کے سب شریک ہو گئے گویا پوری دنیا عثمان کے مقتول یا معزول کر دینے پر آمادہ نظر آتی تھی

حضرت عائشہ کی دشمنی اور شرکت قتل

حضرت عائشہ سب سے پہلی وہ عورت ہیں جنہوں نے حضرت عثمان کے قتل پر لوگوں کو ابھارا اور ام المومنین ہونے کی وجہ سے مہاجرین و انصار نے لبیک کہی، آپ کے دشمنی کی وجہ یا تو حضرت عثمان کی وہ زیادتیاں تھیں جس سے تمام اصحاب و مسلمین نالاں تھے، یا طلحہ و زبیر کی ملی بھگت تھی اور مشورہ تھا کیونکہ یہ دونوں مدتوں سے اس گھات میں تھے - کہ امارت انکو ملے جسکی پوری تصویر جنگ جمل میں بعد قتل عثمان ظاہر ہو گئی تھی یا یہ وجہ تھی کہ حضرت عائشہ یہ دیکھ نہ سکتی تھیں جیسا آئندہ معلوم ہو گا -

کہ انکو وظائف کم ملین اور بنی امیہ مزے کرین اور ان کو کرورون روپیہ دیدیا جائے

بہرحال جو کچھ بھی رہا ہو آپ وہ چھپی ہوئی چنگاری تھین جس نے قصر خلافت ثالثہ کو خاک سیاہ کر دیا اور پھر آگ کی آگ رہین، مگر تاریخ تو ان واقعات سے خاموش نہین ہو سکتی تھی، مورخین نے سب کچھ لکھ مارا۔

ایسی صورت میں خاص پیروانکی بجز اسکے اور کیا کر سکتے تھے کہ اس گناہ کو "اجتہاد" کے سر تھوپکر عائشہ کے دامن کو اس دھبہ سے پاک کر دین، یا انکی براءت اپنے ظاہری الفاظ سے کرتے رہین جو انکے مکنون قلب کے خلاف ہو۔

بہرحال تاریخون پر نظر کرنے سے یہ امر روز روشن کی طرح واضح ہے کہ ام المومنین کا ہاتھ اس خون سے حنائی تھا اگرچہ مختلف وسائے اسپر رنگ چھپانے کیلئے چڑھائے گئے، مگر خون کہین چھپتا ہے۔

وارسلت الیہ عائشۃ قد — حضرت عثمان کی زیادتیان جب دیکھین۔
تقدمت الیک اصحاب — تو عائشہ نے عثمان سے کہلا بھیجا کہ تمھارے
رسول اللہ وسالوک عزل — پاس اصحاب رسول آئے ہین اور وہ چاہتے ہین
ھذا الرجل فابیت ان تعزلہ — کہ عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح کو معزول کر دو
قد قتل منھم رجلا فانصفھم — مگر تم نے معزول نہ کیا دیکھو اس نے اصحاب
من عاملک (عقد فرید صفحہ ۱۸۵ جلد ۳ — نبی مین سے ایک شخص کو قتل کر ڈالا ہے
مطبوعہ مصر — امامہ ص ۳۸) — لہذا انصاف سے کام لو اور اپنے عامل سے انتقام لو

منجملہ عثمانی زیادتیون کے ایک زیادتی یہ بھی تھی کہ عبد اللہ بن ابی سرح جو مرتد ہو چکا تھا اور جس کا خون پیغمبر نے ہدر کر دیا تھا اسکو آپنے مصر کا والی بنایا تھا

اس نے وہان مظالم کئے اور اصحاب نبی مین سے ایک شخص کو قتل کر ڈالا، اصحاب نبی کیلئے۔

"سمند ناز کو اک اور تازیانہ ہوا"

انکی برہمی اور بڑھی انھون نے اس کی عزل اور محمد بن ابی بکر کے نصب کیلئے مطالبہ کیا، اس مطالبہ مین حضرت عائشہ وطلحہ وغیرہ شریک ہیں اور عثمان کو پیغام بھیجا ہے جو اوپر لکھا گیا۔

فائدہ۔ اصحاب رسول کا قتل عثمان کی نگاہون مین کوئی عظمت نہ رکھتا تھا ورنہ عبد اللہ برقرار نہ رہتا اور نہ دیگر اصحاب کو مطالبہ کی ضرورت پڑتی اس واقعہ قتل پر طلحہ وعائشہ دونون کی گواہی ہے۔ پھر اگر النفس بالنفس جان کا بدلہ جان ہے اور لکم فی القصاص حیوۃ تمہارے لئے قصاص مین زندگی ہی پر عمل کرتے ہوئے حضرت عثمان کا قتل صحابہ کے ہاتھون ہو جائے تو کیا نقصان ہے۔ اس سے نتیجہ نکلا کہ عثمان خود اپنے قاتل تھے "کالباحث عن حتفہ بظلفہ"

محمد بن ابی بکر کے والی مصر ہونے کو عثمان نے مانا جو لوگ قتل کے لئے آئے تھے وہ واپس گئے مگر راستہ ہی مین انکو ایک شخص ملا یہ غلام تھا عثمان کا اس کے پاس ایک دوسرا فرمان تھا جس پر حضرت عثمان کی مہر تھی اور اس فرمان مین محمد بن ابی بکر اور دیگر مہاجرین وانصار واصحاب نبی کے قتل کا حکم تھا، ناظرین نے اس فریب کو دیکھا۔ اس واقعہ کی تفصیل کامل ابن اثیر جلد ۳ طبری جلد ۵ ابن ابی الحدید جلد ۲ عقد فرید جلد ۲ ص ۱۸۶ واقدی کتاب الامامۃ والسیاسۃ حال قتل عثمان اور دیگر کتب تاریخ مین ملاحظہ ہو۔

محمد بن ابی بکر مع تمام مہاجرین و اصحاب کے راستہ سے مدینہ پلیٹ آئے اور اصحاب نبی کو یہ فرمان عثمان دکھایا گیا حالانکہ انھین لوگون کے سامنے حضرت عثمان نے عزل عبداللہ بن ابی سرح اور نصب محمد بن ابی بکر کا وعدہ محکم فرمایا تھا۔ اور فرمان لکھا تھا۔

ہم سوا جھوٹ، اسے کیا سمجھین ہوتے شیعہ تو "تقیہ" کہتے

حضرت عائشہ وطلحہ وغیرہ پہلے عزل کے بارے مین لکھ ہی چکی تھین اب کیا تھا تمام اصحاب وازواج حضرت عثمان کے خون کے پیاسے ہوگئے اور اس واقعہ نے ایک بڑی جوہر دار اصیل تلوار عثمان کے لئے تیار کردی۔

فلم یبق احد من المدینة الاحنق علی عثمان وازداد من کان منهم غاضبا لابن مسعود وابی ذر وعمار ابن یاسر غضبا وحنقا۔ وقام اصحاب النبی فلحقوا منازلهم ما منهم احد الا وهو مغتم بما قرؤا فی الکتاب وحاصر الناس عثمان واجلب علیه محمد بن ابوبکر ببنی تمیم وغیرهم واعانه طلحة بن عبد الله علی ذلک وکانت عائشة تقرصه کثیرا۔ عقد فرید جلد ۲ ص ۱۸۶

اب مدینہ کا کوئی بھی ایسا نہ تھا جو عثمان کا دشمن نہو خصوصاً وہ اصحاب جنکے دلمین ابن مسعود ابوذر اور عمار کے ساتھ جو سلوک کئے گئے تھے انکی وجہ سے جو دشمنی تھی وہ کچھ اور بڑھ گئی تمام اصحاب نبی اپنے اپنے گھرون کو غمگین واپس ہوئے اس غم کا سبب وہی عثمان کی تحریر تھی اب کیا تھا لوگون نے عثمان کا محاصرہ کرلیا محمد بن ابی بکر بنی تمیم کو لیکے چڑھ دوڑے اور انکو طلحہ بن عبید اللہ نے اس قتل مین مدد دی طرہ یہ کہ حضرت عائشہ عثمان کی بیحد مذمت خوان تھی۔

عمار بن یاسرؓ کی گواہی

خرجت عائشة باكية تقول قتل عثمان مظلوما فقال لها عمار انت تحرضين عليه واليوم تبكين عليه۔ كتاب الامامة والسياسة صـ٤٩

(عثمان کے قتل ہونے پر) عائشہ روتی ہوئی نکلیں اور فرماتی تھیں کہ واللہ عثمان مظلوم قتل ہوئے یہ سنکر حضرت عمار نے کہا کل تو تم ان کے قتل کے لئے لوگوں کو بھڑکاتی تھیں اور آج ان پر روتی ہو۔

عائشہ کے قتالہ ہونے پر ابن عباس کی گواہی

فخرج ابن عباس فمر بعائشة في الصلصل فقالت يا ابن عباس انشدك الله فانك قد اعطيت لسانا ازعيلان تخذل عن هذا الرجل وان تشكك فيه الناس فقد بانت لهم بصائرهم وانهجت ورفعت

حضرت ابن عباس کو عثمان نے مکہ بھیجا مقام صلصل میں عائشہ سے ملاقات ہوئی عائشہ نے کہا اے ابن عباس میں تمہیں خدا کی قسم دیتی ہوں کہ تم لوگوں کو عثمان کی نصرت نہ کرنے پر آمادہ کرو اور لوگوں کو شک میں ڈالدو کیونکہ خدا نے تمہیں طاقت لسانی اور فصاحت بیانی عطا کی ہے یہ لوگوں کی بصیرتیں ظاہر ہو گئی ہیں اور معاملات روشنی میں آگئے ہیں اور یہ لوگ شہروں سے آکے ایک اہم امر کے لئے جمع ہوئے ہیں (قتل عثمان) اور ابن عباس تم نے تو دیکھا ہے کہ طلحہ بن عبید اللہ

لهم المنار وتخلبوا
امن البلدان لاموقد
جمر وقد رايت طلحة
بن عبد الله قد اتخذ
على بيوت الاموال
والخزائن مفاتيح فان
يلى يسر بسيرة ابن عمه
ابي بكر رضي الله عنه
قال قلت يا امه
لو حدث بالرجل
حدث ما فزع
الناس الا الى
صاحبنا
فقالت ايها
عنك اني لست
اريد مكابرتك
ولا مجادلتك طبری [illegible] جلد ۳

نے بیت المال اور خزائن کو اپنے قبضہ مین
کرلیا ہے، اگر طلحہ (عثمان کے بعد ہوگئے)
تو وہ اپنے ابن عم ابوبکر کی سیرت پر چلینگے.
ابن عباس کہتے ہین، مین نے کہا کہ اے
مادر گرامی اگر عثمان قتل ہوگئے تو لوگ
ہمارے آدمی (علی ابن ابی طالب) کیطرف
دوڑ پڑینگے،، عائشہ نے کہا،، اُو نہ ہٹو یہ
مین تم سے بحث ومباحثہ تو کرتی نہین اور نہ
تم سے مجادلہ کا ارادہ کرتی ہون.
(ناظرین نے ملاحظہ کیا کہ عائشہ کے دل مین
کیا تھا اور کیا اس واقعہ سے نہین ظاہر ہوتا
کہ وہ عثمان کی جگہ کسکو چاہتی تھین اُسی
قبیلہ کی فرد کو جسمین ابوبکر کا شمار تھا.
عائشہ ضرور ابن عباس سے بحث کرتین
مگر یہ موقع نہ تھا طلحہ کا بیت المال پر قبضہ
وغیرہ یہ تمام باتین عائشہ وغیرہ کی رائے سے
ہوئی تھین جیسا کہ ظاہر ہے)

ابن ام کلاب کی گواہی

ان عائشة خرجت اليها (مكه) وعثمان

عائشہ حصار عثمان کے وقت مکہ چلی گئین

محصور ثم خرجت من مكة تريد المدينة فلما كانت بسرف لقيها ... ابن ام كلاب فقالت له مهيم فقال قتل عثمان ... فانصرفت الى مكة وهي تقول قتل عثمان والله مظلوما ... فقال لها ولم والله ان اول من امال حرفه لانت ولقد كنت تقولين اقتلوا نعثلا فقد كفر الخ

پھر مکہ سے مدینہ کا ارادہ کر کے چلیں جب مقام سرف میں پہونچیں تو ابن ام کلاب انھیں ملا عائشہ نے پوچھا کیا خبر ہے؟ کہا عثمان قتل ہو گئے یہ سُنکر مکہ کی طرف پلٹیں اور کہتی جاتی تھیں کہ ہائے عثمان مظلوم قتل ہوے ابن ام کلاب نے یہ سنکر کہا کہ سب سے پہلے وہ ذات جس نے عثمان کا قتل چاہا تھا آپ تھیں حتٰی آپ کہتی تھیں کہ اس نعثل (عثمان) کو قتل کر ڈالو کیونکہ یہ کافر ہو گیا ہے۔ (کامل صفحہ جلد ۳)

ان ام المومنين اخرجت نعلي رسول الله صلى الله عليه وسلم وقميصه من تحت ستارها وعثمان رضي الله عنه على المنبر وقالت هذان نعلا رسول الله وقميصه لم تبل وقد بدلت من دينه وغيرت من سنته وجرى بينهما كلام الخ

ام المومنین عائشہ نے رسول کی جوتیاں اور قمیض نکالی اسوقت جب عثمان برسر منبر تھے اور پکار کے کہا عثمان دیکھو یہ رسول کی جوتیاں ہیں، یہ قمیص ہے، ابھی یہ دونوں چیزیں پرانی نہیں ہوئیں مگر رسول کا دین اور انکی سنت تم نے بدل دی۔ عائشہ اور عثمان میں اسوقت بہت سخت کلامی ہوا اور ایک نے دوسرے کو سخت سست کہا تب عائشہ نے کہا قتل بھی کر ڈالو (نگوڑے)

فقالت اقتلوا نعثلا، فانه قد فجر، لہ قوم فقتلوہ.

نعثل (عثمان) کو - لہذا ایک قوم نے انہیں قتل کر ڈالا -

شرح نہج للمحمد بن عبدہ ص۳ جلد۲

(صاف ظاہر ہے کہ قتل عثمان حکم عائشہ سے واقع ہوا)

انتخاب خلافت عائشہ کے گھر میں

اور لطف تو یہ ہے کہ عائشہ کے گھر میں نصب عثمان کے لئے انکی رائے سے اصحاب کا اجتماع ہوا تھا اور گویا یہ اس حیثیت سے کہ مکالمہ کو سن رہی تھیں اور کوئی رد و قدح نہ کی تھی عثمان کے لیے ووٹ دے چکی تھیں۔

فلما دفن عمر جمع المقداد
بن اسود اهل شوری فی بیت
عائشة باذنها وهم خمسة
معهم ابن عمر وطلحة غائب
فروه یحجبهم وجاء
عمرو بن العاص والمغیرہ
بن شعبہ فجلسا بالباب فحصبهما
سعد واقامهما وقال تریدان
ان تقولا حضرنا وکنا فی الشوری
فتنافس القوم فی الامر

ابن ابی الحدید ص۶۳ جلد۱ عقد فرید ص۱۸ جلد۳

جب عمر کا دفن و کفن ہو چکا تو مقداد بن اسود نے اہل شوری کو عائشہ کے گھر میں انکی اجازت سے جمع کیا (انکو یہ خیال تھا کہ علی علیہ السلام کا انتخاب ہوگا) اسوقت صرف پانچ آدمی تھے عبداللہ بن عمر بھی انکے ساتھ تھے طلحہ موجود نہ تھے۔ ان لوگوں نے ابو فردہ کو در کا پاسبان بنایا مغیرہ بن شعبہ اور عمرو بن عاص آئے تو دروازے پر بیٹھے ابو فردہ نے انکو روکا اور وہیں ٹھہرایا اور اس نے کہا کہ تم دونوں اس لئے آئے ہو کہ بیان کرو کہ ہم شوری میں شریک تھے اور قوم نے منافست سے کام لیا

اس سے معلوم ہوا کہ اس پرائیوٹ میٹنگ مین کسی کو جانے کی اجازت نہ تھی اجماع ہو چکا تھا اور اب شوری کی کارگزاریان مخصوص لوگون مین ہو رہی تھین عمرو عاص وغیرہ گھسنا چاہتے تھے مگر ابو فردہ انکی طبیعتون کو پہچانتا تھا اس نے روکدیا

عائشہ کے قاتل ہونے پر مروان کی گواہی

عن بن مسروق قال قالت عائشہ مصتموہ موص الاناء حتے ترکتموہ کالثوب الرحیض نقیا من الدنس ثم عدوتم فقتلتموہ فقال مروان فقلت لہا ھذا عملک کتبت الی الناس تامرینھم بالخروج علیہ فقالت والذی امن بہ المومنون وکفر بہ الکافرون ماکتبت سوادا فی بیاض

عائشہ نے صحابہ سے کہا کہ تم نے عثمان کو یون چوسا جیسے لوگ پیالے کو چوستے ہین یہانتک کہ تم نے انکو ایک نئے کپڑے کی حیثیت کا کرکے چھوڑا جو میل سے پاک ہو پھر تم عثمان پر چڑھ بیٹھے اور انکو قتل کردیا۔ مروان نے یہ سُنکر کہا کہ یہ تو تمھارا کام ہے کہ تمنے لوگون کو خط لکھ لکھ کر آمادہ کیا کہ وہ عثمان پر خروج کرین پھر تم نے قسم کھائی کہ خدا کی قسم مین نے کچھ بھی نہین لکھا۔ عقد فرید جلد ۳ صفحہ ۱۰۸

ابن ابی وقاص کی گواہی

لقیت سعد بن ابی وقاص فقلت یا ابا اسحاق من قتل

راوی کہتا ہے کہ مین نے سعد ابن ابی وقاص سے ملاقات کی اور مین نے ان سے پوچھا

عثمان قال سیف سلّه عائشه الخ	کیو و ابو اسحق عثمان کو کس نے قتل کیا تو انھون نے کہا اس تلوار نے جو عائشہ نے کھینچی تھی۔
عقد جلد ۳ صفحہ ۱۴۸ الامامۃ صفحہ ۴۹	

مغیرہ بن شعبہ کی گواہی

دخل مغیرہ بن شعبہ علی عائشہ فقالت یا ابا عبد اللہ لو رایتنی یوم الجمل قد انفذت النصل ھودجی حتی وصل بعضھا الی جلدی فقال لھا المغیرۃ وددت واللہ ان بعضھا کان قتلک قالت یرحمک اللہ ولم تقول ھذا قال لعلھا تکون کفارۃ فی سعیک علی عثمان عقد صفحہ ۱۹۷ جلد ۲	مغیرہ بن شعبہ عائشہ کے پاس آیا اور عائشہ نے اس سے کہا کہ اے ابو عبد اللہ کاش تم مجھے جنگ جمل مین دیکھتے کہ کیونکر تیر میرے ہودج کو توڑ کے نکل رہے تھے یہانتک کہ بعض تیر تو میرے جسم تک پہنچ گئے مغیرہ نے کہا مین تو چاہتا تھا کہ کاش بعض تیر تمھین قتل کر دیتے۔ عائشہ نے کہا خدا تم پر رحم کرے آخر یہ کیون؟ مغیرہ نے کہا شاید تمھارا مقتول ہونا اس سعی گناہ کا کفارہ ہو جاتا جو تم نے قتل عثمان کیلئے کی

عثمان پر گالیان اور عائشہ کا سکوت

ابو سعید خدری کی گواہی

عن ابی سعید الخدری قال اناساکانو عند افسطاط عائشہ	ابو سعید خدری کہتے ہین کہ کچھ لوگ عائشہ کے خیمہ کے پاس تھے مین بھی ان مین تھا۔

وانا معهم بمكة فمر بنا عثمان فما لقى احد من القوم الا سبه غيري عقد فريد جلد دوم ص۱۹۲

اتنے مین عثمان ہمارے پاس سے ہو کے گزرے تو کوئی بھی سوا میرے ایسا نہ تھا جس نے انکو گالیان نہ دی ہون۔

خود بقسم عائشہ کی گواہی اور اقرار

ان عائشة لما اتاها انه بويع لعلي كانت خارجة عن المدينة فقيل لها قتل عثمان وبويع لعلي فقالت ما كنت ابالي ان تقع السماء على الارض قتل والله مظلوما وانا طالبة بدمه فقال لها عبيد ان اول من طعن عليه واطمع الناس فيه لانت ولقد قلت اقتلوا نعثلا فقد فجر فقالت عائشة قد والله قلت وقال الناس واخر قولي خير من اوله فقال عبيد عذر والله ضعيف يا ام المومنين

جب امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام کے بیعت کی خبر عائشہ کو ملی تو وہ مدینہ مین نتھین اُنسے کہا گیا کہ عثمان قتل ہوگئے اور علی کی بیعت کر لی گئی۔ یہ سنکر عائشہ نے کہا مجھے پروا نہین اگر آسمان زمین پر پھٹ پڑے خدا کی قسم عثمان مظلوم قتل ہوے اور مین اُسکے خون کا انتقام ضرور لونگی۔ عبید نے کہا کہ اے ام المومنین سب سے پہلے جس نے عثمان پر طعن کی اور لوگون کو انکے قتل کا لالچ دلایا وہ آپ تھین اور آپ ہی نے کہا کہ اس نعثل کو قتل کر ڈالو کیونکہ یہ فاجر و کافر ہے۔ عائشہ نے کہا ہان خدا کی قسم مین نے یہ ضرور کہا اور مین نے کیا سبھی نے کہا، مگر میرا دوسرا قول پہلے قول سے بہتر ہے۔ عبید نے کہا اے ام المومنین

منك البداء ومنك الغير
ومنك الرياح ومنك المطر
وانت امرت بقتل الامام
وقلت لنا انه قد كفر
فهبنا اطعناك في قتله
فقاتله عندنا من امر
(کامل جلد ۳ ص ۸ الامامة والسیاسة ص ۵۲ طبری جلد ۵ ص ۱۷۲)

یہ تو بڑا ضعیف اور کمزور عذر ہے۔ اسکی ابتداء تبدیلی (انتہا) آپ سے ہوئی آپ ہی ہوا تھیں آپ ہی بانی تھیں آپ ہی نے عثمان کے قتل کا حکم دیا اور ہم سے کہا کہ وہ کافر ہو گئے۔ اچھا ہم نے مانا کہ ہم نے اسکی اطاعت قتل عثمان میں کی، مگر ہمارے نزدیک قاتل وہ ہے جس نے حکم قتل دیا۔

جہنی کی شہادت

واقبل غلام من جهينة الى محمد بن طلحة فقال حدثني عن قتلة عثمان قال نعم دم عثمان على ثلاث ثلث على صاحبة الهودج الخ
(الامامة والسیاسة ص ۲۷ طبع مصر طبری جلد ۵ ص ۱۷۶ طبع مصر)

محمد بن طلحہ کے پاس ایک جہنی غلام آیا اور کہا کہ قتل عثمان کا واقعہ تو بیان کرو۔ جواب دیا کہ خون عثمان تین حصوں پر منقسم ہے ایک حصہ کا بار بی بی عائشہ صاحبہ ہودج کے کاندھوں پر ہے

ایک اور گواہی

كانت عائشة تنكر على عثمان مع ما ينكر عليه وكانت تخرج قميص رسول الله وشعره وتقول هذا قميصه وشعره لم يبل وقد بلي دينه

عائشہ عثمان پر طعنہ زنی کیا کرتی تھیں اور رسول کی قمیض و بال نکال کے لوگوں کہا کرتی تھیں کہ دیکھو ہنوز یہ چیزیں پرانی نہیں ہوئیں مگر رسول کا دین پرانا ہو گیا۔

ابو الفدا جلد اول ص ۱۸۱

ایک اور شہادت

النعثل الشیخ الاحمق وذکر الضبع ومنہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا اقتلوا نعثلا قتل اللہ نعثلا یعنی عثمان وھذا کان منھا لما غاضبتہ (نہایہ ابن اثیر لغات الحدیث)

نعثل، بیوقوف بڈھے کو کہتے ہیں اور اسی سے حدیث عائشہ "اقتلوا نعثلا" ہے اس نعثل عثمان کو قتل کر ڈالو خدا اس نعثل کو قتل کرے یعنی عثمان کو" یہ اسوقت ام المؤمنین فرماتی تھیں جب عثمان سے ناراض تھیں

حضرت عمار کی گواہی

فدنی عمار (یوم الجمل) من ھودجھا فنادی الی ماذا تدعینی قالت الی الطلب بدم عثمان فقال قتل اللہ فی ھذا الیوم الباغی والطالب بغیر الحق ثم قال ایھا الناس انکم لتعلمون اینا الممالی فی قتل عثمان ثم انشا یقول وقد رشقوہ بالنبل۔

فمنک البکاء ومنک العویل ومنک الریاح ومنک المطر

جمل کے دن عمار عائشہ کے قریب گئے اور پکار کے کہا کہ مجھے کس چیز کی طرف دعوت دیتی ہو عائشہ نے کہا انتقام خون عثمان کیطرف عمار نے جواب دیا کہ خدا آج "باغی اور طالب انتقام" دونوں کو قتل کردے جو طلب انتقام بغیر حق کر رہا ہو۔ پھر لوگوں سے کہا کہ تم لوگ جانتے ہو کہ قتل عثمان کا الزام ہم دونوں میں سے کس پر ہے۔ پھر جناب عمار نے یہ اشعار پڑھے اور آپ تیروں سے چھلنی ہو گئے تھے۔

وانت امرت بقتل الاما
م وقاتله عندنا من امر
مروج جلد ٢ صث
مطبوعہ مصر

تھیں رونا اور تھیں سے چیخ پکار اور فریاد ہے
اور تھیں سے ہوا و بارش دونوں ہیں تھیں نے
عثمان کے قتل کا حکم دیا اور ہمارے نزدیک
تو وہی قاتل ہے جس نے حکم دیا۔

عائشہ کا ایک دوسرا فعل

جب حضرت عثمان پر اصحاب نبی نے طلحہ کے ایما سے پانی بند کر دیا تو عثمان استغاثہ کیلئے کوٹھے پر چڑھے اور کہا۔

فاشرف عثمان علی الحزم
وهم جيرانه فسرح ابنا لعمر
الی علی بانهم قد منعوا الماء فان
قدرتم ان ترسلوا الينا
شيئا من الماء فافعلوا والی
طلحة والی الزبير والی عائشة
رضی الله عنها وازواج النبی صلی
الله عليه وسلم فكان اولهم
ولہ علی وام حبيبہ طبری جلد ۵ صفحہ ١٣٧ مصر

آل حزم جو عثمان کے ہمسایہ تھے اُن سے کوٹھے
پر چڑھ کر عثمان نے فریاد کی اور عمرو بن حزم کے
بیٹے کو علی بن ابی طالب علیہ السلام کے
پاس بھیجا گیا کہ وہ کہیں کہ پانی بند کر دیا گیا ہے
اگر ممکن ہو تو ہمیں پانی بھیجدو یہی پیغام طلحہ
زبیر اور بی بی عائشہ کو بھیجا گیا اور دیگر
ازواج نبی کو۔ مگر سب سے پہلے جس نے مدد کی
وہ امیر المومنین علی علیہ السلام تھے اور
ام حبیبہ زوجہ رسول۔

حضرت علی و ام حبیبہ کے سوا عثمان کو پانی کسی نے نہ بھجوایا اور باوجود اسکے کہ اسوقت تک عائشہ طلحہ اور زبیر مدینہ ہی میں موجود تھے مگر انمیں سے کسی نے بھی

مدد نہ کی اور نہ پانی ہی بھیجا بلکہ جب دیکھا کہ وقت قتل قریب ہے تو یہ سب کھسک گئے۔

اصحاب کے نزدیک ازواج رسول کی قدر

واقعات کے دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ سوا ابوبکر و عمر وغیرہ کے اہل سنت کے نزدیک کوئی صحابی قابل قدر نہ تھا اور سوا بی بی عائشہ اور حفصہ کے کوئی بی بی رسول کی قابلِ عزت نہ تھی جیسا کہ اس واقعہ سے معلوم ہوگا۔

عثمان بنی امیہ سے تھے یہ حالت سنکر ام حبیبہ زوجہ رسول اپنے بغلہ پر سوار ہو کر عثمان کی طرف چلین تاکہ انکے قبیلہ کا آدمی پیاسا نہ رہے۔

فضربوا وجہ بغلتها فقالت	اصحاب نبی نے ام حبیبہ کی سواری کو خوب
ان وصایا بنی امیة الی هذا	مارا ام حبیبہ نے کہا کہ بنی امیہ کی وصایا اس شخص
الرجل فاحببت ان القاه فاسألہ	کے پاس ہین مجھے اس تک جانے دو کہ مین ملون
عن ذلک کیلا تهلک اموال ایتام	اور پوچھ لون تاکہ بیواؤن اور یتیمون کے
وارامل قالوا کاذبة .... وقطعوا	اموال برباد نہون۔ ان سب نے کہا کہ یہ جھوٹی
حبل البغلة بالسیف - (کامل ص ۶۷	ہے اور باگ ڈور تلوار سے کاٹ دی۔
جلد ۳ طبع مصر) (طبری جلد ۵ ص ۱۰۳ طبع مصر)	

لیجیے بہانہ ہاتھ آیا

اس واقعہ کو سنکر حضرت عائشہ کو اچھا موقع ہاتھ لگا عثمان محبوس ہین پانی بند ہو چکا ہے زندگی کے چند یوم باقی ہین، مگر ان کے بچانے کی کوئی کوشش نہین کیجاتی رہا ہے اسکے بعد جنگ جمل قائم کردین) بلکہ باوجود طلب عثمان کے پانی تک انکو نہ پہونچایا ایسے نازک موقع کو دیکھتے ہوے ام المومنین نے حج کا بہانہ کرکے مدینہ چھوڑنے کا پورا ارادہ کردیا اور جل کھڑی ہوئین آگ تو آپ کی لگائی ہوئی تھی، چلتے

چلتے خیال پیدا ہوا کہ محمد بن ابی بکر میرے بھائی ہین کہین ایسا نہو کہ وہ قتل مین شریک ہون، تحریض قتل مین تو شریک ہین ہی، لاؤ انکو بھی ساتھ لے لون کہ بدنامی سے بال بال بچون، رہگیا مطلب وہ حاصل ہی ہو جائے گا اور عثمان بغیر مقتول ہوے اب رہتے نہین۔ یہ سونچکر۔

تجهزت عائشة خارجة الى الحج هاربة واستتبعت اخاها فابى۔

(طبری صفحہ ۱۳۷ جلد ۵)

و

کامل ابن اثیر صفحہ ۷۶ جلد ۳

عائشہ نے حج کا ارادہ کر دیا سامان درست کرنے لگین اور جلدی بھاگنے کا قصد کیا بہت کوشش کی کہ محمد بن بکر انکے بھائی بھی ساتھ چلین مگر انھون نے انکار کیا اور ساتھ نہین گئے (ممکن ہے کہ ابن عباس کی طرح محمد سے بھی کچھ خفیہ فرمایا ہو کیونکہ یہ بھائی ہی تھے)

جب چلنے کا ارادہ بالکل ہو گیا تو مروان بن حکم بی بی عائشہ کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ ام المومنین آپ ایسے وقت مین نہ جائیے۔

وجاءها مروان بن الحکم فقال یا ام المومنین لو اقمت کان اجدر ان یراقبوا هذا الرجل فقالت اتریدان یصنع بی کما صنع بام حبیبه ثم لا اجد من یمنعنی لا والله

(طبری ص ۱۳۷ جلد ۵ طبع مصر

مروان نے چلتے وقت آکے کہا کہ ام المومنین اس نازک وقت پر تو نہ جائیے آپکے ٹھہرنے سے شاید عثمان کا بھلا ہو جائے عائشہ نے جھلا کے کہا) تو تم یہ چاہتے ہو کہ میرے ساتھ بھی وہی کیا جائے جو ام حبیبہ کے ساتھ کیا گیا ہے اور پھر اسوقت مین کوئی مددگار نہ پاؤن۔ خدا کی قسم مین تو نہ ٹھہرونگی۔

خود ام المومنین کی گواہی

وان ام المومنین تقول غضبنا لکم علی عثمان فی ثلاث امارة الفتی و موقع الغمامة وضربة السوط والعصا

(طبری ص ۱۹۳ جلد ۵)

ام المومنین فرماتی تھین کہ اے لوگوین نے تمہارے لئے عثمان پر تین وجہون سے غصہ کیا اور غضبناک ہوئی ایک تو یہ کہ انھون نے بنی امیہ کے لونڈون کو امیر بنادیا اور حاکم بنادیا دوسرے مونہہ پر لگام چڑھوائی (یا اپنے دانت پر سونا لگایا) تیسرے یہ کہ انھون نے کوڑے اور لکڑی سے مارنا شروع کیا تھا

سیاسی چال اور ایک سوال

اب ایک سوال یہان یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب عائشہ خود باعث قتل عثمان تھین یا طلحہ یا زبیر تھے پھر انتقام عثمان کا کیون ارادہ کیا اور جنگ جمل کیون قائم ہوئی؟

سب سے پہلا کھلا ہوا جواب تو یہ ہے کہ سیاسی نقطہ نظر سے لوگون کو دھوکا دینے کیلئے اس سے بہتر کوئی ترکیب نہ تھی ورنہ قاتلان عثمان مین انکا شمار صاف صاف ہو جاتا، دوسرے یہ کہ وہ عداوت جو امیر المومنین سے ان لوگون کو تھی، اس کے انتقام کے لئے اس سے بہتر موقع اور کون ہو سکتا تھا کہ وہ یہ جنگ قائم کردین اگر جنگ فتح ہوگئی تو مراد حاصل تھی علی کا قتل بھی ہو جائے گا اور حکومت بھی بالاستقلال ملیگی بہرحال عائشہ کی عداوت امیر المومنین سے ظاہر تھی اور وہ ایسی تھی کہ یہ اپنی زبان پر علی کا نام

آنا بھی نہین گوارا کر سکتی تھین چنانچہ بخاری وغیرہ مین وہ روایت جس مین رسول کی بیماری کے حالت مین دو آدمیون کے کاندھون پر ہاتھ رکھ کے نکلنا مرقوم ہے، اس امر پر صریحی دلالت کرتی ہے، کہ عائشہ نے علی کا نام چھپایا۔

عائشہ، طلحہ، زبیر اور معاویہ ان مین سے ہر شخص کی کوشش یہ تھی کہ وہ خلیفہ تسلیم کیا جائے اور لوگ اسکو امیر المومنین بنا دین عائشہ کو اپنے لئے بھی اسکا خیال تھا اور علی سبیل التنزل ماحول پر نظر کرنے کے بعد، یہ خیال تھا کہ اگر مین اس منصب کو نہ پاؤن تو میری بہن اسمار کا لڑکا جسکی محبت انکے دل مین گھر کئے ہوئی تھی وہ اس منصب کو پائے یعنی عبداللہ بن زبیر۔

یہ جذبات ان لوگون کے دلون مین موجود تھے اور یہی وجہ تھی کہ عثمان کے قتل مین ان لوگون نے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا اور یہ ہنگامہ برپا ہوا صورت واقعہ سے پتہ چلتا ہے کہ ان لوگون مین ایسے مشورہ ہو چکے تھے اور پھر جب اس امر پر نظر کی جاے کہ طلحہ ام المومنین عائشہ سے عقد کرنا چاہتے تھے جیسا کہ مفسرین نے لکھا ہے اور ابن ابی الحدید اور صاحب سیرۃ حلبیہ نے ص ۳۲۵ جلد ۲ پر تذکرہ کیا ہے (اگرچہ تاویل و انکار سے کام لیا گیا ہے) اسوقت یہ مطلب اور بھی واضح ہو جاتا ہے پھر تو وہی مثل ہوتی جو نبوت کیلئے مسیلمہ کذاب اور سجاح کے درمیان طے پایا تھا۔ چنانچہ ذیل کے واقعات اس امر کو اچھی طرح واضح کر دین گے کہ انمین سے ہر ذات اپنی امارت کی خواہان تھی اور بغیر عثمان کے قتل کے یہ مطلب حاصل نہین ہو سکتا تھا لہذا قتل عثمان کے لئے انتہائی کوشش کی گئی اور ام المومنین و طلحہ وغیرہ نے لوگون کو خطوط لکھے اور جتنا بھی تحریض کی جا سکتی تھی کی گئی

عائشہ کی ارزوئے امارت پر مقتولِ جمل کی گواہی

وقد ذكر المدائني انہ رای
بالبصرة رجل مصطلم الاذن
فسالہ عن قصتہ فذكر انہ
خرج يوم الجمل ينظر الى
القتلى فنظر الى رجل منهم
يخفض راسہ و يرفعہ وهو يقول
"لقد اوردتنا حومة الحرب أمّنا
فلم ننصرف الا و نحن رواء
اطعنا بني تيم لشقوة جدنا
وما تيم الا اعبد و اماء"
فقلت سبحان اللہ القول هذا
عند الموت قل لا الہ الا
اللہ فقال يا ابن اللخناء اياى
تامر بالجزع عند الموت فولّيت
عنہ متعجبا منہ فصاح لى
ادن منى ولقنى الشهادة فصرت
اليہ فلما قربت منہ

مدائنی نے ذکر کیا ہے کہ اس نے بصرہ میں ایک
آدمی دیکھا جس کا ایک کان کٹا ہوا تھا، اس نے
واقعہ پوچھا تو اس شخص نے کہا کہ میں روز جمل
نکلا اور مقتولین کو دیکھ رہا تھا میں نے دیکھا
کہ ایک زخمی کبھی سر اٹھاتا ہے کبھی جھکا لیتا ہے
اور وہ یہ اشعار پڑھتا جاتا ہے —
"ہماری ماں نے ہمیں میدان جنگ میں
لا اتارا اور ہم اس سے سیراب پلٹے۔ ہم نے
بنی تیم کی اطاعت اپنی بدقسمتی سے کی" اور
تیم ہیں ہی کون یا غلام ہیں یا لونڈی
حضرت ابوبکر اور عائشہ اسی قبیلہ سے تھیں،
میں نے اس زخمی سے کہا کہ سبحان اللہ اس
وقت اور اس حالت نزع میں یہ پڑھ رہا ہے
ارے کلمہ پڑھ کلمہ تو اس نے کہا اے پھوہڑ بدبودار
عورت کے لڑکے تو مجھے موت کے وقت جزع و فزع
کا حکم دیتا ہے، یہ سنکر میں پلٹ کے چلا اور
متعجب تھا جب میں چلا تو اس نے چیخ کر کہا

استدنانی فاتم التقم اذنی و ذهب
بها فجعلت المسبہ و ادعو علیہ
فقال اذا صرت الی امک فقال لها
من فعل هذا بک فقل
عمیر بن الاهلب
الضبی المخدوع المرأة
التی ارادت ان تکون امیر المومنین
کامل ص۱۰۱ طبری ص۲۱۳ جلد ۵ (مروج
ص۱۱ جلد ۲ طبع مصر)

کہ میرے قریب آؤ اور کلمہ شہادت مجھے پڑھا
دو میں انکی طرف بڑھا جب قریب آیا تو اس نے
کہا اور قریب آؤ جب میں اور قریب گیا تو اس نے
میرا کان منہ میں بھر لیا اور کاٹ لیا۔ میں اس پر
لعنت کرنے لگا اور بددعا دینے لگا۔ اس نے
کہا کہ جب اپنی ماں کے پاس جانا اور وہ پوچھے
کہ تمہارا کان کس نے کاٹا تو کہنا کہ عمیر بن اہلب
جو عورت کے دھوکے میں آگیا وہ عورت جو
چاہتی تھی کہ امیر المومنین اور خلیفہ بن بیٹھے۔

آپنے ملاحظہ کیا یہ دونوں یا اصحاب میں سے تھے یا تابعین میں سے تھے مرتے ہوئے۔ اس دھوکے کا احساس اس ضبی کو ہوا حالانکہ قبیلہ بنی ضبہ گرد ناقہ عائشہ مجنون بنے ہوئے جمل ام المومنین سے دفاع کر رہے تھے۔ اس نے جانا کہ عورت نے اسے بڑا دھوکا دیا اور اسی غصہ میں ''کھسیانی بلی کھمبا نوچے'' کی مصداق قائم کرتے ہوئے اس نے کان بھی کاٹ لیا اور حضرت ابوبکر اور بی بی عائشہ کو ''غلام لونڈی'' سے بھی تعبیر کیا جو اسکے نزدیک صحیح تھا۔ مگر اب اس شرمندگی کیا حاصل تھا یہ تو ''مشتے بعد از جنگ'' تھی۔

طلحہ و زبیر کی آرزوئے خلافت و امارت

سعد بن ابی وقاص صحابی رسول اس تعیف امارت طلحہ کو عمرو بن عاص کے خط

کا جواب دیتے ہوے یون ظاہر کرتے ہین وطلحة لویجد ان یشق بطنه من حب الامارۃ لشقه" طلحہ کو وہ شوق امارت ہے کہ اگر اس مین اُسکی جان بھی جائے اور خلافت ہاتھ آسئے تو وہ گوارا کریگا) الامامۃ والسیاسۃ صفحہ ۵۰

حضرت عائشہ کو بھی یہ خیال تھا کہ طلحہ خلیفہ ہو جائینگے جبھی تو مقام صلصل مین اُنھون نے ابن عباس سے گفتگو کی..... تھی اور جب انھون نے کہا کہ علی ابن ابی طالب ہو نگے تو ٹالتے ہوے کہا کہ خیر مین تم سے مجادلہ نہین کرتی جیسا کہ یہ روایت مفصلا طبری کے صفحات سے پہلے نقل کی گئی۔

طلحہ اور زبیر کی ارزوے امارت پر سعید بن عاص کی گواہی

فخلا سعید بن العاص بطلحة والزبیر فقال ان ظفرتما لمن تجعلان الامر اصدقانی قالا لاحدنا اینا اختارہ الناس قال بل اجعلوہ لولد عثمان فانکم خرجتم تطلبون بدمہ قالا ندع لشیوخ المهاجرین ونجعلها لابنائهم قال افلا ارانی اسعی لاخرجها من بنی عبد مناف (طبری صفحہ ۱۶۸ جلد ۳)

(جنگ جمل مین جاتے ہوے) سعید بن عاص نے طلحہ و زبیر سے خلوت مین باتین کین اور کہا کہ، اگر تمھین فتح نصیب ہوئی تو سچ بتا خلافت کسکے لئے ہو گی؟ دونون نے کہا ہم مین سے کسی ایک کے لیے جسکو لوگ منتخب کرین، سعید نے کہا مین تو جانتا ہون کہ تم عثمان کی اولاد مین اسے قرار دو کیونکہ تم عثمان ہی کے خون کا بدلہ لینے کیلئے اٹھے ہو۔ دونون نے کہا تو سن دار مھاجرین کو چھوڑ کر خلافت انکے لڑکون مین قرار دیجائے؟ سعید نے کہا تو کیا ہماری یہ کوشش نہو گی کہ خلافت بنی عبد مناف سے نکال لیجائے؟

صاف ظاہر ہے کہ یہ دونون اپنے لئے چاہتے تھے ورنہ اگر عثمان کے خون کا بدلہ لینے اٹھے تھے تو سعید بن عاص اموی کے کہنے پر عمل کرنا چاہیے تھا۔

اقوال اصحاب جمل طلحہ و زبیر کی اس بارہ پر شہادتین

جنگ جمل کے اہتمام کے لئے یہ لوگ دار عائشہ مین جمع ہوئے اور رائے ہونے لگی کہ اہل مدینہ (جو اصحاب رسول اور مہاجرین و انصار تھے) ان سے جنگ کی جائے۔

فلجتمعوا فی دار عائشۃ	یہ سب کے سب خانہ عائشہ مین جمع ہوے اور
فاداروا الرای فقالوا النسیر الی	رائے زنی ہونے لگی انھون نے کہا کہ ہم کو
علی فنقاتلہ فقال بعضہم لیس	علی سے جنگ کرنی چاہیے اور چلنا چاہیے
لکم طاقۃ باہل المدینۃ و	تو بعض لوگون نے کہا کہ تم لوگون کو (یعنی
لکن نسیر حتی ندخل البصرۃ	اہل مدینہ سے لڑنے کی تاب نہین لہذا بصرہ
والکوفۃ ولطلحۃ بالکوفۃ	اور کوفہ چلنا چاہیے۔ کوفہ مین طلحہ کے شیعہ ہین
شیعۃ وھوی وللزبیر بالبصرۃ	اور بصرہ مین زبیر کے اور یہ دونون مقامات
ھوی طبری ص ۱۶۸	ان دونون کے منظور نظر بھی ہین۔

مروان کی گواہی اس بارہ پر

و اذن مروان حین فصل من	مروان نے مکہ کو جب چھوڑا تو .... آکے
مکۃ ثم جاء حتی وقف علیہما	دونون کے سامنے کھڑا ہوا اور کہا کہو خلیفہ
فقال علی ایکما اسلم بالامرۃ	بنا کے کس کو سلام کرون اور کسکے پیچھے نماز پڑھی جائے

واوذن بالصلوة فقال عبد الله بن زبیر علی ابی عبد الله وقال محمد بن طلحة علی ابی محمد طبری ص۱۶۹

تو عبد اللہ بن زبیر نے طلحہ کا نام لیا اور محمد بن طلحہ نے زبیر کو تجویز کیا ۔

زبیر کا اقرار

فقال علی للزبیر ما جاء بك قال انت ولا اراك لهذا الامر اهلا ولا اولی به منا ص٢٠٢ طبری جلد ٥ کامل ص٩٤

جنگ جمل مین امیر المومنین نے زبیر سے پوچھا کہ تم یہان کس لئے آئے ہو کہا آپ کی وجہ سے آنا ہوا کیونکہ ہم آپکو خلافت کا حقدار اور اہل اپنے سے زیادہ نہین پاتے ۔

زبیر و طلحہ کی آرزو کا اظہار

ولکن بایعناك علی ان نشرکنا فی الامر قال علی لا ولکنکما مشریکان فی القول ۔ (امامة ص٥٣)

جب بیعت توڑ چکے تو دونون نے کہا اے علی ہم نے تو اسلئے بیعت کی تھی کہ آپ ہمین بھی خلافت مین حصہ دار بنائے رہیگا ۔ امیر المومنین نے کہا نہین تم صرف قول مین شریک ہو سکتے ہو

امیر المومنین کا قول

ایها الناس ان عائشه سارت الی البصرة ومعها طلحة والزبیر وکل منهما یری الامر له دون صاحبه ۔ ابن ابی الحدید جلد ۱ ص۱۰

جنگ جمل سے پہلے امیر المومنین نے فرمایا اے لوگو عائشہ طلحہ و زبیر کے ساتھ بصرہ گئین اور دونون مین کا ہر شخص اپنے لئے خلافت چاہتا ہے اور دوسرے کو محروم کرنا چاہتا ہے

"عراق و یمن کی ولایت کا خواب"

وكان الزبير لا يشك في ولاية العراق و طلحة في ولاية اليمن فلما استبان لهما ان عليا غير موليهما شيئا اظهر الشكاة

الامامة والسياسة ص۵۲

ان دونوں نے جب امیر المومنین کی بیعت کی تھی تو زبیر و طلحہ اس بات میں شک نہ کرتے تھے کہ انھیں عراق و یمن کی گورنری ملیگی جب انھوں نے دیکھا کہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام کچھ بھی نہ دینگے تو شکوہ کرنے لگے اور بیعت توڑ دی اور فساد کے درخت میں کونپلیں پھوٹنے لگیں۔

ابن عباس کی رائے بھی اس پر دلیل ہے

انهما احبا الولاية فول البصرة الزبير وول طلحة الكوفة۔

شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید ص۲۳۱ جلد (۱)

ابن عباس نے امیر المومنین سے کہا تھا کہ یہ دونوں ولایت کے آرزومند ہیں لہذا بصرہ کا والی زبیر کو اور کوفہ کا طلحہ کو بنا دیجئے۔

زندگی عثمان میں طلحہ کا بیت المال کی کنجیوں پر قبضہ بھی اسی پر شاہد ہے

واتى علي الى بيت المال فقال افتحوا هذا الباب فلم يقدروا على المفاتيح فقال اكسروه فكسر باب بيت المال فقال اخرجوا المال فجعل يعطي

(حصار عثمان کے وقت) امیر المومنین بیت المال کی طرف گئے اور کہا کہ دروازہ بیت المال کھولو مگر کنجیاں غائب تھیں۔ آپ نے حکم دیا کہ دروازہ توڑ ڈالو دروازہ توڑا گیا اور آپ نے لوگوں کو

الناس فبلغ الذین فی دار طلحة الذی صنع علی فحملوا یتسللون الیه حتی ترك طلحة وحده و بلغ الخبر عثمان فسر بذلك ثم اقبل طلحة یمشی عامداً الی دار عثمان فقلت واللہ لانظرن ما یقول هذا فتبعته فاستاذن علی عثمان فلما دخل علیه قال یا امیر المومنین استغفر الله واتوب الیه اردت امراً فحال الله بینی وبینه فقال عثمان انك واللہ ما جئت تائباً ولکنك جئت مغلوباً الله حسیبك یا طلحة

طبری جلد ۳ ص ۱۵۲ و کامل جلد ۳ ص ۴۴

مال ومتاع تقسیم کر دیا جب خبر ان لوگون کو پہونچی جو طلحہ کے پاس (کنجیون کی وجہ سے) جمع تھے تو وہ کھسکنا شروع ہوے اور طلحہ کو تنہا چھوڑ دیا۔ یہ خبر جب عثمان کو پہونچی (کہ طلحہ قابض نہین ہوسکے) تو بہت خوش ہوے۔ اسکے بعد طلحہ عثمان کے پاس آے، راوی کہتا ہے مین بھی ساتھ ساتھ ہولیا، طلحہ نے پہونچکے عثمان سے کہا، خدا سے استغفار اور اس سے توبہ کرتا ہون مین نے جو کچھ چاہا تھا اس مین خدا حائل ہوگیا۔ عثمان نے کہا خدا کی قسم اے طلحہ تم تائب کی حیثیت سے نہین آئے بلکہ مغلوب ہوکے آئے ہو۔ اور خدا تمھارا حساب کرنیوالا ہے

یہ فرزین باوجود بیعت، امیر المومنین کی امارت نہین دیکھ سکتی تھین اور صرف اسی کے لئے جنگ جمل قائم ہوئی جس پر خون عثمان کے انتقام کا بی بی عائشہ نے آنچل ڈالا خود اس بات کو مورخین نے لکھا ہے وذلك لان عائشة و طلحة والزبیر قد سخطوا امارته (کامل [illegible]) یہ جنگ اسلئے ہوئی کہ عائشہ و طلحہ و زبیر علی کی امارت سے ناراض تھے۔

ام المومنین عائشہ کی چالیں خلافت عبداللہ بن زبیر کیلئے جو بھانجے تھے

ام المومنین و طلحہ وغیرہ مین جو سانٹھ گانٹھ رہی ہو اور جو وعدے وعید رہے ہون مگر ام المومنین بھی چاہا کین کہ انکا بھانجا اسما کا بیٹا عبداللہ بن زبیر جنکی ولادت متعہ سے تھی (عقد فرید) درج جلد ۲ صـ خلیفہ بن جائے۔ یہ ظاہر ہے کہ عبداللہ کی محبت عائشہ کو چین سے نہین بیٹھنے دیتی تھی اور اسکا طوفان وہ تھا جس نے روز جمل انکی خبر زندگی لانے والے کیلئے چار ہزار کا انعام مقرر کر دیا تھا عقد فرید جلد ۳ صـ ۱۹۶ طبع مصر۔

عائشہ کے ہاتھون مین استقرار خلافت کے لئے ایک ہی گر تھا جس سے وہ عامۃ ناس کو دھوکا دسکتی تھین اور جسکی پہلی مشق انھون نے اپنے باپ کے لئے کی تھی یعنی" مروا ابابکر فلیصل بالناس " ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگون کو نماز پڑھائین زندگی رسول مین جب آخری لمحات زندگی تھے، یہ انتر کام آگیا اور.... اسی نماز پڑھانے کے استدلال نے انکو خلیفہ بنا دیا، اور اسی جذبۂ خلافت کے ماتحت حصار عثمان مین جو چالیس دن رہا طلحہ برابر نماز پڑھاتے رہے۔ طبری جلد ۵ صـ ۱۱۷۔

اسی حربہ کو وہ اسوقت اپنے بھانجے کے لئے صرف کر رہی تھین اور آخر ایسا کیا کہ زبیر جو انکے باپ تھے انکو بھی بہ مصلحت عبداللہ کے پیچھے نماز پڑھنی ہی پڑی۔ چنانچہ جب زبیر سے اس نماز پڑھنے کے متعلق سوال کیا گیا تو انھون نے اپنی مجبوری ظاہر کی اور ام المومنین کی زبردستی کا اظہار کیا کہنے لگے واما صلوتی خلف ابني فانما قدمته عائشة ام المومنين (الامامة والسياسة طبع مصر)

"لیکن مین نے جواب بیٹے کے پیچھے نماز پڑھی تو یہ اس لئے کہ ام المومنین نے انکو امام بنا کے مقدم کر دیا" جب جنگ جمل کیلئے نکلین ہین اور صحابۂ خاص رسول عثمان بن حنیف کی زد و کوب کر چکین اور انکی داڑھی مونچھین نچوا چکین اسوقت جب نماز کے لئے اختلاف ہونے لگا تو عائشہ نے عبد اللہ بن زبیر ہی کو امام بنوایا۔

واختلفوا فی الصلوٰۃ فامرت عائشہ رضی اللہ عنہا عبد اللہ ابن زبیر فصلی بالناس

طبری جلد ۵ صـ۱۸۲ طبع مصر

لوگون نے نماز کے متعلق اختلاف کیا تو عائشہ نے کہا کہ عبد اللہ بن زبیر نماز پڑھائین چنانچہ انھون نے نماز پڑھائی اور سب نے انکے پیچھے نماز پڑھی۔

ام المومنین کا خیال کہ اگر عبد اللہ نماز نہ پڑھائینگے تو کام بگڑ جائیگا

قال مروان ... علی ایکما اسلم بالامرۃ واذن بالصلوٰۃ فقال عبد اللہ بن زبیر علی ابی عبد اللہ وقال محمد بن طلحۃ علی ابی محمد فارسلت عائشۃ رضی اللہ عنہا الی مروان فقالت مالك اترید ان تفرق امرنا لیصلی بالناس ابن اختی فکان یصلی بہم عبد اللہ بن زبیر۔

مروان نے کہا تم دونون مین سے کس پر سلام خلافت کرون اور کسکے متعلق نماز کے لئے صدا دلواؤن عبد اللہ بن زبیر نے کہا کہ طلحہ کے لئے ایسا کرو اور طلحہ کے لڑکے محمد نے کہا کہ زبیر کیلئے ایسا کرو۔ یہ سنکر عائشہ نے مروان سے کہلا بھیجا تجھے کیا ہو گیا ہے تو چاہتا ہے کہ ہمارے درمیان مین افتراق پیدا کرے، صرف میرا بھانجا عبد اللہ بن زبیر لوگون کو نماز پڑھائیگا۔

چنانچہ عبداللہ بن زبیر ہی لوگون کو نماز پڑھایا کئے ۔

فكان معاذ بن عبيد الله يقول والله لو ظفرنا لافتتنا والله ما خلى الزبير بين طلحة والامر ولا خلى طلحة بين الزبير والامر (کامل ج۳) طبری ص۱۶۹

معاذ بن عبید اللہ کہا کرتے تھے کہ اگر ہم ظفریاب ہوتے تو ہم (پھر) فتنہ مین مبتلا ہو جاتے کیونکہ طلحہ زبیر کی خلافت کے درمیان حائل ہوتے رہے اور زبیر طلحہ اور خلافت کے درمیان حائل و مانع ہوتے رہے

اہل بصرہ و کوفہ کا مدینہ مین قتل عثمان کے لئے آنا یہ اس "کانسپیرسی" کا نتیجہ تھا جو بذریعہ کتابت اس کے قبل طلحہ و زبیر و عائشہ و اہل کوفہ و بصرہ وغیرہ مین ہو چکی تھی اور جن خطون کا تذکرہ حسب موقع و محل اس رسالہ مین آچکا یا آئندہ آئیگا، کوفہ مین طلحہ کے شیعہ اور مددگار کافی تعداد مین تھے اور اسی لئے وہ وہان کی حکومت چاہتے تھے (یہان سے یہ بات بھی معلوم ہوگئی کہ کوفہ مین محض علی ابن ابیطالب ہی کے شیعہ آباد نہ تھے لہذا کربلا مین قتل حسینؑ کیلئے کوفیون کا وجود کوئی تعجب خیز امر نہین) ۔ اور زبیر کو بصرہ کی خواہش تھی مطلب مذکور کی دلیل عبارات ذیل ہین ۔

ولكنا نسير حتى ندخل البصرة والكوفة ولطلحة بالكوفة شيعة وهوى وللزبير بالبصرة هوى ومعونة طبری جلد ۵ ص۱۷۸

ہمکو چاہیے کہ ہم بصرہ اور کوفہ مین داخل ہون کیونکہ طلحہ کے شیعہ کوفہ مین ہی اور انکی یہ آرزو بھی ہے، اور زبیر کے بہی خواہ اور مددگار بصرہ مین ہین ۔

یہ مشورہ اسوقت ہوا جب جنگ جمل کے مقدمات اور تمہیدات قائم ہو رہے تھے جب قتل عثمان کیلئے مدینہ مین کوفہ اور بصرہ والے گئے تو مورخین انکے عندیہ کو اس عبارت سے ظاہر کرتے ہین ۔

تقدم ناس من اهل البصرة وكان هواهم في طلحة وتقدم ناس من اهل الكوفة وكان هواهم في الزبير	بصرہ والے جب قتل عثمان کے لئے آئے تو انکی خواہش تھی کہ طلحہ کو خلیفہ بنادیا جائے اور کوفہ والونکی خواہش تھی کہ زبیر کو بنادیا جائے۔

کامل ۵۹ و طبری

ان تمام واقعات سے روز روشن کی طرح واضح ہے کہ ان مین سے ہر ذات اپنے لئے کوشان تھی اور عائشہ خاص مطلب کو دل مین لئے ہوئے ان لوگون کا ساتھ دیرہی تھین مگر انکی دلی خواہش عبداللہ بن زبیر اپنے بھانجے کے لئے تھی۔ یہ مراد کسی صورت سے حاصل نہین ہوسکتی تھی کیونکہ عثمان کی بیعت ہوچکی تھی اب جب تک وہ زندہ تھے ان مین کا کوئی بھی خلیفہ نہین ہوسکتا تھا لہذا انھین لوگون نے عثمان کے قتل مین حصہ لیا جیسا کہ معلوم ہورہا ہے اور آئندہ معلوم ہوگا۔

اور بعد قتل عثمان کچھ ایسا ہوا کہ باوجود انکار پے در پے امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالب کی بیعت ہوگئی یہ کیون ہوا اس لئے کہ عائشہ طلحہ اور زبیر چونکہ دل مین چور تھا محض اس خیال سے مدینہ کو چھوڑ کر چلے گئے کہ خون عثمان کا اتہام ان پر نہ آئے۔ ان مین سے یہان کوئی ایک بھی موجود نہ رہا اور بیعت ہوگئی اب ان جلاوطنون کو جب خبر پہونچی کہ بیعت علی کی ہوگئی تو ہاتھون کے طوطے اڑ گئے اور اس پر افسوس ہوا کہ عثمان کی جان بھی گئی اور اپنا مطلب بھی نہ حاصل ہوا، کیونکہ امیر المومنین کی حکومت کسی طرح سے ان لوگون کو گوارہ نہ تھی۔

یہی وجہ تھی کہ جب بیعت علی علیہ السلام کی خبر مکہ مین عائشہ کو پہونچی تو انھین

سے بے حد صدمہ ہوا اور فوراً اسکا اظہار بایں الفاظ کرتے ہوئے خون عثمان
کے انتقام کی تیاری کر دی -

فقیل لها قتل عثمان و بایع الناس
علیا فقالت ما کنت ابالی ان تقع السماء
علی الارض قتل واللہ مظلوما
وانا طالبة بدمه -
الامامة والسیاسة ص۴۵

عائشہؓ سے کہا گیا کہ عثمان قتل ہو گئے اور
لوگوں نے علی کی بیعت کر لی تو آپ نے
کہا مجھے پروا نہیں اگر آسمان زمین پر پھٹ
پڑے خدا کی قسم عثمان مظلوم قتل ہوئے
اور میں انکے خون کا عوض لونگی -

قالت وما لعلی لیستولی
علی رقابنا لا ادخل المدینة
ولعلی فیها سلطان -
الامامة ص۴۹

یہ بھی فرمایا کہ علیؓ کو کیا حق پہونچتا ہے
کہ وہ ہم پر غلبہ حاصل کریں میں تو اسوقت
تک مدینہ میں قدم نہ رکھونگی جب تک
علی کی حکومت وہاں ہے -

قال قتل عثمان ولبثوا ثمانیا قالت
ثم صنعوا ماذا قال اجتمعوا علی
بیعة علی فقالت لیت هذه لا
انطبقت علی هذه ان تم الامر لصاحبك
ردونی ردونی فانصرفت
الی مكة وهی تقول قتل
عثمان مظلوما واللہ

عائشہ سے کہا گیا کہ عثمان قتل ہو گئے اور
آٹھ دن تک لوگ بغیر خلیفہ رہے عائشہ
نے کہا پھر کیا ہوا اور لوگوں نے کیا کیا
کہا کہ لوگوں نے اجماعی حیثیت سے علی کی
بیعت کر لی - کہا کاش آسمان زمین پر
گر پڑتا ... اگر خلافت علی کے لئے ہو گئی
تو
اچھا مجھے پلٹاؤ پلٹاؤ" چنانچہ مکہ میں

لا طلبن بدمه۔	راستہ سے پلٹ گئیں اور کہتے جاتی تھیں کہ
(کامل طبع مصر)	عثمان بخدا مظلوم قتل ہوئے ہیں انکا انتقام
جلد ۳ ص ۸۰	لوں گی۔

وكتبت عائشة الى زيد بن صوحان	عائشہ نے ایک خط زید بن صوحان کو لکھا
من عائشة ام المؤمنين حبيبة	عائشہ ام المؤمنین محبوبہ رسول کی طرف سے
رسول الله الى ابنها الخالص زيد	یہ خط ہے انکے خاص بیٹے زید بن صوحان
بن صوحان اما بعد فاذا اتاك كتابي	کی طرف (دیکھو بیٹا) جب تمھیں میرا خط ملے
هذا فاقدم فانصرنا فان لم تفعل	تو فوراً میری مدد کو آجاؤ اور اگر ایسا نہ کرسکو
فخذل الناس عن علي (طبری ص ۱۹۳ کامل ص ۸۸ طبع مصر جلد ۳)	تو کم از کم) لوگوں کو علی کی نصرت سے روکو

ناظرین ملاحظہ فرمائیں کہ زید بن صوحان کا شمار بھی قاتلین عثمان میں تھا جیسا کہ معلوم ہوگا اور بی بی عائشہ قاتلین عثمان کو قتل کرنے نکلیں ہیں اور انکا بدلہ لینے والی ہیں اور پھر انھیں لوگوں سے مدد کی خواہاں ہیں جو قتل عثمان میں شریک تھے

"دلم بسوخت زحیرت کہ این چہ بوالعجبی است"

ان لوگوں کی یہ خواہش تھی کہ علیؑ کی بیعت توڑی جائے تاکہ اپنا کام بنے چنانچہ طلحہ و زبیر نے سب سے پہلے بیعت علی کو توڑا اور جب انسے پوچھا گیا تو انھوں نے کہا کہ میں نے تو مجبوراً بیعت کی میرے سر پر تلوار کھنچی ہوئی تھی بیعت نہ کرتا تو کیا کرتا جبکہ مجھے زبردستی گھسیٹ کے لیگئے ثم اتونی فاکرھونی ولببونی حتی بایعت طلحہ کہتے ہیں کہ لوگ آئے اور مجھے مجبور کیا اور گھسیٹتے لے گئے تو میں نے بیعت کر لی الامامہ والسیاسہ ص ۴۹ و دیگر کتب۔

افسوس ہے کہ امیرالمومنین کی بیعت جبریہ مین تو بہت کچھ کہا جاتا ہے مگر یہان ہر زبان خاموش ہے طلحہ کی بہادری کیا ہوئی۔؟

اس بزور شمشیر بیعت کو طبری جلد ۳ ص ۱۵۳ پر لکھا ہے حالانکہ اصحاب کے مجمع عام مین سب سے پہلے جس نے بیعت کی وہ طلحہ ہی کا شلول ہاتھ تھا اول ید بایعت امیر المومنین ید شلاء۔ طبری ص ۱۵۷۔

عبداللہ بن زبیر کی کوشش خلع علی کیلئے

قال عبد الله لا نذوقكم من هذا الطعام لا تخلي سبيل عثمان (بن حنيف) حتى تخلع عليا فقال حكيم اللهم اشهد وقال لاصحابه لست في شك عن قتال هؤلاء القوم

كامل ص ۸۵

(جب صحابی خاص رسول والی بصرہ عثمان بن حنیف پر ان لوگون نے چڑھائی کی) تو عبداللہ بن زبیر نے انکے ساتھیون سے کہا نہ ہم تمھین رزق پہونچنے دینگے اور نہ عثمان بن حنیف کو چھوڑینگے جبتک کہ تم علی کی خلافت سے دست بردار نہو جاؤ اور انکو معزول نہ کردو یہ سنکر جناب حکیم نے کہا اے خدا تو گواہ رہ اسکے بعد مڑکے اپنے ساتھیون سے کہا کہ اب تو مجھے ان لوگون سے جنگ کرنے مین کوئی شک نہین۔

عائشہ، طلحہ اور زبیر کی یہ چال اسوقت تھی جب وہ بیعت امیرالمومنین کا مشورہ لوگون کو دے چکے تھے اور حسب موقع دخل منع بھی کر چکے تھے کیونکہ قتل عثمان تک

فضا کو صاف رکھنے کی ضرورت تھی اس کے بعد تو از روے دل نکالنے پر آمادہ ہی تھے چنانچہ مشورۂ بیعتِ علی ان لوگوں نے احنف کو، دیا جیسے مورخ طبری نے صـ۱۹۷ جلد ۵ پر لکھا ہے۔

فقلت یا ام المومنین انشدک باللہ اقلت لک من تامرینی بہ فقلت علی فقلت اتامرینی بہ وترضینہ لی قلت نعم قالت نعم ولکنہ بدل فقلت یا زبیر یا حواری رسول اللہ یا طلحۃ انشدکما اللہ اقلت لکما ما تامرانی فقلتما علی فقلت اتامرانی بہ وترضیانہ لی فقلتما نعم قالا نعم ولکنہ بدل۔

(احنف سے ایک مکالمہ عائشہ سے بعد بیعت علی ہوا) احنف کہتے ہیں میں نے کہا اے ام المومنین آپکو خدا کی قسم بتائیے تو میں نے آپ سے نہیں پوچھا تھا کہ قتل عثمان کے بعد کس کی بیعت کروں اور آپنے نہیں کہا تھا کہ علیؑ کی؟ پھر میں نے کہا کہ آپ اس پر راضی ہیں؟ آپنے کہا ہاں راضی ہوں؟ عائشہ نے کہا ہاں یہ گفتگو تو ضرور ہوئی مگر علیؑ کچھ بدل گئے۔ پھر میں نے زبیر و طلحہ سے بقسم پوچھا کہ اے حواری رسول کیا آپ دونوں نے مجھ سے علی کی بیعت کے لئے نہیں کہا تھا اور کیا آپکی رضا اس میں نہ تھی؟ تو آپ نے جواب دیا تھا کہ بیعت کرو میری رضا ہے پھر اب یہ کیا؟ ان دونوں نے کہا ہاں علیؑ کچھ بدل گئے۔

کامل صـ۹۷ طبری صـ۱۹۷ جلد ۳

یہ تبدیلی کیا تھی۔ اے ناظرین کرام خود طلحہ وغیرہ کی گفتگو سے سمجھیں اور وہ گفتگو یہ ہے

فتكلم الزبير في ملاء من قريش فقال هذا جزاونا من علي قمنا له في امر عثمان حتى اثبتنا عليه الذنب وسببنا له القتل وهو جالس في بيته وكفي الامر فلما نال بنا ما اراد جعل دوننا غيرنا۔

(الامامة والسياسة صـ۵۳)

(جب ان دونون کو حسب خواہش علیؑ نے حکومت نہ دی) تو زبیر نے مجمع قریش مین اٹھکر کہا دیکھو یہ جزا ہمکو علی سے ملی ہم[...] ہم معاملہ عثمان مین انکے لئے اٹھے یہانتک کہ عثمان پر گناہ ثابت کر چھوڑا اور انکے قتل کا ذریعہ بنے اسوقت علی اپنے گھر مین گوشہ نشین تھے جب سب قصہ ہو گیا او[ر] انکو خلافت مل گئی تو دوسرونکا خیال کیا (اور ہمین دودھ کی مکھی کی طرح نکال پھینکا) کیا اس سے زیادہ صریح اقرار قتل اور بھی ہوسکتا ہے؟ -

یہ اس لئے کہ جیسا اوپر گزرا زبیر کو ولایت عراق پانے مین اور طلحہ کو ولایت یمن پانے مین کوئی شبہ ہی نہ تھا اگر امیر المومنین ایسا کب کرسکتے تھے کیونکہ آپ کو دنیا کا درست کرنا منظور نہ تھا بلکہ آپکی تمام توجہ دین کی طرف تھی چنانچہ جب ابن عباسؓ نے کہا ہے کہ یہ دونون امارت چاہتے ہین انکو دیدیجئے تو آپ نے انکے جواب مین فرمایا ہے

فضحك علي ثم قال ويحك ان العراقين بهما الرجال والاموال ومتى تملكا رقاب الناس يستميلا السفيه بالطمع ويضرب الضعيف

بالبلاد ویقویا علی القوی بالسلطان ولو کنت مستعملا احد لضره ونفعه لا ستعملت معاویه علی الشام ولو لاما ظهر لی من حرصهما لکان لی فیہما رای ثم اتی طلحة وزبیر الی علی فقالا یا امیر المومنین اذن لنا الی العمرة.. فنظر الیہما وقال نعم والله ما العمرة تریدان امضیا الی شانکما فمضیا۔

الاشہ اولیا ستقدہ

امیر المومنین ہنسے اور کہا واے ہو تم پر دونوں عراقوں میں لوگ بھی ہیں اور مال بھی اور جب یہ دونوں طلحہ و زبیر حاکم بنا دئے جائینگے تو طمع دیکے بیوقوف کو ہموار کرینگے اور ضعیف کی گردن دبائینگے اور قوی کو اپنے زور سے کمزور بنانے کی کوشش کرینگے۔ ابن عباس اگر میں کسی کو عامل بناتا اُسکی مضرت و نفع کیلئے، تو معاویہ کو شام پر حاکم بناتا۔

اور اگر ان دونوں کا حرص اور طمع مجھے نہ معلوم ہوجاتا تو شاید میں کوئی راے انکے لئے رکھتا۔ اسکے بعد طلحہ اور زبیر امیر المومنین کے پاس آے اور کہا کہ اے امیر المومنین "عمرہ" کی اجازت دیجئے۔ آپنے دونوں کو دیکھا اور کہا خدا کی قسم تم "عمرہ" کو نہیں جاتے (تمھارا ارادہ کچھ اور ہے) اچھا جاؤ جہاں دل چاہے۔

نوٹ۔ جنگ کا سامان کرنا اور عمرہ کا بہانہ کرنا یہ جھوٹ تھا یا تقیہ کیا کوئی صاحب ثابت کرینگے کہ یہ دونوں عمرہ کیلئے گئے؟۔

یہ ہیں وہ واقعات جو بخوف طوالت مختصر بیان کئے گئے اور جن سے صاف واضح ہوگیا کہ عائشہ کا ہاتھ قتل عثمان میں تھا اور طلحہ و زبیر وغیرہ بھی شریک تھے۔ اور ان سکو دنیا نے مار گرایا تھا۔ ظاہر ہوگیا کہ پہلی قاتل حضرت عائشہ ہیں

دوسرا اور تیسرا قاتل طلحہ بن عبیداللہ و زبیر بن عوام جو عشرہ مبشرہ میں ہیں

پہلی گواہی

وکان طلحة یحرض الناس علی عثمان — الامامۃ ص ۳۹

طلحہ لوگوں کو عثمان کے برخلاف ابھارا کرتے تھے اور اشتعال دیا کرتے تھے۔

دوسری گواہی طلحہ نے عثمان پر پانی بند کرا دیا

ثم ان طلحة قال انما ان عثمان لا یبالی ما حصرتموه وهو یدخل الیه الطعام والشراب فامنعوا الماء ان یدخل علیه — الامامۃ ص ۳۹

پھر طلحہ نے اصحاب رسول سے کہا کہ عثمان کو اس محصور ہونے کی پروا نہیں جبکہ انکو کھانا بھی پہونچتا ہے اور پانی بھی لہذا پانی ان پر بند کر دیا جاے۔

تیسری گواہی طلحہ نے نماز سے رکوا دیا طلحہ سے عثمان کی گفتگو

فان عثمان لما منع الماء صعد علی القصر واستوی فی اعلاه ثم نادی این طلحه فاتاه فقال یا طلحة اما تعلم ان بئر رومه کانت لفلان الیهودی... فاشتریتها باربعین الفا...

جب عثمان پر پانی بند کر دیا گیا تو وہ کوٹھے پر چڑھے اور وہاں پہونچکے پکارا طلحہ کہاں ہیں (حضرت انھیں سے خطاب کرنا بتاتا ہے کہ انھیں نے پانی بند کرایا تھا) طلحہ آئے کہا کیوں طلحہ کیا تم نہیں جانتے کہ چاہ رومہ فلاں یہودی کا تھا اور میں نے اسکو چالیس ہزار

قال فهل تعلمان احدا يمنع
ان يشرب منها اليوم غيري لم
ذلك؟ وقال لانك غيرت
وبدلت۔
قال فهل تعلمان رسول الله
قال من اشترى هذا البيت و
زاده في المسجد فله
به الجنة فاشتريته بعشرين الفا
وادخلته في المسجد قال
طلحة نعم قال فهل تعلم
اليوم احدا يمنع فيه من
الصلوة غيري قال لا قال
لم قال لانك غيرت وبدلت الامة

خرید کیا۔ طلحہ نے کہا ہاں ٹھیک ہے۔ عثمان نے
کہا تو یہ بھی جانتے ہو کہ آج سوا میرے اسکے
پانی سے کوئی اور بھی روکا گیا ہے؟ آخر یہ
کیوں طلحہ نے کہا یہ اس لئے کہ تم نے تبدیل
و تغیر (شریعت میں) کیا۔
کہا طلحہ۔ تمھیں معلوم ہے کہ رسول نے کہا تھا
کہ جو اس گھر کو خرید کر مسجد میں ملا دے اسکے
لئے اسکے عوض میں جنت ہے اور اس پر
میں نے بیس ہزار کو مول لیا اور مسجد میں
شامل کر دیا۔ طلحہ نے کہا ہاں، جانتا ہوں
کہا تو پھر سوا میرے، اس میں نماز سے کوئی اور
بھی روکا جاتا ہے؟ آخر یہ کیوں۔ طلحہ نے
کہا اس لئے کہ تم نے تغیر و تبدل شریعت کیا

طلحہ اور عثمان میں ایک سخت گفتگو

فمر بنا عثمان فما لقي احد
من القوم الا لعنه غيري
فكان فيهم رجل من اهل
الكوفة . . . . فقال يا

(ابو سعید خدری راوی ہیں) کہ ہم لوگوں کی
طرف سے عثمان ہو کے گزرے تو سوا میرے
سب نے ان کو گالیاں دیں ان میں سے
ایک کوفی بھی تھا، عثمان نے کہا کیوں

کوفی المشتمنی فلما قدم المدینۃ کان یتھددہ قال فقیل لہ علیک بطلحۃ قال فانطلق معہ حتی دخل علی عثمان فقال عثمان واللہ لاجلدنہ مائۃ سوط قال طلحۃ واللہ لا تجلدنہ مائۃ سوطا الا ان یکون زانیا قال واللہ لاحرمنہ عطاءہ قال اللہ یرزقہ (عقد فرید ص ۱۹۲)

لے کوفی کو بھی مجھے گالیاں دیتا ہے۔ جب مد
آئے تو اس کوفی کو بہت ڈرایا دھمکایا۔
اس سے کہا گیا کہ طلحہ کو بھی ساتھ لے لو
دونوں طلحہ کے پاس آئے۔ عثمان سے کہا
خدا کی قسم میں اس کوفی کو سو کوڑے لگاؤنگا
طلحہ نے کہا جبتک وہ زناکار نہو تم اسے
سو کوڑے نہیں لگا سکتے عثمان نے کہا
میں اس کا وظیفہ بند کردونگا طلحہ نے کہا
خدا اس کا رازق ہے۔

عثمان پر لعنت کرنے کا سبق اور دن کو اصحاب نبی ہی نے دیا ہے طلحہ نے جو سخت گفتگو اسوقت عثمان سے کی اس سے "رحماء بینھم کا" مطلب اچھی طرح سمجھ میں آجاتا ہے کوفہ والے انکی طرفداری طلحہ اس لئے کرتے تھے کہ وہ لوگ طلحہ کے طرفدار تھے اور ظاہر ہے کہ اسوقت کوفہ کی آبادی سب کی سب سنی المذہب تھی جیسا کہ تاریخ شاہد ہے۔

جو بھی گواہی عثمان کی دینے کیلئے خود نہ گئے بلکہ بکراہیت اپنے بیٹوں کو بھیجا

وبعث الزبیر ابنہ علی کرہ وبعث طلحۃ ابنہ کذلک
عقد فرید ص ۱۸۶ رالامامہ ص ۳۳

طلحہ وزبیر نے عثمان کی مدد کے لئے اپنے بیٹوں کو بہت بیدلی سے بھیجا تھا (اتمام ن بچنا مقصود تھا یا ایسی یہی تھی)۔

پانچوین گواہی، طلحہ و زبیر پر لوگونکا الزام

واکثر الناس علی طلحة والزبیر وتهوهما بقتل عثمان فقال الناس لهما ایها الرجلان قد وقعتما فی امر عثمان فخلیا عن انفسکما
الامامة ص

لوگون نے بکثرت قتل عثمان کا الزام طلحہ و زبیر پر دھرنا شروع کیا اور ان سے کہا کہ چونکہ تم قتل عثمان مین شریک تھے لہذا اپنے کو خلافت کی طمع سے الگ رکھو۔

چھٹی گواہی، طلحہ و زبیر کا عثمان کو خطاوار ٹھہرانا اور خفیہ اقرار قتل

فقام طلحة فحمد الله ثم قال ایها الناس انا والله ما نقول الیوم الا ما قلناه امس ان عثمان خلط الذنب بالتوبة حتی کرهنا ولایته الخ

طلحہ کھڑے ہوئے اور بعد حمد خدا کہا کہ اے گروہ مردم جو ہم نے کل کہا تھا وہی آج بھی کہتے ہین کہ عثمان نے گناہ سے توبہ کو خلط ملط کر دیا یہانتک کہ ہمین انکی ولایت خلافت گوارا نہوئی۔

ثم قام الزبیر فحمد الله واثنی علیه ثم قال ایها الناس ان الله قد رضی لکم الشوری . . وقد تشاورنا فرضینا علیا فبایعوه واما قتل عثمان فانا

پھر زبیر کھڑے ہوے اور انھون نے بھی بعد حمد کہا کہ اے گروہ مردم خدا نے تمھارے لئے شوری کو اچھا سمجھا۔ چنانچہ ہم نے شوری کیا اور طے کر لیا کہ علی کی بیعت ہونی چاہئے لہذا اب انکی بیعت کرو رہگیا قتل عثمان تو ہمارا قول

نقول فيه ان امره الى الله وقد احدث احداثا والله وليه فيما كان
(الامامة ص٦٥)

اسکے بارے مین یہ ہے کہ خدا کے حوالہ اسکا معاملہ ہے انھون نے چند بدعتین ضرور کین اور خدا اسکا ولی اس بارے مین ہے۔

ساتوین گواہی طلحہ و زبیر کا اقرار جرم

هل اجتزأنا من علي قمنا لسعي امر عثمان حتى اثبتنا عليه الذنب وسببنا له القتل (الامامة ص٥٥)

یہ اوپر جزا ہمین علی سے ملی ہم تو معاملہ عثمان مین اٹھے یہانتک کہ انکا گناہ ان پر ثابت کرکے چھوڑا اور ہم انکے قتل کا سبب بھی ہوئے۔

آٹھوین گواہی زبیر و طلحہ نے نصرت عثمان نہ کی

وقال الزبير يمنعنا ايضا من ذلك تثاقلنا عن نصرة عثمان وخفتنا الى بيعة علي
(الامامة ص٦١)

ہمین یہ بات بھی روکتی ہے (جنگ جمل مین شرکت نہ کرنے سے) کہ ہم نے عثمانکی مدد نکی اور علی کی بیعت بعجلت پیش کی۔

نوین گواہی زیاد بن مضر وغیرہ کا خط جو خط طلحہ کا جواب تھا

ايريدون ان يخرجونا من الاسلام لبعد ان دخلنا فيه وبعد خلونا في الشرك

کیا وہ یہ چاہتے ہین کہ ہمین (جنگ جمل مین شریک کرکے) اسلام سے خارج کردین اور شرک مین داخل کرین انھون نے خود تو

بعد ان خرجنا منه قتلوا عثمان وبايعوا عليا لهم ما لهم وعليهم ما عليهم (الامامۃ ص۶۳)

عثمان کو قتل کیا اور علی کی بیعت کی ۔ (اب بھگتیں) انکا فائدہ و نقصان انکے ساتھ ہے ۔

دسویں گواہی منذر کا جواب طلحہ کو

وانما اوجب حق عثمان اليوم حقه امس وقد كان بين اظهركم فخذلتموه فمتى استنبطتم هذا العلم وبدا لكم هذا الراى (الامامۃ ص۶۳)

اے طلحہ جس حق سے عثمان کے لئے تم آج جنگ کرنے اٹھے ہو وہی حق انکا کل بھی تم پر تھا۔ کل جب عثمان تمہارے درمیان تھے تو تم نے انکی مدد نہ کی اور وہ قتل ہو گئے اب یہ (جنگ جمل) کی رائے کب سے قائم ہوئی اور اس علم کا تم نے کب سے استنباط کیا۔

گیارہویں گواہی عبداللہ بن خلف کی طلحہ و زبیر کا قاتل عثمان ہونا ناقابل انکار ہے

وقد كان منكما فى عثمان من التخليب والتاليب ما لا يدفعه جحود ولا ينفعكما فيه عذر واحسن الناس فيكما

اے طلحہ و زبیر! عثمان کے قتل کے لئے جو جو تدبیریں تم نے کیں اور جس جسطرح تم نے لوگوں کو ابھارا اس سے نہ انکار کیا جا سکتا ہے اور نہ کوئی عذر تمہارا قابل قبول ہے اور جس شخص نے تم سے الزام قتل عثمان

قولا من ان ال عنكما
القتل والزمكما الخذل
وقد بايع الناس عليا
بيعة عامة والناس
لاموكما عند انما تفوكان
(الامامة ص ۶۳

ہٹایا اور صرف عدم نصرت کا الزام دیا ہے تمھارے ساتھ بھلائی کی اور لوگون نے علی کی بیعت عامہ کرلی اور کل تمھین لوگ ملامت کر چکے ہین۔ ایسی صورت مین تمھارے پاس کیا جواب ہے؟۔

۱۲ بارھوین گواہی، طلحہ و زبیر کا اقرار قتل، جھوٹ کا ارادہ و عذر عبداللہ بن خلف کا جواب کہ "عذر گناہ بدتر از گناہ ہے"

فقال طلحة ننكر القتل
ونقر بالخذل ولا ينفع
الاقرار بالذنب الا
مع الندم عليه ولقد
ندمنا على ما كان منا

(ابس مین جنگ کا مشورہ کرتے ہوے طلحہ نے کہا) کہ عثمان کے قتل کا ہم انکار کرینگے (اگر لوگ پوچھینگے) اور عدم نصرت کا اقرار کرینگے اور اقرار گناہ بغیر ندامت مفید نہین اور یقیناً ہم اپنے کیئے پر نادم ہین۔

وقال الزبير بايعنا عليا والسيف
على اعناقنا حيث تواثب الناس
بالبيعة اليه دون مشورتنا
ولم نصب لعثمان خطاء فتجب
الدية علينا ولا عمدا فيجب علينا القصاص

زبیر نے کہا کہ ہم نے علی کی بیعت تلوار کے ڈر سے کی کیونکہ تلوارین ہماری گردنون پر تھین جبکہ لوگ انکی بیعت کے لئے ٹوٹے پڑتے تھے وہ بیعت جو بغیر ہمارے مشورے کی ہوئی (صریحی جھوٹ) ہم نے نہ عثمان کو عمداً قتل کیا

فقال عبد اللہ بن خلف عذری کما اشد من ذنبکما	کہ قصاص ہم پر واجب ہو نہ سہواً "خطاءً" کہ دیت واجب ہو"۔ یہ سنکر عبد اللہ بن خلف نے کہا کہ تمھارا عذر، گناہ تمھارے گناہ سے بھی بدتر ہے"۔
(الامامۃ ص ۶۳)	

تیرھوین گواہی، مغیرہ بن شعبہ صحابی رسول کی "قاتلان عثمان طلحہ و زبیر ہین"

واقبل علیہم سعید بن العاص علی نجیب لہ ... ومعہ مغیرہ بن شعبہ ... فقال لہا این تریدین یا ام المومنین قالت ارید البصرۃ قال وما تصنعین بالبصرۃ قال اطلب بدم عثمان قال فہولاء قتلۃ عثمان معک ثم اقبل علی مروان فقال لہ وانت این ترید ایضا قال البصرۃ قال وما تصنع بہا قال اطلب قتلۃ عثمان قال فہولاء قتلۃ عثمان معک ان ہذین الرجلین قتلا عثمان طلحۃ والزبیر	(جنگ جمل مین جاتے ہوے) سعید بن عاص اپنے ناقہ پر سوار ان لوگون کے پاس آئے مغیرہ بن شعبہ بھی ساتھ تھے۔ ام المومنین سے کہا، کہو کہان جاتی ہو؟ کہا بصرہ جاتی ہون،، پوچھا کیون؟ کہا خون عثمان کا انتقام لینے، مغیرہ نے کہا تو یہ عثمان کے قاتل (طلحہ و زبیر) تو تمھارے ساتھ ہی ہین (انتقام لو) پھر مغیرہ مروان سے مخاطب ہوا اور کہا تم کہان جاتے ہو؟ کہا بصرہ، کہا بصرہ مین کیا کروگے کہا قاتلین عثمان کی طلب مین،، کہا تو یہ قاتلین عثمان تو تمھارے ساتھ ہی ہین۔ ان دونون آدمیون (طلحہ و زبیر) نے عثمان کو قتل کیا اور یہ دونون خلافت خود چاہتے تھے جب

وهما يوبدان الا مولا نفسهما فلما غلبا عليه قال نغسل الدم بالدم والحوبة بالتوبة

مغلوب ہو گئے (علی کی بیعت ہو گئی) تو انھون نے کہا خون کو خون سے دھوئینگے اور گناہ کو توبہ سے دفع کرینگے ۔

الامامۃ ص۶۵

چودھویں[14] گواہی ابوالاسود دؤلی صحابی رسول کی

فتکلم ابو الاسود الدؤلی و قال یا ابا محمد (طلحہ) انکم قتلتم عثمان غیر موامرین لنا فی قتله وبایعتم علیا غیر موامرین لنا فی بیعته فلم نغضب لعثمان اذ قتل ولم تغضب لعلی اذ بویع ثم بدا لکم فاردتم خلع علی

ابوالاسود دؤلی نے کہا کہ اے طلحہ تم نے عثمان کو قتل کیا اور علی کی بیعت کی ان دونون امرون مین کوئی مشورہ تم نے ہم سے نہ کیا تھا لہذا ہم قتل عثمان پر غضبناک ہوئے اور نہ بیعت علی پر۔ پھر تمھین یہ سوجھی کہ بعد بیعت علی، علی کے معزول کرنے کا ارادہ تم نے کر لیا ۔

پندرھویں[15] گواہی عمران بن حصین صحابی رسول کی

ثم تکلم عمران فقال یا طلحہ انکم قتلتم عثمان ولم نغضب له اثم بایعتم علیا وبایعنا من بایعتم . . . .

فقال طلحہ یا هذان ان صاحبکما

پھر عمران بن حصین نے کہا "اے طلحہ تم نے عثمان کو قتل کیا اور ہم اس کے لئے غضبناک نہوے پھر تمنے علی کی بیعت کی، اور ہم نے بھی انکی بیعت کی، جسکی بیعت تم نے کی"۔

طلحہ نے کہا ہاں یہ سچ ہے) مگر علی اپنے

لا يرى ان معه في هذا الامر غيره وليس على هذا بايعنا وايم الله ليسفكن دمه فقال ابو الاسود يا عمران اما هذا فقد صرح انه انما غضب للملك (الامامة ص٦٦)

حکومت مین کسی کو شریک کرنا نہین چاہتے، تو ہم نے اس امر پر تو بیعت کی نہ تھی، اور خدا کی قسم اُن کا خون بہایا جائے گا، یہ سُنکر ابو الاسود نے عمران سے کہا !! لو ظاہر ہو گیا اور طلحہ نے صاف صاف بتا دیا کہ انکو خلافت، نہ ملنے کا غصہ ہے !!

سولھوین گواہی: طلحہ و زبیر اس امر مین ایک روح دو قالب تھے

ثم اتيا الزبير فقال يا ابا عبد الله انا اتينا طلحة قال الزبير ان طلحة واياي كروح في جسدين وانه والله يا هذان قد كانت منا في عثمان فلتات احتجنا فيها الى المعاذير (الامامة ص٦٧)

پھر ابو الاسود اور عمران زبیر کے پاس گئے اور کہا کہ ہم طلحہ کے پاس گئے تھے، زبیر نے کہا ہم اور طلحہ تو ایک روح دو قالب ہین !! اور سنا خدا کی قسم ہم سے عثمان کے بارے مین کچھ لغزشین بجلت ہوئین جنسے، ہم نے عذر و معذرت کی آڑ ڈھونڈھی۔

سترھوین گواہی امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام کی

طلحہ و زبیر و عائشہ قاتلان عثمان ہین

وكان هذان الرجلان طلحة والزبير

یہ دونون طلحہ و زبیر قتل عثمان مین انکی

همافيه اللجهة والوجيف وكان من عائشة فيه قول على غضب فاتيح له قوم فقتلوه (نہج البلاغہ خط اول)

تیز رفتاری بھی دھیمی چال تھی اور عائشہ کا بھی غضبناک قول انکے قتل کے بارے مین تھا لہذا ایک قوم مقرر ہوئی اور اس نے انکو قتل کردیا۔

الامامۃ ص ۶۹

۱۸ اٹھارھوین گواہی عمار بن یاسر صحابی رسول کی

وان طلحة والزبير كانا اول من طعن وآخر من امر وكانا اول من بايع عليا

طلحہ و زبیر نے سب سے پہلے عثمان پر طعن توڑی اور سب کے بعد امر قتل کیا اور سب سے پہلے علی کی بیعت کی

(الامامۃ ص ۶۹

۱۹ انیسوین گواہی طلحہ کا خط جو اہل بصرہ کو قتل عثمان کیلئے لکھا تھا

اتاهم رجل من اشراف البصرة بكتاب كان كتبه طلحة في التاليب على قتل عثمان فقال لطلحة هل تعرف هذا الكتاب قال نعم قال فما ردك على ما كنت عليه وكنت امس تكتب الينا تولبنا على قتل عثمان وانت اليوم تدعونا الى الطلب بدمه منہ الامامۃ والسیاسۃ

(جنگ جمل والون کے پاس) بصرہ کا ایک شریف آدمی وہ خط لیکے آیا جو طلحہ نے قتل عثمان کیلئے پوشیدہ طور سے بھیجا تھا اس نے طلحہ سے پوچھا کیون اس خط کو پہچانتے ہو؟ طلحہ نے کہا ہاں، کہا تو کل تک جس رائے پر تھے آج اس سے کیون پلٹ گئے کل تو تم ہمین خط لکھ کر قتل عثمان پر ابھارتے تھے اور آج تمہین ان کے خون کا بدلہ لینے کے لئے اٹھے ہو۔

۳۰ بیسوین گواہی خدا کی اس بات پر کہ عثمان کے قاتل طلحہ تھے

فلما رأى طلحة ذلك رفع يديه الى السماء وقال اللهم ان كنا قد داهنا في امر عثمان وظلمناه فخذ له اليوم منا حتى ترضى قال فما مضى كلامه حتى ضربه مروان بسهم اتى منها على نفسه فخر

(روز جمل جب طلحہ نے شکست دیکھی) تو ہاتھ اٹھا کے کہا پروردگار اگر ہم نے عثمان پر ظلم کیا ہو اور انکے خلاف کوشان رہے ہون تو اسکا بدلہ آج لیلے ابھی یہ دعا ختم بھی نہونے پائی تھی کہ مروان کا تیر ٹھیک نشانہ پر بیٹھا اور طلحہ گر کے ڈھیر ہو گئے۔

(الملة ص۔ کامل ص۹۲ بعبارت مختلف اصابہ ص۲۱ ج۲)

۳۱ اکیسوین گواہی طلحہ کی سرگوشی اور عثمان کی بد دعا و دشمنی طلحہ پر عثمان کی گواہی

اذ مر طلحة بن عبيد الله فوقف فقال ابن عديس فقيل هاهو ذا قال فجاءه ابن عديس فناجاه بشئ ثم رجع ابن عديس فقال لاصحابه لا تتركوا احدا يدخل على هذا الرجل ولا يخرج من عنده قال فقال لي عثمان هذا امر به

(حصار عثمان کے وقت) طلحہ اتفاقاً ادہر سے گزرے اور انھون نے ٹھہر کے پوچھا ابن عدیس کہان ہین لوگون نے کہا یہ کیا ہین چنانچہ ابن عدیس طلحہ کے پاس آئے اور آپس مین کچھ سرگوشیان ہوئین اسکے بعد ابن عدیس نے اپنے ساتھیون سے کہا کہ دیکھو عثمان کے پاس کسی کو نہ جانے دینا اور نہ انکے پاس سے کسیکو باہر نکلنے دینا۔ (راوی کہتا ہے کہ عثمان ان واقعات کو لب بام سے دیکھ رہے تھے) مجھسے انہون نے

طلحة بن عبيد الله ثم قال
عثمان اللهم اكفنى طلحة
بن عبيد الله فانه
حمل على هؤلاء والبهم ... انه
انتهك منى مالا يحل له۔ کامل ص۷۸ و
طبری جلد۲ ص۱۲۲ ابن ابی الحدید جلد۲ ص۹۶

کہا دیکھو ابن عدیس جو کہتا ہے یہ طلحہ کا دیا ہوا
حکم ہے اسکے بعد عثمان نے کہا خدایا مجھے طلحہ
کے شر سے محفوظ رکھ کیونکہ اس نے ان لوگوں کو
جمع کیا اور میرے قتل پر ابھارا، اس نے
میری ہتک حرمت اسطرح کی جو اسے زیبا نہ تھا۔

بائیسویں گواہی قاتلین عثمان سے طلحہ کی سانٹھ گانٹھ (۲۲)

خرج سودان بن حمران
فاسمعه يقول اين طلحة بن
عبيد الله قد قتلنا ابن عفان
طبری ص۱۳۳

(بعد قتل عثمان) سودان بن حمران گھر سے
نکلے اور یہ کہتے ہوئے "اے بھائی طلحہ
کہاں ہیں ؟ ہم نے عثمان کو قتل کر ڈالا۔
(یعنی طلحہ کی آرزو پوری ہوگئی)۔

اگر اس قتل میں طلحہ کی ذات شریک نہ ہوتی تو سودان بن حمران اس خوشخبری کے لئے کبھی طلحہ کو نہ ڈھونڈھتا یا اگر ان کو عثمان کا مددگار سمجھتا تو کبھی ان کے سامنے اقرار جرم نہ کرتا۔

تئیسویں گواہی زبیر کا بھی چپکے سے کھسک جانا (۲۳)

وكان الزبير قد خرج من
المدينة فاقام على طريق مكة
لئلا يشهد مقتله۔ طبری ص۱۳۱

حصار عثمان کے وقت زبیر مدینہ سے کھسک گئے
تھے اور مکہ کے راہ میں (کسی خبر کے منتظر) مقیم تھے
کیوں چلے گئے؟ صرف اس لئے کہ موقع واردات پر موجود نہ ہوں

چوبیسوین (۲۴) گواہی طلحہ کا نصرت عثمان سے انکار

قال علی لطلحۃ انشدک اللہ الا رددت الناس عن عثمان قال لا واللہ

امیر المومنین نے طلحہ سے کہا تمہین خدا کی قسم عثمان سے ان لوگون کو جو انکے قتل کے لئے آئے ہین پلٹا دو طلحہ نے کہا خدا کی قسم کبھی نہین

طبری جلد ۳ ص ۱۳۹ ابن الحدید ص ۹۷ جلد ۲ کامل ص ۴

اگر یہ بلا طلحہ کی لائی ہوئی نہ ہوتی تو امیر المومنین طلحہ سے لوگون کے پلٹانے اور عثمان کی مدد کو ہرگز نہ کہتے۔

پچیسوین (۲۵) گواہی زبیر کی

لما حصروا عثمان ومنعوہ الماء قال الزبیر وحیل بینہم وبین ما یشتہون کما فعل باشیاعہم من قبل

عقد فرید ص ۱۸۹

جب عثمان کا محاصرہ ہو گیا اور ان پر پانی بند کر دیا گیا تو زبیر نے یہ آیت تلاوت کی انکے اور انکے مرغوب چیزون کے درمیان حائل اور مانع اگیا جیسا کہ اسکے قبل انکے ساتھیو ساتھ ہوا

چھبیسوین (۲۶) گواہی طلحہ و زبیر کی اسپیچ اور لوگون کا انکے قاتل ہونیکی شہادت دینا

فقام طلحۃ والزبیر خطیبین فقالا یا اہل البصرۃ توبۃ انما اردنا ان یستعتب امیر المومنین عثمان ولم نرد قتلہ...

طلحہ و زبیر تقریر کرنے کے لئے کھڑے ہو گئے اور کہا کہ اے اہل بصرہ یہ توبہ یعنی جنگ اس گناہ کے عوض مین ہے یعنی قتل عثمان ہم نے تو امیر المومنین عثمان کا ستانا چاہا تھا

فقال الناس لطلحة یا ابا محمد قد کان کتبک تاتینا بغیر هذا
طبری ص ۱۷۹

نہ قتل کرنا - لوگون نے یہ سُنکے کہا مگر تمھارے خطوط جو ہمین ملے وہ تو اسکے خلاف کی شہادت دیتے ہین - یعنے تم نے قتل ہی چاہا تھا -

ستائیسوین گواہی لوگون کا طلحہ و زبیر کو قاتل جاننا

فاخترتم عثمان وبایعتموه عن غیر مشورة منا ثم انکرتم من ذلک الرجل شیئا فقتلتموه عن غیر مشورة منا ثم بایعتم علیاً عن غیر مشورة منا فما الذی نقمتم علیه
طبری ص ۱۷۹

(لوگون نے کہا) تم نے عثمان کو اختیار کیا اور انکی بیعت بغیر ہمارے مشورہ کے کی، پھر تم کو عثمان کی کچھ باتین ناگوار ہوئین اور بغیر ہمارے مشورہ کے تم نے انکو قتل کر ڈالا پھر تم نے علیؑ کی بیعت کر لی اسمین بھی ہمسے کوئی مشورہ نہین لیا - پھر آخر یہ جنگ جمل کاہیکا انتقام ہے ؟

فقام طلحة فکلم عثمان بکلام شدید
(عقد فرید) ص ۱۳۵

ابتداے امر مین جب عثمان پر الزام قائم کئے گئے تھے، طلحہ کھڑے ہوے اور انھون نے عثمان سے سخت کلامی کی -

اٹھائیسوین گواہی جذبۂ قتل علی علیہ السلام

جس ہواے امارت نے طلحہ و زبیر کو قتل عثمان پر آمادہ کر دیا اور جس آرزوے ریاست نے نکث بیعت علی کرا دیا اور جس تمنا نے اہل بصرہ سے طلحہ و زبیر کی بیعت کرائی، وہی

کہا گر تھا جذبہ قتل امیرالمومنین کیلئے بھی کارگر تھا کیونکہ عثمان کی زندگی پہلے، اور علیؑ کی
کی شہادت زندگی اب، ان دونون کے خلیفہ ہونے مین مانع تھی۔ چنانچہ اس جذبہ کا اظہار
تھا۔ یون کیا گیا۔

قال لما بایع اهل البصرة الزبیر
وطلحة قال الزبیر الا الف
فارس اسیر بهم الی علی فاما
بیته واما صبحته لعلی اقتله
قبل ان یصل الینا طبری ص۱۸۳ کامل ص۸۹

جب اہل بصرہ نے زبیر و طلحہ کی بیعت کی
تو زبیر نے کہا کہ ایک ہزار سوار ایسے ہونے
چاہئیں جنکو لیکے ہم علی کی طرف جائیں تاکہ
انکے یہان آنے سے پہلے ہم انکو صبح ہوتے
ہوتے قتل کردین یا راتون رات۔

انتیسوین گواہی خود طلحہ کا اقرار جرم

كان منى فى عثمان شئى ليس
توبتى الا ان يسفك
دمى فى طلب دمه
طبری ص۱۸۳، کامل ص۸۹

ہم سے عثمان کے معاملہ مین لغزش ہوگئی ہے
(گناہ) ہوگیا ہے جسکی توبہ بجز اسکے کچھ
نہین کہ انتقام خون عثمان مین میرا خون
بھی بہ جائے۔

تیسوین گواہی عائشہ کا اقرار اپنے لئے اور طلحہ و زبیر کیلئے

وتعجبوا فاذا هم يزعمون
للناس انهم انما خرجوا
غضبا لعثمان وتوبة مما

لوگون نے اس امر پر بڑا تعجب کیا کہ عثمان کے
قتل کرنیوالے اس بات کا اظہار کرتے ہین کہ وہ
عثمان کے انتقام کیلئے نکلے ہین اور عدم نصرت
عثمان کی گناہ کی توبہ بھی ہے، اور ام المومنین

صنعوا من خذلانه وان
ام المومنين تقول غضبنا
لکم علی عثمان فی ثلاث طبری ۱۹۳

بھی کہا کرتی تھیں کہ میں تو تم لوگوں کے
تین باتوں پر عثمان سے ناراض، اور
غضبناک ہوئی ۔ (پھر اب یہ جنگ کیسی)

اکتیسویں گواہی، سعید بن عاص کے نزدیک بھی قاتلین عثمان بی بی عائشہ طلحہ اور زبیر تھے"

لقی سعید بن العاص مروان
بن الحکم واصحابہ بھا فقال
این تذھبون وتترکون ثار
کم علی اعجاز الابل وراءکم
یعنی عائشہ وطلحۃ والزبیر
اقتلوھم ثم ارجعوا الی
منازلکم فقالوا السیر فلعلنا نقتل
قتلۃ عثمان جمیعا۔ کامل ۱۸؁ طبری ۱۷۸

سعید بن عاص مروان اور انکے ساتھیوں
سے راہ (جنگ جمل) میں ملا اور پوچھا کہ
کہاں بڑھے جاتے ہو اور اپنے انتقام
اپنے پیچھے اونٹوں پر چھوڑے جاتے ہو یعنی
عائشہ طلحہ اور زبیر۔ ارے" انکو قتل کرو
اپنے گھروں کو پلٹ جاؤ" (یہی قاتلین عثمان
ہیں) ان لوگوں نے کہا آگے بڑھتے ہیں تاکہ
شاید سب قاتل ملجائیں اور سبکو ہم قتل کر سکیں

بتیسویں گواہی مروان کی عملی شہادت کہ قاتل عثمان طلحہ و زبیر تھے

جب جنگ جمل میں امیر المومنین نے زبیر اور طلحہ کو رسول کی حدیث اللھم وال
من والاہ وعاد من عاداہ اور ستقاتلہ وانت لہ ظالم

کے اے زبیر تم علی سے لڑو گے درانحالیکہ تم ظالم ہو گے) یاد دلائی اور زبیر فوج عائشہ سے اور نکل کے چلے گئے تو مروان نے سوچا کہیں طلحہ بھی نہ چلا جائے لہذا اسے قتل کر دو ۔ چنانچہ مسعودی نے مروج کے صہ ۹ جلد ۲ پر یہ عبارت لکھی ہے ۔

فقال مروان بن الحکم رجع الزبیر و یرجع طلحۃ ما ابالی رمیت ههنا ام ههنا فرماہ فی الاکحلہ فقتلہ ... وقد جرحہ فی جبہتہ عبد الملک و رماہ فی الاکحلہ مروان وقد وقع صریعا یجود بنفسہ ۔	مروان بن حکم نے کہا کہ لو زبیر تو چلدے اب کہیں یہ (دوسرا قاتل) طلحہ بھی کھسک جائے ، یہ کہکے اس نے کہا کچھ پروا نہیں کہ یہاں پڑے یا وہاں اور تیر نکال کے رگ ہفت اندام پر مارا اور بعضوں نے کہا نہیں طلحہ کے پیشانی پر تیر پڑا اور عبدالملک مروان کے بیٹے نے مارا اور رگ ہفت اندام پر طلحہ نے مارا گویا باپ بیٹوں نے ملکے طلحہ کو مارا ، فوراً طلحہ مر کے گر پڑے ۔

مروان کو اس بات پر یقین تھا کہ طلحہ و زبیر قاتل عثمان ہیں اور مروان دونوں کی تاک میں تھا جب اس نے دیکھا کہ زبیر نکل گئے تو اس ڈر سے کہ کہیں طلحہ بھی نہ چلے جائیں اس نے اور اسکے بیٹے عبدالملک نے طلحہ کا کام تمام کر دیا ورنہ ایک ہی فوج کی یہ دو فردیں تھیں اور ان میں کوئی ظاہری نزاع بھی نہ تھی قتل طلحہ کا باعث سوا قتل عثمان کے اور کیا ہو سکتا ہے ۔؟

۳۳ تینتیسوین گواہی

رماہ مروان بن الحکم بسہم فقتلہ فقال لا اطلب بثاری بعد الیوم وذلک ان طلحۃ فیما زعموا کان ممن حاصر عثمان واشتد علیہ ولا یختلف العلماء الثقات فی ان مروان قتل طلحۃ۔

مروان بن حکم نے طلحہ کو تیر سے قتل کر دیا اور کہا بس آج سے عثمان کے خون کا انتقام نہ لونگا یہ اسلئے اس نے کہا کہ لوگوں کا گمان تھا کہ محاصرہ عثمان میں طلحہ شریک تھے اور عثمان کے سخت دشمن تھے۔ علمائے ثقات کا اس پر اتفاق ہے کہ طلحہ کو مروان ہی نے قتل کیا۔

یومئذ اصابہ صفحہ ۲۲۲ جلد ۲

۳۴ چونتیسوین گواہی

رمی مروان طلحۃ یوم جمل بسہم ثم التفت الی ابان بن عثمان فقال قد کفیناک بعض قتلۃ ابیک

مروان نے طلحہ کو روز جمل تیر سے مارا پھر عثمان کے بیٹے ابان کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ تیرے باپ کے بعض قاتلوں سے تو مین نے انتقام لے لیا۔

خمیس جلد ۲ صفحہ ۳۰۳ (ازالۃ صفحہ ۹) اصابہ صفحہ ۲۲۳

اس روایت تیر فگنی کو صاحب اصابہ نے چند رواۃ کے زبانی متعدد مقامات پر لکھا اور طلحہ کے قاتل ہونے کا ثبوت بدرجہ اتم دیا ہے کیا اسکے بعد بھی یہ مطلب پردۂ شک مین رہ سکتا ہے۔؟

۳۵ پینتیسویں گواہی ابن علقمہ بن صفوان کی

واستعمل عبد الملك بن مروان نافع بن علقمه على مكة فخطب ذات يوم وابان بن عثمان قاعد عند اصل المنبر فنال من طلحة والزبير فلما نزل قال لابان ارضيتك من المدهنين؟

عبد الملک ابن مروان نے نافع بن علقمہ کو مکہ کا والی مقرر کیا اس نے ایک روز بر ممبر خطبہ پڑھا اور ابان بن عثمان ممبر کے نیچے بیٹھے ہوئے تھے چنانچہ اس نے طلحہ و زبیر کو خوب گالیان دین اور زبان سے پوچھا کہ آپ خوش ہوئے؟ ان منافقین کے بارے مین

عقد فرید ص۱۹۱

۳۶ چھتیسویں گواہی مالک اشتر صحابی رسول کی

فان زعما انهما يطلبان بدم عثمان فليقيدا من انفسهما فانهما اول من البّ و اغرى الناس بدمه

ابن ابی الحدید ص۵ جلد اول

اگر یہ دونون اس خیال مین ہین کہ طلب خون عثمان کرتے ہین تو انھین انتقام اپنی ذاتون سے لینا چاہیے کیونکہ سب سے پہلے انھون نے لوگون کو عثمان کے خون بہانے پر ابھارا اور برانگیختہ کیا۔

۳۷ سینتیسویں گواہی امیر المومنین ع کی بد دعا

اللهم ان طلحة نكث بيعتى والب على عثمان حتى قتله

پروردگارا! طلحہ نے میری بیعت توڑ دی اور عثمان پر لوگون کو بھڑکا کے چڑھائی کی

ثم عضهني به ورماني
اللهم فلا تمهله . .
. . . . .
ولقد كان معاويه كتب
اليهما كتابا من الشام
يخدعهما فيه فكتماه عني
وخرجا يوهمان الطغام
انهما يطلبان بدم عثمان
. . وان دم عثمان لمعصوب
بهما ومطلوب منهما ابن ابی الحدید ص۵۸
جلد اول طبع طہران

یہانتک کہ انکو قتل کر دیا پھر اسکا الزام میرے
سر تھوپا۔ پروردگار طلحہ کو تو مہلت نہ دے
وہی ہوا کہ اپنی فوج . . کے ہاتھوں ختم ہوگئے
(امیر المومنین فرماتے ہین) معاویہ نے طلحہ
و زبیر کو شام سے ایک پوشیدہ خط بھیجا جسمین
ان دونون کو فریب دیا گیا انھوں نے اس واقعہ
کو تو مجھسے پوشیدہ رکھا اور لوگون کو یہ دھوکا
دیا کہ حج کو جارہے ہین، مدینہ سے چل کھڑے
ہوئے۔ اور عثمان کا خون ان سے وابستہ
ہے اور انھین دونون سے طلب کیا جائے گا

اڑتیسوین گواہی ابن عوف کی

عن ابن سيرين قال لم يكن احد من
اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم
اشد على عثمان من طلحة عقد فرید ص۱۶۹

ابن سیرین کہتے ہین کہ اصحاب نبی مین طلحہ
سے زیادہ عثمان کا کوئی دشمن نہ تھا۔

انتالیسوین گواہی

وكان يرى انه اعان على قتل
عثمان فقال عليك كن او كذا
يحمل بعض اصحاب رسول الله

طلحہ کے متعلق یہ خیال تھا کہ انھون نے
قتل عثمان پر اعانت کی سمجھانے والے نے
سمجھایا کہ تم پر عثمان کے فلان فلان احسان ہین

.... فقال طلحة لو دفع مروان لم يقتل۔
خمیس جلد ۲ ص ۲۹۳

اور عثمان صحابی رسول ہیں"۔ مگر طلحہ نے ایک نہ مانی۔ اور کہا کہ اگر مروان بن حکم کو قاتلین کے سپرد کر دیتے تو کیوں قتل کیے جاتے

چالیسویں گواہی محمد فرزند ارجمند طلحہ کی

واقبل غلام من جهينة الى محمد بن طلحة فقال حدثني عن قتلة عثمان قال نعم دم عثمان على ثلاث اثلاث ثلث على صاحبة الهودج وثلث على صاحب الجمل الاحمر وثلث على علي بن ابيطالب فضحك الجهني ولحق بعلي بن ابيطالب وبلغ طلحة قول ابنه محمد وكان محمد من عباد الناس فقال له يا محمد أتزعم عنا قولك انى قاتل عثمان كن لمثل ليشهد على ابيك كن كعبد الله بن الزبير فوالله ما انت بخير منه ولا ابوك بدون ابيه كف عن قولك والا فارجع ... فقال محمد ما قلت الا حقا ولن ارجع عنه (الامامة ص ۳۰)

محمد بن طلحہ کے پاس جہینہ کا ایک غلام آیا اور اس سے کہا کہ قتل عثمان کی روداد تو بیان کرو، کہا سنو عثمان کا خون تین حصوں پر تقسیم ہے ایک حصہ تو عائشہ کے کاندھے پر اور ایک طلحہ کے سر پر اور ایک حصہ علی کے اوپر ہے یہ سنکر جہنی ہنسا اور علی سے ملگیا۔ بیٹے کی یہ بات جب طلحہ نے سنی اور محمد بن طلحہ بڑے عابد و زاہد تھے، تو کہا کیوں بیٹا تم کہتے ہو کہ میں عثمان کا قاتل ہوں، ارے یوں اپنے باپ پر گواہی دو گے عبداللہ بن زبیر کی طرح کیوں نہوے، بخدا تم ان سے بہتر نہیں اور نہ طلحہ زبیر سے بہتر ہے، اپنی بات واپس لو" بیٹے نے کہا میں نے جو کچھ کہا سچ کہا اپنے قول سے نہ پھرونگا۔

طلحہ کی تمنائے امارت اور محسن کشی

زبیر ہوں یا طلحہ انکی دولت وحشمت کم نہ تھی بلکہ یہ لوگ شاہی کیا کرتے تھے مگر پھر بھی انکو امارت کی آرزو چین سے نہیں بیٹھنے دیتی تھی۔

زبیر کی روزانہ آمدنی کا حال تو نہیں معلوم ہو سکا مگر اتنا کہ انکی املاک بعد موت چالیس لاکھ کو بکی اور سو غلام انکے تھے جو خراج ادا کیا کرتے تھے۔ رہگئے طلحہ انکی یومیہ آمدنی ایک ہزار تھی آپنے مرنے کے بعد دو لاکھ اشرفیاں اور کئی لاکھ درہم چھوڑے آپکی غیر منقولہ جائداد بھی کروروں کی تھی۔ ابن جوزی نے لکھا ہے کہ آپنے مرنے کے بعد اتنا سونا چھوڑا جو تین سو اونٹوں پر بار کیا جاسکتا تھا اس دولت و حشمت کے، باوجود پھر بھی امارت کی ہوس نے آخر آپ کی جان لی اور آپ اپنے ہی فوج کے ہاتھوں ۳۶ھ ہجری میں اپنے مقر خاص کی طرف راہی ہوئے اور مروان نے گواہی دی کہ طلحہ قاتل عثمان تھے۔

عینی شہادت

قال قیس بن ابی حزم رایت مروان حین رمی طلحہ یوم الجمل لیسھم فوقع فی رکبتہ فما زال لیسبح حتی مات	قیس بن ابی حزم کہتے ہیں کہ جمل میں مروان کو دیکھا جب اس نے طلحہ کو تیر مارا وہ انکے گھٹنے پر پڑا یہانتک کہ وہ مر گئے۔
وقال مروان ھذا اعان علی قتل عثمان ولا اطلبہ فاہی	مروان نے کہا کہ طلحہ نے قتل عثمان میں مدد دی اور اب آج سے میں انتقام عثمان کسی سے نہ لونگا قاتل مل گیا
	طلحہ کو حضرت عمر اپنے بعد خلافت کے لئے

بعد الیوم و کان طلحۃ ممن عینہ عمر للخلافۃ من بعدہ تاریخ خمیس جلد ۲ صفحہ ۳۱۱

معین کر گئے تھے خیر ایسا یہ کیا ہوگا ظاہراً تو شوریٰ مقرر کر گئے تھے۔

لیجئے اب تو یقینی حیثیت سے ثابت ہو گیا کہ طلحہؓ قاتل عثمان تھے اور ایسے قاتل کہ مروان کے دل میں انکے قتل کے بعد ٹھنڈک پڑ گئی، اور آپ کو حضرت عمرؓ نے اپنے بعد خلافت دینی چاہی تھی بلکہ معین کر دیا تھا لطف یہ کہ ادھر تو طلحہ کو معین کر گئے اور ادھر شوریٰ مقرر کر کے عثمان کی تعیین کی اس کے معنے یہ تھے کہ ان میں سے ایک قتل ہوگا اور ایک خلافت کریگا کیونکہ ”دو شاہے در اقلیمے نگنجند“ کا مقولہ بھی بتاتا ہے اور اگر بن آئی تو دونوں انشاءاللہ قتل ہو جائینگے۔

اب ظاہر ہوا کہ یہ تمام مفسدے اور یہ دونوں قتل حضرت عمرؓ کے اسکیم کے ماتحت تھے اور یوں گویا الکتاب باللتواب حضرت عمرؓ بھی اس قتل میں شریک ہوئے۔

یہ خیال تو ہو ہی نہیں سکتا کہ صحابہ کے قتل کو خصوصاً عشرۂ مبشرہ کے قتل کو حضرت عمرؓ جائز نہ سمجھینگے کیونکہ تاریخیں بغیر استثنا بتاتی ہیں کہ آپ نے شوریٰ کے وقت اختلاف کرنے والونکی قتل کا حکم نافذ کر دیا تھا اور اس میں یہ تمام ہستیاں شریک تھیں طلحہ، زبیر، عثمان، عبدالرحمن بن عوف، سعد بن ابی وقاص، اور علی بن ابی طالب علیہ السلام وغیرہ وغیرہ۔ اپنی سیاست کے اعتبار سے گو حضرت عمرؓ نے اپنے بیٹے عبداللہ بن عمرؓ کو نہیں مقرر کیا مگر اسکیم وہ بنائی تھی کہ وہ بعد میں خلیفہ مقرر ہو جائیں چنانچہ وہ مخصوص عمال آپکے جو صحابی تھے وہ اس بات میں کوشاں تھے اور شوریٰ کی ایک فرد کا ہاتھ بھی اس میں تھا یعنی سعد بن ابی وقاص اور ابو موسیٰ اشعری قتل عثمان کے بعد کوشش ہوئی مگر عبداللہ بن عمرؓ نے

خود ا... کر دیا اسکے بعد جنگ صفین مین ابو موسیٰ نے پھر کوشش کی کہ عبد اللہ بن عمر کی بیعت کی جائے مگر معاویہ کی وجہ سے ناکامیاب رہے۔

طلحہ و زبیر نے بھی لوگون کو دھوکا دینے کے لئے اور اس لئے کہ خلافت امیر المومنین تک نہ جائے عبد اللہ بن عمر کے لئے رائے کی تھی مگر ہوس امارت خود اتنی تھی کہ کامیابی نہیں ہوسکتی تھی کیونکہ خود دل مخالف تھا قال طلحۃ للزبیر انہ لیس شیئ انفع ولا ابلغ فی استمالۃ اھواء الناس من ان نشخص لعبد اللہ بن عمر (الامامہ ص۷۱)

طلحہ نے زبیر سے کہا کہ اسوقت جبکہ عثمان قتل ہوچکے ہین اور پارٹیان ہوگئی ہین اس سے بہتر لوگون کو مائل کرنے کیلئے اور انکے دلون کو موڑنے کے لئے کوئی رائے نہین کہ عبد اللہ بن عمر کو خلیفہ بنا دیا جائے) ان دونون نے یہ تجویز اسلئے پیش کی تھی کہ اگر ایسا ہوا تو طلحہ لوگونکی نگاہون مین حضرت عمر کی طرح بے لوث نظر آئینگے اور امیر المومنین کو چونکہ عبد اللہ بن عمر دشمن رکھتے تھے لہذا انکی ان بن علی کو چین سے نہ بیٹھنے دیگی، چنانچہ عبد اللہ بن عمر کا یہ مقولہ تھا کہ انی اضمرت واظھرت عداوۃ علی مین نے علی کی عداوت ظاہر بھی کی اور پوشیدہ بھی رکھی (الامامۃ ص۵۵)

عبد اللہ بن عمر کی بیعت ہوجاتی اور حضرت عمر کی چھپی ہوئی اسکیم کا ظہور ہوتا مگر وہ تو کہئے کہ علی کی تیغ سے عبد اللہ بن عمر ڈرے اور انھون نے جواب دیا کہ اے طلحہ تم مجھے دولت و ملک کیلئے گھر سے نکالنا چاہتے ہو اور علی کے مضبوط پنجہ مین پھنسانا چاہتے ہو (الامامۃ ص۲۲)۔

معاویہ نے اس مطلب کو سمجھا ہے اور اس الزام کو حضرت عمر پر لگایا ہے اور بتایا ہے کہ تمام کیا دھرا حضرت عمر کا ہے ولو ان عمر استخلف علیہم کما استخلف ابوبکر ما کان فی ذلک اختلاف عقد فرید ص ۱۸۲

خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا اب طلحہ کی محسن کشی ملاحظہ ہو۔

کان لعثمان علی طلحة خمسون الفا فخرج عثمان یوما الی المسجد فقال له طلحة قد تهیأ مالک فاقبضه قال هو لک یا ابا محمد

طلحہ پر عثمان کا پچاس ہزار قرض تھا ایک دن عثمان جب نماز پڑھانے نکلے تو طلحہ نے کہا کہ آپکا روپیہ اب مہیا ہو گیا ہے لے لیجئے عثمان نے کہا اب وہ تمھیں لے لو بیت المال کا مال تو تھا ہی)

(طبری ص ۱۳۹ ، وکامل بن اثیر ص وابن ابی الحدید جلد ۲ ص ۱۰۴

مگر باوجود ان مراحم خسروانہ کے طلحہ نے بغیر قتل عثمان دم نہ لیا امیر المومنین فرماتے تھے لحاه الله ابن الصعبة اعطاه عثمان ما اعطاه وفعل به ما فعل خدا ''صعبہ'' کے لڑکے پر لعنت کرے اس سے عثمان نے کیا کیا اور اس نے عثمان سے کیا کیا۔

چوتھا قاتل

ام المومنین حفصہ تھیں آپ نے بظاہر اگرچہ شرکت نہیں فرمائی مگر آپ عائشہ کے رائے کے موافق تھیں اور اگر عبداللہ بن عمر نے نہ روک دیا ہوتا تو جمل میں ایک اور ہودج لوگوں کو دکھائی دیتا

مگر وہ تو یہ کہئے کہ خیر ہوئی اور فتنہ اکیلا ہی رہا انکا رو کا جانا بھی مصلحتاً ہی تھا اگر طلحہ کی بیعت کا یقین نہوتا اور عبداللہ بن زبیر کا جنبہ عائشہ کی وجہ سے قوی نہ نظر آتا تو حفصہ ضرور اس جنگ مین شرکت کرتین۔

وقد كان ازواج النبي صلى الله عليه وسلم معها على قصد المدينة فلما تحول رايها الى البصرة تركن ذلك وانطلق القوم بعدها الى حفصة فقالت رايي تبع لراي عائشة .... وارادت حفصة الخروج فاتاها عبدالله بن عمر فطلب اليها ان تقعد فقعدت وبعثت الى عائشة ان عبدالله حال بيني وبين الخروج (طبری ص ۱۲۴ کامل ص [illegible])

عائشہ کے ساتھ مدینہ کا قصد کئے ہوئے دیگر ازواج رسول بھی تھین مگر جب انکی رائے پلٹی اور وہ جنگ کے لئے بصرہ جانے لگین تو دیگر ازواج نے انکا ساتھ چھوڑ دیا۔ اسکے بعد لوگ حفصہ کے پاس پہونچے انھون نے کہا مین تو (بہن) عائشہ کی رائے سے متفق ہون اور میری رائے ہمیشہ انکی تابع رہی (رائے قتل عثمان بھی اسمین شامل ہے) حفصہ نے بھی عائشہ کے ہمراہ جنگ کیلئے نکلنا چاہا مگر بھائی (عبداللہ بن عمر) نے آکر کہا دبیٹی بس بیٹھو،، لہذا بیٹھ گئین اور عائشہ سے کہلا بھیجا، کہ مین تو تیار تھی مگر عبداللہ نے نجانے دیا۔

جب حفصہ کی رائے تابع رائے عائشہ تھی تو قتل عثمان کی رائے مین بھی متابعت ضروری ہے۔

پانچوان قاتل حضرت عثمان کا پہلا بہنوئی

عمرو بن العاص صحابی اسلام والے اس گورک دھندے کو کبھی نہ حل کر سکینگے کہ یہی عمرو بن العاص جنگ صفین مین معاویہ کیطرف شریک ہو کر علی ابن ابیطالب علیہ السّلام سے جنگ کر رہے تھے اور ظاہر ہے کہ یہ جنگ، جنگ جمل کا نقش ثانی تھی وہان عائشہ وطلحہ وزبیر خون عثمان کا انتقام لینے کیلئے اٹھے تھے اور یہان معاویہ اگرچہ دونون گروہ کے سردار طمع ریاست کی خوبصورت پری شیشۂ دل مین اتارے ہوئے تھے۔ عمرو عاص بھی انتقام خون عثمان کھلم کھلا جنگ صفین مین شریک ہو کر لے رہا تھا۔ مگر اسلام والون کی حیرت کی کوئی انتہا اسوقت باقی نہین رہتی جب وہ یہ دیکھتے ہین کہ "آئین"!! خون عثمان سے تو اس صحابی کے ہاتھ بھی رنگین نظر آرہے ہین۔ كان عمرو بن العاص شديد التحريض والتاليب على عثمان وكان ممن حرض على عثمان ولغيوى بہ ابن ابی الحدید ص۹۴ جلد۲ (عمرو بن العاص سب سے زیادہ قتل عثمان پر لوگوں کو ابھارتا تھا)

فلک صحابیت کے ستارون کی چالین

كان عمرو بن العاص على مصر	عمر بن العاص سب سے زیادہ قتل عثمان پر
عاملا لعثمان فعزله عن	لوگون کو ابھارتا تھا عمر و عاص، عثمان کیطرف سے
الخراج واستعمله على	مصر کا عامل تھا، عثمان نے اسکو "خراج"
الصلوة واستعمل عبد الله	سے ہٹا کر "نماز" پر مقرر کر دیا اور عبد اللہ بن سعد

بن سعد فلما قدم عمرو
و بن العاص المدينة جعل
يطعن على عثمان فارسل
اليه عثمان يوماً خاليا
به فقال يا بن النابغة
ما اسرع ما قمل جربان
جبتك ... اتطعن على
وتاتيني بوجه وتذهب
على باخر ... اما والله
لانا اعف منك نفرا في
الجاهلية وقبل ان الى
هذا السلطان فقال عمرو دع
عنك هذا فالحمد
لله الذى اكرمنا بمحمد
.... فقد رايت العاصى
بن وائل ورايت اباك
عفان فوالله كان العاص
اشرف من ابيك قال فانكسر
عفان وقال مالنا ولذكر الجاهلية

اپنے رضاعی بھائی کو عمرو کی جگہ دی، جب
عمرو مدینہ مین آیا تو عثمان پر طعنہ زنی کرنی
شروع کردی، ایکدن عثمان نے اسکو تنہائی
مین بلا بھیجا اور کہا، "اے نابغہ کے بیٹے
کس قدر جلد تیرے جبہ مین جوئین پڑ گئین"
کیون مجھ پر طعن کرتا ہے اور مجھسے نفاق کی
دورنگی باتین کرتا ہی، منہ پر کچھ اور پیٹھ پیچھے
کچھ خدا کی قسم ہم جاہلیت سے لیکے اس حکومت
تک تجھسے زیادہ کنبہ کے اعتبار سے معزز رہے"
عمرو نے کہا اس قصہ کو چھوڑ دو، اس خدا کا
شکر جسنے ہم کو رسول کی وجہ سے بزرگ کیا
مینے عاصی بن وائل کو بھی دیکھا اور تمھارے
باپ عفان کو بھی دیکھا، خدا کی قسم
عاص، عفان سے کہین زیادہ شریف تھے
یہ سنکر عثمان جھینپ گئے اور کہا کہ ہمین اب
جاہلیت کی باتون سے کیا حاصل۔ (پھر آپنے پہلے پھیڑا ہی
کیون تھا جب پانی مرتا تھا) عمرو عثمان کے
پاس سے نکلا، اور مروان داخل ہوا اور کہا
کہ اے امیر المومنین اب تو یہ حد پہونچی کہ عاص کا

... وخرج عمرو ودخل
مروان فقال يا امير المومنين
وقد بلغت مبلغا يذكر
عمرو بن العاصي اباك ...
فخرج عمرو من عند عثمان
وهو محتقد عليه ياتي عليا
مرة فيولبه على عثمان وياتي
الزبير مرة فيولبه على عثمان
وياتي طلحة مرة فيولبه على
عثمان ويعترض الحاج فيخبر
بما احدث عثمان فلما كان
حصر عثمان خرج من المدينة
حتى انتهى الى ارض له
بفلسطين يقال لها السبع فنزل
في قصر له يقال العجلان وهو
يقول العجب ما ياتينا عن ابن
عفان قال فبينا هو جالس
في قصره ذلك معه ابناه
محمد وعبد الله وسلامة بن روح

بیٹا آکے، باپ کو بھی کہنے لگا،،
عمرو عاص عثمان کے پاس سے نکلا اس حال
مین کہ عثمان کی عداوت اسکے دل مین تھی
(اصحاب تو آپس مین رحمدل تھے) کبھی علیؑ
کے پاس جاتا اور انھین خلافِ عثمان ابھارتا
اور کبھی زبیر و طلحہ کے پاس جاجاکے عثمان کی
خلاف پروپگنڈا کرتا۔ یہی نہین بلکہ حاجیون کے
آنے جانے والے قافلون سے عثمان کی
بدعتین اور انکی خلاف اسلام باتون کا
تذکرہ کیا کرتا (تاکہ دوسرے ملکون مین بھی
یہ خبرین پھیلین) جب (اسکی لگائی ہوئی
آگ کارگر ہوچکی) اور عثمان محصور ہوگئے
تو یہ مدینہ سے چلدیا اور اپنی اس زمین مین
پہونچگیا جو فلسطین مین تھی اور جسکو ،،سبع،،
کہا جاتا تھا۔ یہان پہونچکے اپنے قصر مین اترا
جسکا نام ،،عجلان،، تھا۔ (روزانہ)
ابن عفان کی خبر کی تاک مین لگا رہتا
(کیونکہ سمجھتا تھا کہ کیا کرچکا ہی) ایک روز
اپنے بیٹون محمد اور عبداللہ سمیت بیٹھا ہوا تھا،

الجذامی اذ مر بہم راکب فنا
داہ عمرو من این قدم الرجل
فقال من المدینة قال
ما فعل الرجل یعنی عثمان
قال ترکته محصورا شدید
الحصار، قال عمرو انا ابو عبد اللہ
قد یضرط العیر والمکواة
فی النار فلم یبرح مجلسه
ذلک حتی مر بہ راکب آخر
فناداہ عمرو ما فعل الرجل
یعنی عثمان قال قتل قال انا ابو
عبد اللہ اذا حککت قرحة
نکاتها ان کنت لاحرض علیه
حتی انی لاحرض علیه الراعی
فی غنمه فی راس الجبل
.... اردنا ان نخرج
الحق من حافرة الباطل
... وکانت عند عمرو
اخت عثمان لامه ام کلثوم

سلامہ بن روح جذامی ابھی پاس تھے کہ
اتنے میں ایک سوار ادھر سے گزرا عمرو نے
اسے پکارا اور پوچھا کہاں سے آتے ہو اس نے
کہا مدینہ سے کہا اس آدمی (عثمان) کا کیا
حشر ہوا؟ کہا میں نے تو اسے محصور چھوڑا ہے
عمرو نے کہا میں ’’ابو عبد اللہ ہوں اور یہ
مثل کہی۔ گوز شتر نکلنے لگتا ہے اور داغنے کا
آلہ ابھی آگ ہی میں ہوتا ہے‘‘۔
یہ نشست ابھی ختم ہی نہ ہوئی تھی کہ دوسرا
سوار گزرا، عمرو نے اس سے بھی پوچھا اس نے
کہا عثمان قتل کر دیے گئے‘‘۔ عمرو نے کہا
میں ابو عبد اللہ ہوں جب کسی زخم کو کھجاتا
ہوں تو گھاؤ ڈال دیتا ہوں میں ہی
عثمان کے خلاف لوگوں کو ابھارتا رہا
یہاں تک کہ پہاڑ کی چوٹی پر چرواہے کو بھی
اس کے گلے میں ابھارا، یعنی کسی کو نہیں
چھوڑا میں نے چاہا کہ حق کو باطل کے کھرے
نکال لوں۔ عمرو کو عثمان کی مادری بہن
ام کلثوم بنت عقبہ بیاہی ہوئی تھی۔

بنت عقبه بن ابي معيط فطلقها حين عزله يعني عمرو [1]

فلما خطب الناس قال له عمرو بن العاص اتق الله يا عثمان فانك قد ركبت امورا وركبناها معك فتب الى الله نتب فناداه عثمان وانك هنا يا ابن النابغة قملت والله جبتك منذ عزلتك عن العمل فنودي من ناحية اخرى تب الى الله.

. . . .

فخرج عمرو بن العاص الى منزله بفلسطين وكان يقول والله اني كنت لالقى الراعي فاحرضه على عثمان واتى عليا وطلحة والزبير فحرضهم على عثمان فبينا هو في قصره بفلسطين

جب عثمان نے اسکو معزول کیا تو عمر نے اسکو طلاق دیدی۔

مدینہ مین عثمان نے جب خطبہ پڑھا تو عمرو بن عاص نے کہا اے عثمان خدا سے ڈرو کیونکہ تم نے اور تمھاری وجہ سے ہم سب نے بڑے بڑے گناہ کئے ہین۔ لہذا خدا سے توبہ کرو۔ عثمان نے پکار کے کہا اچھا اے ابن نابغہ تو یہان ہے اچھا جب سے مین نے تجھے مصر سے معزول کیا ہے تیرے جبہ مین جوئین پڑ گئین ہین۔ اسکے بعد ہی مسجد کے دوسرے گوشہ سے ایک دوسری آواز بلند ہوئی وہ توبہ کرو عثمان توبہ"۔

عمرو عاص فلسطین چلا گیا اور کہا کرتا تھا کہ مین خدا کی قسم عثمان کے خلاف چرواہے تک کو بھڑکاتا گیا اور ابھارا کیا۔ علی طلحہ اور زبیر کے پاس بھی آ کے انکو عثمان کے خلاف ابھارا ایک دن وہ اپنے قصر مین بیٹھا ہوا تھا کہ اس نے ایک ناقہ سوار کو دیکھا اس سے پوچھا کہ مدینہ کا کیا حال تو عثمان کا محاصرہ ہو گیا تھا عمرو نے کہا مین ہون

[1] ملل ونحل ف ۲۴ طبری جلد ۵ ص ۱۰۸ تا ۱۰۹

اذ مر به راکب من المدینة فسأله عمرو عن عثمان فقال هو محصور قال عمرو انا ابو عبد الله قد یضرط العیر والمکواة فی النار ثم مر به راکب آخر فسأله فقال قتل فقال عمرو انا ابو عبد الله اذا حککت قرحة نکأتها الخ
کامل جلد ۳ ص ۷۳ طبری ص ۱۱۱

ابو عبد اللہ۔ اونٹ گوز لگاتا ہے اور ابھی داغنے والا آلہ آگ میں ہے۔ پھر دوسرا سوار گزرا اس سے پوچھا معلوم ہوا عثمان قتل کر ڈالے گئے عمرو نے کہا میں ابو عبد اللہ ہوں اگر زخم کو کھجاتا ہوں تو پھر گھاؤ ڈال کے رہتا ہوں۔

وکان عمرو بن العاص انحرف عن عثمان لانحرافه وتولیته مصر غیره
مروج جلد ۲ ص

عمرو بن عاص عثمان سے منحرف تھا جب سے تولیت مصر اسکے ہاتھوں سے نکلی تھی۔

فقام عمرو بن العاص فقال یا عثمان انک رکبت بالناس نهابیر من الامر فتب الی الله یتوبوا فرفع عثمان
الامامة ص ۳۵

عمرو بن عاص کھڑا ہو گیا اور اس نے کہا اے عثمان تم نے بڑے بڑے امور اور بڑے بڑے گناہ کئے ہیں لہذا خدا سے توبہ کرو یہ سنکر عثمان نے اپنے ہاتھ بلند کئے۔

وعزل عثمان عمرو بن العاص وولی عبد الله بن سعد بن ابی سرح العامری فکان ذلک بدء الشر بین عمرو وعثمان
اصابہ ص ۵ جلد ۲

عثمان نے عمرو عاص کو معزول کر کے عبد اللہ بن ابی سرح کو ان کے بجائے مقرر کیا یہیں سے اس عداوت کی ابتدا ہوئی جو عمرو بن عاص اور عثمان میں تھی۔

فاعتزل عمرو فی ناحیة فلسطین وکان یأتی المدینة احیانا ویطعن فی خلال ذلک

عمرو فلسطین میں گوشہ نشین ہو گیا اور کبھی کبھی مدینہ آیا کرتا تھا اور اس اثنا میں عثمان پر طعنہ زنی اور انکے خلاف پروپگنڈا

علی عثمان فلما قتل عثمان سار الی معاویۃ بامتحلب معاونہ لہ وشھد صفین (اصابہ)

کیا کرتا تھا جب عثمان قتل ہو گئے تو معاویہ کے بلانے پر انکے پاس چلا گیا اور جنگ صفین میں شرکت کی۔

کوئی پوچھے کہ جب یہ مطلب اس قدر محقق تھا اور عمرو عثمان کا پورا دشمن تھا تو معاویہ نے سب سے پہلے اسی کو کیوں نہ قتل کیا۔

"کیا بنے بات جہاں بات بنائے نہ بنے"

پھر یہ کس منہ سے کہا جاتا ہے کہ جنگ صفین انتقام عثمان کے لئے قائم ہوئی یہ کیوں نہیں کہا جاتا کہ مخالفت علی میں قائم کی گئی قتل عثمان میں عمرو کی شرکت دیکھئے اور پھر اس عبارت میں عثمان پر گریہ و بکا کی بدعت ملاحظہ کیجئے فارتحل عمرو راجلا تبکی کما تبکی المراۃ وھو یقول واعثماناہ۔ حتی اتی دمشق یعنی عمر عاص پیدل چلے اور عورت کی طرح روتے جاتے تھے یہانتک کہ ہائے عثمان وائے عثمان کہتے ہوئے دمشق پہونچے۔ دیکھو کامل جلد ۳ ص ۱۰۹ طبع مصر۔

اس جگہ پر تھوڑا سا حال اس فلک رفعت صحابی رسول کا لکھدوں تاکہ اہل سنت کے مقصوبین کی دنیا پرستی اور باطل پرستی روز روشن کی طرح ظاہر و آشکار ہو جائے۔

"عمرو بن عاص بن وائل"

ان کے باپ عاص اور انکے دادا ابن وائل تھے، انکا باپ وہ تھا جو رسول سے تمسخر و مضحکہ کیا کرتا تھا اور جنکا شمار خدا نے "مستہزئین" میں کیا ہے، رسالتمآب سے جو عداوت اس کو تھی وہ آپ اپنی نظیر تھی اسکے اور اس کے ساتھیوں کے لئے

"انا کفیناک المستھزئین" ،، نازل ہوا ، اسی کالقب اسلام اور قرآن مین "ابتر" ہے رسول کو اس نے بیحد ایذا پہونچائی ، انکو گالیان دین انکی راہ مین پتھر رکھا کرتا تھا تاکہ رات کو جب نکلین تو ٹھوکر کھا کر گرین ، عمرو عاص بھی باپ کا ساتھ دیتا تھا اور پتھرون کے رکھنے مین ہاتھ بٹاتا تھا ، زینب بنت رسول کو ایذا پہونچانے کے لئے یہ بھی نکلا تھا اور انھین لوگون کے ایذا سے انکا اسقاط حمل ہوا رسول نے ان تمام لوگون پر لعنت کی ہے جیسا کہ واقدی نے ذکر کیا ہے ، واقدی نے یہ لکھا ہے کہ ، عمرو عاص نے رسول کی ہجو کہی اور مکہ کے لڑکون کو یاد کرائی تاکہ وہ گلیون مین پڑھا کرین خصوصاً جب رسول نکلین چنانچہ وہ لڑکے باواز بلند رسول کو مخاطب کرکے وہ ہجو پڑھا کرتے تھے حضرت رسالتمآب نے باین الفاظ عمرو عاص پر لعنت کی اللھم ان عمرو بن العاص ھجانی و لست بشاعر فالعنہ (پروردگار عمرو عاص نے میری ہجو کی اور مین شاعر نہین کہ اسکا جواب دون اے خدا تو اس پر لعنت کر) اس نے نازیبا مختلف تکلیفین رسول کو پہونچائین ۔

چونکہ عمرو عاص کی عداوت رسول سے مشہور ہو چکی تھی اور اس سے بڑھکر رسول کا کوئی دشمن نہ تھا لہذا کفار قریش نے اسکو مکہ سے نجاشی کے پاس حبشہ بھیجا تاکہ وہ مہاجرۂ حبشہ کو اپنے شہر سے ہٹائے اور جعفر بن ابی طالب کو قتل کردے (ابن ابی الحدید جلد ۲ صفحہ ۳۲۵) ۔

اب لطف یہ ہے کہ یہ صحابی ہوگئے اور انکے اسلام کی حالت صاحب استیعاب یہ لکھتے ہین کہ یہ حبشہ مین نجاشی کے ہاتھون مسلمان ہوئے مکہ مین آئے (دیکھو کتاب استیعاب حال عمرو عاص) مجھے نہین معلوم کہ نجاشی کے ہاتھون پر اسلام لانا

رسول کو چھوڑ کے کہانتک صحیح ہوسکتا ہے جس کو بانی اسلام سے اتنی عداوت ہے وہ ایک نومسلم کے ہاتھوں پریوں بیعت کرے۔

"بسوخت عقل زحیرت کہ این چہ بوالعجبی است"

عمرو عاص کی ماں

"نابغہ" تھی زمخشری نے ربیع الابرار میں لکھا ہے کہ یہ قبیلہ عنزہ کے ایک شخص کی لونڈی تھی یہ قید ہوکے آئی اور عبداللہ بن جذعان نے اسے مکہ میں مول لیا یہ ایک زن بازاری تھی، اسکے بعد اسکو آزاد کردیا اس سے۔ ابولہب، امیہ، ہشام بن مغیرہ ابوسفیان بن حرب اور عاص بن وائل سے ایک ہی طہر میں تعلقات پیدا ہوے اور یوں عمرو عاص نامی لڑکا پیدا ہوا۔ چونکہ عاص بن وائل بہت کچھ دیا کرتا تھا لہذا نابغہ نے اس کی طرف عمر کو منسوب کردیا حالانکہ وہ ابوسفیان سے زیادہ مشابہ تھا، چنانچہ ابوسفیان بن حرث بن عبدالمطلب نے عمرو عاص کے بارے میں یہ شعر کہا اور کہتے ہیں کہ یہ شعر حسان بن ثابت کا ہے۔

ابوک ابوسفیان لاشک قد بدت   لنا فیک منہ بینات الشمائل

یہی وجہ تھی کہ قریش نے اس شخص کیلئے جو عمرو عاص کی ماں کا نام عمرو عاص سے خطبہ پڑھتے وقت پوچھے اسکے لئے ایک ہزار انعام مقرر کیا تھا لوگوں نے برسر منبر اس سے پوچھا اور ایک ہزار کا انعام حاصل کیا اور اس واقعہ کو ابن عبدالبر نے کتاب استیعاب میں حالات عمرو میں لکھا ہے (اب بھی موجود ہے ملاحظہ کرلیا جائے) (اصابہ مطبوعہ مصر صفحہ ۵ جلد دوم)۔

اگرچہ عمرو ابوسفیان سے مشابہ تھا مگر نابغہ نے (باوجود اسکے کہ وہ اسکا لڑکا تھا)

اس لئے اسکی طرف منسوب نہین کیا کہ وہ کنجوس تھا اور عاص کنجوس نہ تھا چنانچہ جب اس نے عاص کی طرف منسوب کیا تو ابوسفیان نے کہا انی لا وضعتہ فی رحم امہ کہ یقیناً وہ میرا بیٹا ہے اور مین نے اسکو اسکی مان کے رحم مین رکھا ہے مگر نابغہ نے انکار کیا اور جب اس سے کہا گیا کہ تو کیون ابوسفیان کی طرف نہین منسوب کرتی حالانکہ وہ عاص سے اشرف ہے تو اس نے جواب دیا کہ ان العاص کثیر النفقۃ علی وابوسفیان شحیح۔۔ عاص میرے لئے خرچ زیادہ دیتا ہے اور ابوسفیان کنجوس ہے۔ اس کے متعلق حسان بن ثابت صحابی رسول نے اشعار کہے ہین۔

ابوك ابوسفيان لا شك قد بدت لنا فيك منه بينات الدلائل

تیرا باپ تو ابوسفیان ہے اسمین کچھ شک نہین کیونکہ اسکی روشن نشانیان اور دلائل پائے جاتے ہین

ففاخر به اما فخرت ولا تكن تفاخر بالعاص الهجين بن وائل

لہذا تو ابوسفیان پر فخر کر نہ ذلیل عاص بن وائل پر۔

وان التی فی ذاك يا عمرو حكمت فقالت رجاء عند ذاك لنائل

اور تجھے تو نابغہ نے عاص کی جانب اسلئے منسوب کر دیا ہی کہ قسم ہاتھ لگے

من العاص عمرو تخبر الناس كلها تجمعت الاقوام عند المحافل

اور کہا کہ عمرو کا باپ عاص بن وائل ہے یہ ہر مجمع کو خبر کر دو۔

ابن ابی الحدید ص ۱۰۲ جلد ۲

اب یہین سے یہ بھی معلوم ہو گیا ہو گا کہ معاویہ نے اسکو اپنے پاس کیون بلا لیا تھا اور کیون اسکو والی بنا دیا اور جنگ صفین مین

اسکے مکر و دغا سے مددلی ۔ جو لوگ استلحاق زیاد کا واقعہ جانتے ہین انھین اس استلحاق مخفی ہین کوئی تعجب اور شک نہونا چاہئے ۔
انشاء اللہ کسی وقت انکی سوانحمری مین انکے حالات مفصلا لکھے جائینگی اسوقت تو قتل عثمان اور قاتلین عثمان سے بحث ، ہے ۔

یہ ، ہے عمرو عاص کی مختصر سوانحمری جس کے متعلق اصابہ ابن حجر و استیعاب ابن عبد البر مین رسول سے حدیث ، ہے کہ یہ مومن تھا الا فعلتم لما فعل ھذان الرجلان المومنان (سالم و عمرو بن العاص استیعاب ص ۳)
کیون نہ ویسا ہی کیا جیسا ان دونون مومنون نے کیا یعنی سالم اور عمرو بن عاص نے اسی صحابی نے عشرۂ مبشرہ والی حدیث دنیا مین پھیلائی ، ہے جس پر حضرات اہل سنت یہ فتویٰ دیتے ہین رواہ عمرو بن العاص من صلحی قریش و رجال سندہ ثقات اس کو عمرو بن عاص نے صالحین قریش سے روایت کیا ہے اور اسکے رجال سند ثقہ مین بقول حضرات اہل سنت یہی وہ ہین جن کے لئے رسول نے فرمایا تدمتکم مکۃ بافلاذ کبدھا مسلمانو! مکے نے تمھارے لئے اپنے دل کے ٹکڑے پھینکے ہین ۔

عمرو بن عاص کے دل مین بھی تمنائے ریاست اور سر مین سودائے خلافت تھا رسول کے عہد مین بھی اس نے ابو عبیدہ جراح وغیرہ کو ان پر امیر بنکر نماز پڑھائی اور کسی طرح ماموم نہین بنا بلکہ خود ابو بکر و عمر کو اسکے پیچھے نماز پڑھنی پڑی اور اسکی امارت تسلیم کرنی پڑی ۔ ملاحظہ ہو ۔

فلبث (عمرو) الیسر رسول اللہ ۔۔۔۔ عمرو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو

یستمده فامده من مائتي
فارس من المهاجرين
والانصار واهل الشرف
فيهم ابو بكر وعمر وامر
عليهم ابا عبيدة فلما
قدموا على عمرو قال
انا اميركم وانما
انتم مددي وقال
ابو عبيدة لا بل انت امير
من معك وانا امير من
معي فابى عمرو . . .
. . . فسلم له ابو عبيدة
وصلى خلفه في الجيش كلهم وكانوا خمسمائة

عریضہ لکھا جسمیں مدد چاہتا تھا دو سو سواروں سے
جو مہاجرین و انصار تھے اہل عرف تھے
ابوبکر و عمر بھی انمیں شامل تھے، مدد کیگئی اور
اس جماعت کے سرگروہ ابو عبیدہ بن جراح
تھے جب عمرو کے پاس آئے تو اس نے کہا ہم تم
لوگوں کے سردار ہیں اور تم ہمارے مددگار (ماتحت)
ابو عبیدہ نے کہا، نہیں یہ نہیں، بلکہ جو تمہارے
پاس لوگ ہیں تم انکے امیر ہو اور جو ہمارے
پاس ہیں ہم انکے امیر ہیں (ایک فیصلہ ہوتا تو
منا امیر و منکم امیر رہے) مگر عمرو
بن عاص نے انکار کیا اور سب فوج کو جو
پانچسو تھی عمرو بن عاص کی پیچھے نماز پڑھنی
پڑی اور ماتحتی میں رہنا پڑا۔

آپنے اس ہوس امارت کو ملاحظہ کیا، پھر جب عہد رسول میں یہ تھا اور عمرو ابوبکر کو نماز پڑھا چکا اور انکا امام رہ چکا تھا تو کاہیکو عثمان کی خلافت تسلیم کرتا اور کیوں انکو قتل کرا کے اپنے لئے کوئی نہ کوئی صورت نکالتا۔

تعجب ان دماغوں سے ہے جنھوں نے سقیفہ میں ابوبکر کو اس لئے مقدم کر دیا کہ قول رسول بی بی عائشہ نے سنایا کہ ابوبکر کو نماز پڑھانے کا حکم مل رہا ہے لہذا وہ سب سے افضل ہیں اور لائق خلافت، اگر افضلیت اسی میں ہے تو عمرو عاص ابوبکر سے

افضل تھا کیونکہ وہ انکا بھی امام نکلا۔

اُسکے بیٹے نے بھی یہ رائے دی تھی کہ وہ خلیفہ بننے کی کوشش کرے جیسا کہ طبری جلد ۵ صفحہ ۲۳۴ پر بالتفصیل ہے۔

ابوہریرہ نے تو ایک حدیث اُنکے اور انکے بھائی کے مومن ہونے کی روایت کردی اور وہ یہ ہے عن ابی ھریرۃ وعماد بن حزم جمیعا عن النبی صلعم قال ابنا العاص مومنان عمرو ھشام (رسول نے فرمایا کہ یہ دونوں عمرو اور ہشام عاص کے بیٹے مومن ہیں) اصابہ صفحہ ۵۱۵۔

مگر افسوس یہ ہے کہ افعال عمرو اور اقوال عمرو نے ہمیشہ رسول کی اس حدیث کو جھٹلایا چنانچہ عمرو کا خود مقولہ تھا کہ لقد افسد من دینی کثیرا واصلحت من دنیا قلیلا یعنی اپنے دین کا بیشتر حصہ بگاڑا اور دنیا کا بہت کم حصہ بنایا۔

کیا مومن ایسے ہی ہوتے ہیں؟ یہ تھا وہ جلیل القدر صحابی جس نے حضرت عثمان کی جان لوگوں کو بھڑکا کے لی کیوں؟ صرف اس لئے کہ حضرت عثمان نے اسکو معزول کردیا تھا کیا طمع دنیا کی مثال اس سے زیادہ کہیں مل سکتی ہے۔ لطف یہ ہے کہ حضرت عثمان کے آپ بہنوئی تھے مگر جب معزول کئے گئے تو ترک تعلق کرلیا۔

چھٹا قاتل جناب عبدالرحمٰن بن عوف حضرت عثمان کا دوسرا بہنوئی

اکثر بہنوئی اور سالے میں مذاق کے پیرایہ میں گفتگو بڑھ جاتی ہے مگر پھر آپس میں میل بھی ہو جاتا ہے یہاں یہ غضب ہوا کہ بہنوئی سالہ میں عمر بھر کی ترکا ترکی ہوگئی اور ایک دوسرے کو منافق سمجھتا رہا اور بول چال ترک ہوگئی یہانتک کہ مرتے دم تک

نہ صفائی ہوئی بلکہ جب عثمان عبد الرحمن کی عیادت کو گئے تو انھون نے اپنا مُنھ دیوار کی طرف پھیر لیا۔

پہلی گواہی

قيل لعبد الرحمن هذا عمل يديك فقال ما كنت اظن هذا ولكن لله علىّ ان لا اكلمه ابدا ثم مات عبد الرحمن وهو مهاجر لعثمان حتى قيل ان عثمان دخل في مرضه ليعوده فتحول الى الحائط لا يكلمه۔ (حاشيه نہج البلاغة محمد عبده ص ۳۹

(جب عثمان کی زیادتیان نظر آئین) تو لوگون نے عبد الرحمن بن عوف سے کہا کہ یہ سب تمھارا ہی کیا دھرا ہے، انھون نے کہا کہ مجھے تو ان باتون کا گمان بھی نہ تھا مگر اب مین یہی کر سکتا ہون کہ عثمان سے تا زندگی بات نہ کرون۔ آخر یہی ہوا کہ عبد الرحمن مر گئے اور ان دونون مین ترکا ترکی رہی، عثمان جب وقت آخر عبد الرحمن کی عیادت کو آئے تو انھون نے اپنا مُنھ دیوار کی طرف پھیر لیا۔

دوسری گواہی

قيل لعبد الرحمن بن عوف هذا عملك فقال ما ظننت هذا ثم مضى ودخل عليه وعاتبه وقال انما

عبد الرحمن بن عوف سے کہا گیا کہ یہ سب کچھ تمھارا کیا ہوا ہے نہ تم عثمان کی بیعت کرتے اور نہ یہ زیادتیان ہوتین، عبد الرحمن نے کہا کہ مجھے تو ان باتون کا وہم و گمان بھی نہ تھا

قد ملتك على ان تسير فينا بسيرة ابي بكر وعمر فخالفتها وحابيت اهل بيتك واوطأتهم رقاب المسلمين فقال ان عمر كان يقطع قرابته في الله وانا اصل قرابتي في الله فقال عبد الرحمن لله علي ان لا اكلمك ابدا فلم يكلمه ابدا حتى مات ودخل له عثمان عائدا في مرضه فتحول عنه الى الحائط ولم يكلمه

ابو الفدا عقد فرید

اسکے بعد عبد الرحمن نے عثمان سے کہا کہ ہم نے تمھین اس خیال سے مقدم کر دیا تھا کہ ہم سمجھتے تھے تم سیرۃ شیخین پر عمل کروگے مگر تم نے اسکے خلاف کیا اور تم نے اپنے گھر والون کا خیال کیا اور لوگون کے سر پر انھین چڑھا دیا اسطرح کہ وہ مسلمانون کی گردنین کچل رہے ہین۔ عثمان نے کہا تو پھر! عمر قطع قرابت کرتے تھے اور مین صلہ رحم کرتا ہون عبد الرحمن نے کہا مین آج سے تم سے بات نہ کرونگا چنانچہ مرتے دم تک بات نہین کی اور جب عثمان مرض موت مین انکی عیادت کو گئے تو انھون نے منھ دیوار کی طرف کر لیا۔

حضرت عثمان نے اپنے بہنوئی عبد الرحمن کو منافق کہا اور انھون نے بھی عثمان کو منافق کہا تھا جیسا کہ خمیس جلد ۲ صـ ۳۰۲ پر اور دیگر کتب مین مرقوم ہے اس گفتگو کے بعد حضرت عثمان نے ایک پیشین گوئی کی تھی۔ اور وہ یہ ہے۔

پیشین گوئی

وروی انه قال له اني اخاف یا ابن عوف ان تسبط في دمي خمیس جلد ۲

عثمان نے عبد الرحمن سے کہا کہ مجھے خوف ہے کہین تم میرے خون مین نہ شریک ہو۔

چوتھی گواہی، عبد الرحمن کا وہ فعل جس سے صحابہ کو قتل کی جرات ہوئی

ونذكر الآن كيف قتل وما كان
بدء ذلك وابتداء الجراءة
عليه قبل قتله فكان من ذلك
ان ابلا من ابل الصدقة
قدم بها على عثمان فوهبها لبعض
بنی الحکم فبلغ ذلک عبد الرحمن
بن عوف فاخذها وقسمها بين الناس
وعثمان في الدار کامل ص۷۵ جلد۳

اب ہم اس بات کو بیان کرتے ہین کہ عثمان
کیون کر قتل ہوے اور اسکی ابتدا کیونکر ہوئی
اور یہ جرات کیونکر پیدا ہوئی، واقعہ یہ ہوا
کہ کچھ صدقہ کے اونٹ عثمان کے پاس آے وہ انھون
نے حکم کی بعض اولاد کو بخشدیا یہ خبر عبد الرحمن
کو معلوم ہوئی انھون نے اسکو اپنے قبضہ مین
کرکے لوگون مین تقسیم کر دیا۔ اسوقت عثمان
گھر ہی مین تھے۔

پانچوین گواہی: البادی اظلم

ونذكر الآن كيف قتل وما كان
بدء ذلك وافتتاحه ومن
كان المبتدى به والمفتتح للجرأة
عليه قبل قتله ... قال قدمت
ابل من ابل الصدقة على عثمان
فوهبها لبعض بني الحكم فبلغ
ذلك عبد الرحمن بن عوف فارسل الى

عثمان کیونکر قتل ہوئے اور کیونکر اسکی ابتدا
ہوئی اسکا ذکر اب ہم کرتے ہیں یہ بھی کہ یہ
جرات کیونکر کی گئی اور کس نے جرات دلائی
صدقہ کا اونٹ عثمان کے پاس آیا انھون نے
اسکو بنی حکم کے بعض افراد کو ہبہ کر دیا یہ خبر
عبد الرحمن بن عوف کو پہونچی انھون نے
صحابی رسول مسور بن مخرمہ اور عبد الرحمن

المسور بن مخرمۃ الی عبدالرحمن بن الاسود بن یغوث بن اسود بن یغوث کو بھیجا وہ پکڑ لاے
فاخذها فقسمها عبد الرحمن فی الناس فی دار عثمان فالکل اور عبدالرحمن نے اسے لوگوں مین تقسیم کر دیا۔
طبری جلد ۵ ص ۱۱۳
اگر عبدالرحمن نے یہ حرکت نہ کی ہوتی تو لوگون کو قتل عثمان کی جرات نہوتی لہذا مورخین کے نزدیک اس جرات کے بانی عبدالرحمن بن عوف ٹھہرے اور انھون نے قتل عثمان مین اپنی اس فعل سے مدد کی۔

عبدالرحمن کی دشمنی کیوجہ یہی عبدالرحمن تھے جنکے کوششون کا نتیجہ عثمان کی خلافت تھی پھر آخر یہ دشمن کیون ہوئے؟

درحقیقت لاکھ باطل پرست کیون نہو مگر اگر زیادتیان حد سے بڑھ جاتی ہین تو اسے بھی خیال پیدا ہوتا ہی ہے اور اگر کہین یہ زیادتی کرنے والا اس شخص کا ساختہ پرداختہ ہو تو اور بھی خیال ہوتا ہے کم از کم اپنی بدنامی ہی کا خیال سہی، ایک عبدالرحمن کیا تمام مہاجرین و انصار عثمان کی حرکتون سے نالان تھے اور یہی انکی زیادتیان انکے قتل کا باعث ہوئین۔ منجملہ دیگر زیادتیون کے یہ زیادتی کیا کم تھی کہ وہ بنی امیہ کے سامنے نہ کسی کی امداد جائز تصور کرتے تھے نہ کسی کی قدر انکے نگاہون مین تھی چاہے وہ اصحاب نبی ہی مین کیون نہ ہو نبی صلعم جو کچھ آپ سے کہتے تھے اس کی فہرست طویل ہے مگر مختصراً اسمان چند سطرین لکھی جاتی ہین۔

کوئی حضرت عثمان سے پوچھے کہ جو کچھ فضیلت آپ نے اسلام مین روپیہ خرچ کر کے حاصل کی تھی اس سے کہین زیادہ تو آپنے وصول کر لیا اب فخر کا ہیکا، ہے یہ خیال ایک صحابی نبی کو بھی پیدا ہوا تھا ملاحظہ ہو۔

حضرت عثمان کے عطایا کی ایک فہرست

وطلب اليه عبد الله بن خالد
اسعد صلة فاعطاه اربعمائة
الف درهم واعاد الحكم بن ابي العاص
بعد ان كان رسول الله قد سيره ولم
يرده ابوبكر ولا عمر واعطاه مائة الف درهم
وتصدق رسول الله بموضع سوق بالمدينة
يعرف بمهزور على المسلمين فاقطعها
عثمان الحرث بن الحكم اخا مروان بن الحكم
واقطع مروان فدك
وقد كانت فاطمة
عليها السلام طلبها
بعد وفات ابيها تارة
بالميراث وتارة
بالنحلة فدفعت
عنها وحمى المراعي
حول المدينة كلها من مواشي
المسلمين كلهم الا عن بني امية

عبداللہ بن خالد نے انعام طلب کیا تو اُنھین
چار لاکھ درہم عطا فرما دئیے حکم ابن عاص
جو رسول کا شہر بدر کیا ہوا تھا اور جسکو
خلیفہ اول و دوم نے اپنے اپنے عہد مین
واپس نہین بلایا، اسکو بلایا اور ایک لاکھ
درہم عطا کئے بازار مدینہ مین مقام مہزور کی
آمدنی جو عہد رسول مین مخصوص بمسلمانون
کیلئے تھی وہ آپنے مروان کے بھائی حارث
بن حکم کو جاگیر مین دیدی۔ فدک مروان
کو حوالہ کردیا حالانکہ سیدہ علیہا السلام نے
رسول کے مرنے کے بعد اسکو وراثتہً
اور ہبۃً دونون طرح سے مانگا اور نہ دیا گیا
مدینہ کی چراگاہین اچھی طرح محصور و محفوظ
کردی گئین مسلمانون کے مویشی اسمین نہ آنے
پاتے تھے مگر بنی امیہ کے لئے اجازت
تھی۔ فتح افریقہ مین جو مال غنیمت ہاتھ
لگا وہ کل کا کل اپنے رضاعی بھائی عبداللہ

واعطى عبد الله بن ابي سرح
جميع ما افاء الله من فتح افريقية
بالمغرب وهي من طرابلس الى طنجة من
غير ان يشركه فيه احد من المسلمين
واعطى ابا سفيان بن حرب مائتي الف
من بيت المال في اليوم الذي امر فيه لمروان
بن الحكم بمائة الف من بيت المال وقد كان زوجه ابنته
ام ابان-
فجاء زيد بن ارقم صاحب
بيت المال بالمفاتيح فوضعها بين
يدي عثمان وبكى فقال عثمان
ابتكي ان وصلت رحمي قال
لا ولكن ابكي لاني اظن انك اخذت
هذا المال عوضا عما كنت
انفقته في سبيل الله في
حيوة رسول الله فقال
الق المفاتيح يا بن ارقم
فانا سنجد غيرك واتاه
ابو موسى باموال
من العراق جليلة

بن ابی سرح کو دیدیا۔ یہ فتوحات طرابلس سے لیکے
مقام "طنجہ" تک تھے کسی مسلمان کو سوا انکے
اس مین سے کچھ نہین دیا گیا۔ ابوسفیان
بن حرب کو بیت المال سلمین سے دو لاکھ
دے ڈالے اسی دن جس دن مروان کو ایک
لاکھ دیا اور مروان سے اپنی لڑکی ام ابان
کو بیاہ دیا۔
(جب یہ حال دیکھا) تو زید بن ارقم صحابی رسول
جو بیت المال کے خزانچی تھے کنجیاں لیکے
آئے اور عثمان کے سامنے رکھدین اور رونے
لگے عثمان نے پوچھا کیا اس پر روتے ہو کہ مین نے
اپنے قرابت دارون کا خیال کیا اور صلہ رحم
کیا؟ کہا نہین اس پر نہین روتا مگر اس پر
ضرور روتا ہون کہ آپنے یہ تمام مال بیت المال
سے اس مال کے عوض مین لیا ہے، جو راہ خدا
مین آپنے عہد رسول و حیات رسول مین صرف
کیا تھا عثمان نے کہا اچھی بات ہے کنجیاں ڈالدو
ہمارے پاس دوسرا آدمی اس عہدہ کے لیے
موجود ہے۔

فقسمها كلها في بني امية وانكح الحرث بن الحكم ابنته عائشة فاعطاه مائة الف من بيت المال بعد صرفه زيد بن ارقم من خزنه

ابوموسیٰ اشعری بہت سا مال عراق سے لائے اسے بھی سب کا سب بنی امیہ مین تقسیم کردیا اور مروان کے بھائی حارث سے اپنی دوسری لڑکی ،،عائشہ،، کی شادی کردی اور ایک لاکھ اسے بھی بیت المال سے دئے یہ اسوقت جب زید بن ارقم عہدہ خزانچی سے علیحدہ ہوگئے۔

ابن ابی الحدید جلد ۱ ص ۳۹

عبدالرحمن بن عوف اور عثمان محفل دعوت مین

ولما بنى عثمان قصره طمار والزوراء وضع طعاما كثيرا ودعا الناس اليه كان فيهم عبدالرحمن بن عوف فلما نظر الى البناء قال يا ابن عفان لقد صدقنا عليك فما كنت تكذب فيك واني استعيذ الله من بيعتك فغضب عثمن وقال اخرجه

جب عثمان نے ،،قصر طمار،، اور ،،قصر زوراء،، بنایا تو ایک بہت بڑی دعوت لوگون کو دی انمین عبدالرحمن بھی تھے جب عبدالرحمن نے اس قصر بلند کو دیکھا تو کہا کہ عثمان! جن باتون کی تکذیب ہم تمہارے متعلق کیا کرتے تھے آج وہ سچ ہوگئین۔ وہ بیعت جو تمہاری ہوئی آج مین اس سے خدا کی پناہ مانگتا ہون۔ یہ سنکر عثمان کو غصہ آیا اور انھون نے اپنے غلام سے کہا کہ عبدالرحمن کو یہان سے نکالدو چنانچہ بیچارے نکالے گئے، عثمان نے یہ بھی

یا غلام فاخرجوا و امر الناس
ان لا یجالسوہ فلم
یکن یاتیہ احد الا ابن عباس
کان یاتیہ ... مرض
عبد الرحمن فعادہ عثمان
وکلمہ فلم یکلمہ
حتی مات - وفی کتاب الاوائل
استجیبت دعوۃ علی فی عثمن و
عبد الرحمن فماتا الا متھاجرین
متعادیین ابن ابی الحدید جلد اول ص۶۵

حکم دیا کہ لوگ عبد الرحمن کا بائیکاٹ کریں
اور کوئی انکے پاس نہ بیٹھے، اس حکم کے بعد
انکے پاس سوا ابن عباس کے اور کوئی دوسرا
شخص نہ جاتا تھا۔ عبد الرحمن مریض ہوئے
عثمان عیادت کو گئے اور بات کرنی چاہی
مگر وہ وقت مرگ تک انسے نہیں بولے۔
کتاب اوائل میں ہے کہ علی کی دعا مستجاب
ہوئی آپنے بددعا دی تھی کہ خدا تم دونوں میں
پھوٹ ڈالے وہی ہوا کہ مرتے دم تک ایک
دوسرے کا دشمن رہا اور بات چیت ترک تھی

یہ تھی وجہ دشمنی جو ذکر کی گئی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں میں ہمیشہ معاملہ دولت میں نزاع رہی اور ان لوگوں نے آخرت کا کبھی خیال نہیں کیا جو اسلام کی سچی تعلیم تھی۔

کاش کوئی مدیر النجم سے پوچھ لیتا کہ کیا یہی اصحاب "رحماء بینھم" کے مصداق ہیں؟

بنا تو ان قاتل معاویہ بن ابی سفیان

جس روز سے عثمان پر طعن و تشنیع شروع ہوئی اور جس دن سے معاویہ سے اور امیر المومنین علی سے مدینہ میں وہ بحث ہوئی جو کتب تاریخ میں مفصلاً لکھی

ہو گئی ہے اسی دن سے معاویہ نے خلافت پر دانت لگائے تھے کیونکہ وہ جانتا تھا
کہ عثمان قتل ضرور ہونگے، اور اسکو ابوسفیان اپنے باپ کا یہ قول بھی یاد تھا
کہ "تلقفوها تلقف الکرة" "اب خلافت نکلنے نہ دینا گیند کی طرح
ایک دوسرے کی طرف گھماتے جاؤ) چنانچہ ابن ابی الحدید معتزلی صـ ۹۳ جلد ۲
پر یہ عبارت لکھتے ہیں -

ومن هذا اليوم انشب
معاويه اظفاره في الخلافة
لانه غلب على ظنه قتل عثمان
ورای ان الشام بيده وان
اهلها يطيعونه وان له حجة
يحتج بها عليهم ويجعلها ذريعة
الى غرضه وهي قتل عثمان
اذا قتل وانه ليس في امراء
عثمان اقوى منه ولا
اقدر على تدبير الجيوش
واستمالة العرب فما امر لا من
هذا اليوم على الطمع في الخلافة
الا ترى الى قوله
لصعصعة من قبل انه

آج ہی کے دن سے معاویہ نے اپنے ناخن
خلافت میں گڑو دئے کیونکہ اسے گمان غالب
تھا کہ عثمان قتل کر دئے جائینگے اور وہ یہ
سمجھتا تھا کہ شام اسکے قبضہ میں ہے اور وہاں
کے لوگ اسکے فرمان بردار ہیں۔ یہ بھی کہ
اسکے پاس ایک حجت ہے جس سے وہ استدلال کر سکتا
تھا یعنی قتل عثمان جب وہ قتل کر دئے جائیں
(اسی لئے مدد نہ کی تھی کیونکہ اگر عثمان قتل نہ ہوتے
تو یہ حجت ہاتھ نہ لگتی) اسے یہ بھی خیال تھا کہ
امراے عثمان میں اس سے زیادہ کوئی قوی
اور با اثر نہیں ہے اور تدبیر لشکر اور عرب
کو مٹھی میں رکھنے کے لئے اسکے پاس قوتیں ہیں"
لہذا بس آج ہی سے اسکو خلافت کا لالچ ہوا
دیکھو نا جیسے پہلے صعصعہ بن صوحان سے

لیس احد اقوی منی علی الامارة و ان عمر استعملنی ورضی منی الا قوی الی قوله للمهاجرین الاولین ان سرعتم فی اخذها بالتغالب وسلمتم علی هذا الشیخ اخرجها الله منکم الی غیرکم وهو علی التبدیل لال لقادر و انما کان یعنی لنفسه وهو یکنی عنها ولهذا التربص بنصرة عثمان لما استنصره ولم یبعث الیه احدا

اس نے باتین کہی ہین تو یہ الفاظ تھے۔ "حکمرانی کے لئے مجھسے زیادہ کوئی قوی نہین، عمر نے مجھکو عامل بنایا اور میری سیرت سے راضی رہے" (اسے جانے دو) اسکے قبل، مہاجرین و انصار سے اسکی گفتگو دیکھو۔ کہتا ہے "اے گروہ مہاجرین و انصار اگر خلافت کے حاصل کرنے مین تم نے جلدی اور غلبہ سے کام لیا اور اس شیخ کی طرف (قتل کیلئے) مائل ہوئے تو خدا تم سے اسکو نکال لیجائیگا اور وہ تبدل و تغیر پر قادر ہے" اس سے اسکی مراد یہ تھی کہ ایک دن وہ خلیفہ ہوگا اور یہ اسکا اشارہ اپنے ہی طرف تھا۔ اور یہی وجہ تھی کہ عثمان مدد مانگتے رہے اور اس نے کسی ایک کو بھی مدد کیلئے نہ بھیجا۔

ابن ابی الحدید جلد ۲ صفحہ ۹۳

معاویہ صرف دولت و ریاست کیلئے لڑا، نہ عثمان کے انتقام کیلئے

وان معاویه قال لجریر انی قد رایت رایا قال جریر هات قال اکتب لی علی ان یجعل

معاویہ نے "جریر" سے کہا کہ میرے سمجھ مین ایک بات آئی ہے، کہا وہ کیا؟ کہا مین علی کو لکھتا ہون کہ تم شام و مصر مجھے دیدو باقی

لی الشام ومصر واکتب الیه بالخلافة فقال جریر اکتب ما شئت .. فلما اتی علیا کتاب معاویة عرف انها خدعة الامامة ص ۹

خلافت تم لیلو۔ جریر نے کہا جو چاہے لکھو۔ جب یہ تحریر معاویہ امیر المومنین کے پاس آئی تو آپ فوراً سمجھ گئے کہ یہ معاویہ کا فریب ہے اور کچھ نہین۔

بالکل واضح ہے کہ جنگ صفین انتقام عثمان کے لئے نہ تھی ورنہ یہ سمجھوتہ کیسا اور نہ امیر المومنین قاتل عثمان تھے ورنہ یہ رضا کیسی، یہ صلح ظاہر جو معاویہ کر رہا تھا یہ وہی چال تھی جو اس نے عہد امام حسن مین اختیار کی تھی۔

عمرو عاص کی گواہی

واما علی فوالله ان له فی الحرب لحظا ما هو لاحد من الناس وانه لصاحب الامر قال معاویة صدقت ولکنی اقاتله علی ما بایدینا ونلزمه دم عثمان فقال عمرو واسواتاه ان احق ان لا یذکر عثمان لانا وانت قال معاویة

«ایک نجی صحبت»

رہگئے علی، تو خدا کی قسم مقام حرب مین انکا ایک عظیم الشان حصہ ہے جو کسی ایک کو بھی نصیب نہین، اور یقیناً وہ خلافت کے مالک ہین۔ معاویہ نے کہا سچ کہتے ہو، مگر ہم تو ان سے یہ الزام رکھکر جنگ کرینگے کہ عثمان کو انھون نے قتل کرایا اور خون عثمان انکی گردن پر ہے۔ عمرو نے کہا۔ واے خرابی حق تو یہ ہے کہ نہ عثمان کا ذکر تمکو کرنا چاہئے نہ مجھکو، تمھین اس لئے کہ تم نے انکی

ولم فقال عمرو واما
انت فخذلته ومعك
اهل الشام واستغاثك
فابطاءت عليه
واما انا فتركته عيانا
وهربت الى فلسطين
قال معاويه دعني
من هذا اهلم بايعني
فقال عمرو لا والله لا
اعطيك من ديني حتى آخذ من
دنياك قال معاوية سل تعط قال
مصر طعمة

الامامة ص ۹۸

نصرت نہ کی دراںحالیکہ اہل شام تمہارے
ساتھ تھے تم سے عثمان نے استغاثہ کیا اور
تم نے دیر لگائی ۔ اور میں نے انکو ظاہر بظاہر
چھوڑا اور فلسطین بھاگ گیا ۔
معاویہ نے کہا اچھا یہ سب قصہ تو چھوڑ دو آؤ
میری بیعت کرو عمرو نے کہا خدا کی قسم
کبھی نہیں میں اسوقت تک اپنا دین نہ دونگا
جب تک تمہاری دنیا نہ لے لوں "۔
معاویہ نے کہا اچھا جو مانگنا ہو مانگو "
عمرو عاص نے کہا "مصر" دبر دانت میں"
اور اسکی خواہش ہے ۔

"محمد بن مسلمہ کی گواہی"

محمد بن مسلمہ معاویہ کو خط کا جواب دیتے ہوے لکھتے ہیں ۔

والله یا معاویة ما طلبت الا
الدنیا ولا اتبعت الا الهوی
ولئن كنت نصرت عثمان
میتا لقد خذلته
حیا

الامامة ص ۱۰۰

خدا کی قسم اے معاویہ تو نے (اس جنگ سے)
سوا دنیا کے کچھ نہیں چاہا اور سوا خواہش نفس
کسی کی پیروی نہیں کی، اگر تو عثمان کے مرنے
کے بعد انکی مدد کے لئے اٹھا ہے تو تو نے انکی
مدد ان کے حیات میں نہیں کی ۔

معاویہ کی ہوس امارت پر یہ بات دلیل قوی ہے کہ وہ اپنے فعل و قول سے اسکو
ہمیشہ ثابت کرتا رہا، امیر المومنین نے ایک دفعہ اسکی تقریر کے بعد کہا تھا انک
ترید نفسک یا ابن اللخناء لست ہناک (الامامۃ ص۳۳
اے بچو ہر معورت کے بیٹے گویا تو خلافت اپنے لئے چاہتا ہے، تو اسکا اہل نہیں)
قتل عثمان کے بعد جو پوشیدہ خط و کتابت معاویہ نے طلحہ وغیرہ سے کی اور جسکا تذکرہ
ابن ابی الحدید سے پہلے نقل کیا جاچکا ہے وہ بھی اس مطلب پر شاہد ہے کہ یہ
خلافت چاہتا تھا چاہے عثمان قتل ہو جائیں یا کوئی اور مہاجر و صحابی اسکے دل مین
نہ کسی صحابی کی وقعت تھی نہ اسلام کی نہ رسول کی اور نہ قران کی۔
وہ یہ بھی جانتا تھا کہ مہاجرین و انصار عثمان کو قتل کر دین گے اور اس قتل
مین اسکی مراد پوشیدہ تھی وہ بجائے اسکے کہ اس آگ کو دبائے اور بھڑکاتا تھا
عثمان کا یہ فقرہ فان ہولاء المہاجرین قد استعجلوا القدر
وارادوا ما فی انفسہم (الامامۃ ص۳۴) کے جواب مین اسکا یہ کہنا فقال معاویۃ
الرای ان تاذن لی فاضرب اعناق ہولاء القوم
قال من قال علی وطلحۃ و زبیر رائے تو یہ ہے کہ مجھے اجازت دو کہ مین ان تینون کو
قتل کروا دون عثمان نے کہا کون کون؟ کہا علی، طلحہ اور زبیر۔
دنیا خود فیصلہ کر سکتی ہے کہ یہی تینون ہستیان قابل خلافت ہو سکتی تھین
یہی لوگ مخصوص صحابہ تھے، مہاجر بھی تھے باوجود اسکے معاویہ انکے قتل پر آمادہ
تھا عجب اسے ان لوگون کا قتل آسان نظر آتا تھا اور اسکی خلافت کا راستہ انکے
قتل سے صاف ہو رہا تھا تو عثمان مین کون سے سرخاب کے پر لگے ہوئے تھے کہ وہ

انھین قتل نہ کرا دیتا۔

اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ معاویہ زبیر وطلحہ کو باعث قتل عثمان سمجھتا تھا یہی وجہ تو تھی کہ وہ انکا قتل چاہتا ہے۔ پھر جب انکا قتل قبل وقوع واقعہ چاہتا تھا تو بعد قتل عثمان تو اور بھی فرض تھا کہ زبیر وطلحہ کو قتل کردے مگر وہان تو خفیہ خط وکتابت ہونے لگی اور دوستانہ برتاؤ قائم ہو گئے جس کا نتیجہ جنگ جمل کی صورت مین سامنے آیا۔

خود حضرت عثمان کو یقین تھا کہ معاویہ مدد نہ کریگا اور مین قتل ہو جاونگا

حصار کے زمانہ مین جب عثمان نے استغاثے کئے اور مختلف مقامات پر خطوط بھیجے تو معاویہ کو بھی لکھا اور خاص طور سے۔

فیا غوثا یا غوثاہ ولا
امیر علیکم دونی فالعجل
العجل یا معاویۃ وادرک
ثم ادرک وما اراک تدرک

الامامۃ ص ۳۳

المدد، المدد، سوا میرے تمھارا کوئی امیر نہین اے معاویہ جلد آ جلد آ میری مدد کو پہونچ، میری مدد کو پہونچ اور مجھے خیال نہین کہ تو میری مدد کو پہونچیگا۔

معاویہ اور طمع خلافت

یہ راز یون براگندہ نقاب ہو چکا تھا کہ ہر شخص کو یقین تھا کہ معاویہ خلافت اپنے لئے چاہتا ہے اور اسکے حاصل کرنے مین وہ کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کریگا۔ جب قتل سے پہلے معاویہ کو مشورہ کے لئے عثمان نے بلایا ہے اور مشورہ کے بعد لوگ متفرق ہوئے ہین اور یہ اشعار ایک شخص نے پڑھے ہین۔

فقد علمت ضوامر المطی وضمرات عوج القسی

(تیزرو) دبلی پتلی سواریوں نے جو کمان ہو گئی ہیں یہ جان لیا ہے

ان الامیر بعدہ علی وفی الزبیر خلف رضی

کہ عثمان کے بعد خلیفہ علی ہونگے اور اسکے بعد زبیر

تو کعب نے باآواز بلند کہا -

کذبت بل یلی بعدہ — تو جھوٹ کہتا ہے بلکہ اسکے بعد خلافت

صاحب البغلۃ الشہباء — سرخ خچر والے کو ملیگی یعنی معاویہ کو آج

یعنی معاویۃ فطمع فیہا من یومئذ — ہی سے اسکو خلافت کی طمع ہو گئی -

طبری - کامل صفحہ ٦

اپنے منہ سے معاویہ کا خلیفہ اللہ بننا

قال معاویہ یوما وعندہ — ایک دن معاویہ نے کہا جناب صعصعہ بھی ابن

صعصعہ وکان قدم — موجود تھے نامہ لیکے آئے تھے انکے ماسوا اور

علیہ بکتاب علی وعندہ وجوہ الناس — عمائدین موجود تھے) کہ زمین خدا کی ہے

الارض للہ وانا خلیفۃ اللہ — اور میں خلیفہ خدا ہوں جو مال خدا میں لوں

فما اخذ من مال اللہ فھو لی وما — وہ میرا ہے اور جو کچھ چھوڑ دوں وہ میرے لئے

ترکت منہ کان جائزا لی فقال صعصعہ جائز ہوگا - اس پر جناب صعصعہ نے فرمایا

تمنیک نفسک مالا یکون جھلا معاویہ لا تاثم (مروج جلد ٢ صفحہ ٥)

اے معاویہ تجھے جہالت سے ترے نفس نے ایک نہونے والی بات کا آرزومند بنا رکھا ہے لہذا ایسا کر گناہگار نہو اور چپ رہ -

معاویہ کی نسبی کہانی اہل سنت کی زبانی،

ہند مادر معاویہ

وکانت ھند تذکر فی مکة
بفجور ولعہر قال الزمخشری
فی کتاب ربیع الابرار
کان معاویہ یعزی الی اربعة
الی مسافر بن ابی عمرو
الی عمارة بن الولید بن
مغیرہ والی عباس بن عبد
المطلب والی الصباح مغن کان
لعمارة بن الولید وکان
الصباح عسیفا لابی سفیان
شابا وسیما فدعته ھند
الی نفسھا فغشیھا وقالوا
ان عتبه بن ابی سفیان من
الصباح ایضا وقالوا انھا
کرھت ان تضعه فی منزلھا
فخرجت الی اجیاد فوضعته

ہند مکہ مین اپنی آوارگی ... مین مشہور
تھی علامہ زمخشری جو امام اہل سنت ہین
انھون نے اپنی کتاب ربیع الابرار مین لکھا
ہے کہ معاویہ، چار آدمیون کی طرف منسوب
تھا، مسافر بن ابی عمرو، عمارہ بن ولید بن مغیرہ
عباس بن عبد المطلب اور صباح جو عمارہ کا
مغنی تھا، صباح ابوسفیان کا اجیر تھا خوبرو
اور جوان تھا، ہند نے اسکو اپنے شباب کیطرف
دعوت دی اور صباح اس سے مشغول ہوا
مورخین نے یہ بھی لکھا ہے کہ عتبہ بن ابی سفیان
بھی صباح کی اولاد ہے، بچہ چونکہ ایسا تھا،
ہند نے اسکی ولادت گھر مین ہونا ناگوار سمجھا
اور گھر سے باہر پہاڑ دن مین جنی مفصل دیکھو
"تا تلان حسین کا حبس دوام"۔
مین جلد ہماری فرقہ کو نصیحت کرونگا کہ وہ "طوطا بازی"
کھانا ترک کردے کیونکہ اس سے ذہن ان

ھناک صہ ۲۳ ابن ابی الحدید جلد ا ۔ واقعات کی طرف قہر الملتفت ہوتا ہے۔

پھر جب چار یاری فرقہ اس طرح سے پیدا ہو تو دنیا مین جو کچھ مفسدے نہ پیدا ہون وہ کم ہین۔

ان تمام باتون کے باوجود آپ صحابی رسول کاتب رسول بلکہ بعض کے نزدیک کاتب وحی ہین سیکڑون تابعین و صحابہ نے آپسے روایتین کرڈالین، رسالتمآب نے فرمایا تھا کہ اے معاویہ اگر کبھی سلطنت پانا تو ذرا عدل سے کام لینا حضرت عمر انکو ،،کسرائے عرب،، کہا کرتے تھے ایکدن کوڑون سے پیٹا بھی تھا حضرت عمر کی یہ نصیحت تھی کہ ایاکم و الفرقۃ بعدی فان فعلتم فاعلموا ان معاویۃ بالشام میرے بعد افتراق نہ پیدا ہونے پائے اور اگر ایسا ہوا تو سمجھ لو کہ معاویہ شام مین ہے (یعنے خلافت کو اچک لیجائیگا) اصابہ صہ ۴۳۴

معاویہ نے خود قتل نہین کیا پھر کیونکر عثمان کا قاتل ہوگیا؟

معاویہ یا دوسرے لوگ جنھون نے عثمان کا قتل کیا تھا ان تک قاتل کا لقب کیونکر آیا اسکا جواب عقلی تو بہت واضح اور آسان ہے مگر حضرت عثمان کے دلدادہ شاعر حضرت حسان بن ثابت اگر اس کا جواب دین تو بہت اچھا ہے۔

قال حسان بن ثابت لعلی
انک تقول ما قتلت عثمان
ولکن خذلتہ ولم
امر بہ ولکن لم

(حسان بن ثابت جو وظیفہ خوار سلطنت عثمانی تھے اور جنھون نے علی کی بیعت عہد جہارم مین نہ کی تھی انھون نے علی سے کہا کہ آپ کہتے ہین کہ مین نے عثمان کو نہین قتل کیا مگر نصرت بھی

انه عنه فالخاذل شريك القاتل والساكت شريك القائل

عقد فرید ص ۱۸۸

انکی نہیں کی اور نہ مین نے انکے قتل کا حکم دیا، مگر روکا بھی نہیں"۔ لہذا، نصرت نہ کرنے والا جرم قتل مین شریک ہے جسطرح خاموش رہنے والا بولنے والے کا ساتھی ہے

(مجالد) عن الشعبي قال كتب عثمان الى معاوية امددني فامده باربعة الاف مع يزيد بن اسد بن كرز البجلي فتلقاه الناس بقتل عثمان فانصرف فقال لو دخلت المدينة وعثمان حي ما تركت بها مختلفا الا قتلته لان الخاذل والقاتل سواء

عقد فرید جلد ۳ ص ۱۸۹

عثمان نے معاویہ کو لکھا کہ میری مدد کرو اس نے یزید بن اسد بن کرز بجلی کو چار ہزار سپاہیون سمیت بھیجا راہ مین لوگون سے ملاقات ہوئی اور خبر قتل عثمان ملی تو یہ فوج پلٹ گئی اور یزید بھی پلٹا مگر اس نے کہا کہ اگر مدینہ مین پہونچ جاتا اور عثمان زندہ ہوتے تو کسی اختلاف کرنے والے کو زندہ نہ رکھتا اسلئے کہ قاتل اور نصرت نہ کرنے والا دونون برابر ہین۔

تاریخین اس امر کو صاف ظاہر کر رہی ہین کہ معاویہ نے ایسے وقت مناسب پر مدد بھیجی تھی (اگر ثابت ہو) کہ راستے ہی مین قتل عثمان کی خبر ملے اور یہ لشکر پلٹ آئے تاکہ الزام سے بھی بری رہے اور مطلب بھی حاصل ہو جائے۔

معاویہ نے عمداً عثمان کی مدد نہ کی بہت سے عثمانی اصحاب بھی کافر تھے

فلما رأى عثمان ما قد نزل به ... كتب الى معاوية بن ابي سفيان

جب عثمان نے اپنی مصیبتون کو دیکھا تو معاویہ کو شام مین لکھا "بعد بسم اللہ معلوم ہو کہ مدینہ والے

معویا بالشام بسم اللہ الرحمن الرحیم	کافر ہوگئے اور انھوں نے سرتابی کی اور بیعت
اما بعد فان اہل المدینۃ	توڑ دی لہذا فوراً میرے مدد کیلئے شام والوں
قد کفروا واخلفوا الطاعۃ ونکثوا	کو بھیج ؛
البیعۃ فابعث الی من قبلک	جب معاویہ کے پاس عثمانی فرمان پہونچا تو اس نے
من مقاتلۃ اہل الشام علی	کسیکو نہ بھیجا اور اصحاب نبی (جو کافر ہو گئے تھے)
کل صعب وذلول فلما جاء معاویۃ	انکی مخالفت گوارا نہ کی کیونکہ وہ جانتا تھا کہ
الکتاب تربص بہ وکرہ اظہار مخالفۃ	(تمام مہاجرین وانصار) واصحاب نبی نے
اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد	قتل عثمان پر اجماع کر لیا ہے ۔
علم اجتماعہم طبری ص۱۱۵ کامل ص۷۶	

حضرت عثمان کا ایمان قرآن پر نہ تھا

مدیر النجم کوئی پوچھے کہ جب صحابہ کو بے دین اور منافق و کافر جاننے والے کا ایمان بقول آپکے قرآن پر نہیں ہو سکتا تو خلیفہ ثالث کا ایمان باوجود اسکے کہ وہ اصحاب نبی کو کافر جانتے تھے کیونکہ قرآن پر رہا اور لطف یہ ہے کہ انھیں اصحاب سے آپکے جمع قرآن مین مدد لی تھی ۔

صاحب ملل و نحل کی گواہی کہ معاویہ نے عثمان کی مدد نہ کی

حالات عثمان لکھتے ہوئے صاحب ملل و نحل عبارت ذیل لکھتے ہین کہ ایک معاویہ کیا جتنے امراء دولت تھے کسی ایک نے بھی آپکی نصرت باوجود استغاثہ نہ کی ۔

وکان امراء جنودہ معاویۃ بن	عثمان کے امرائے لشکر حسب ذیل تھے ۔

بن ابی سفیان عامل الشام
وسعید بن العاص عامل
الکوفه و بعده الولید
بن عقبه وعبد الله بن عامر
عامل البصره وعبد الله بن ابی
سرح عامل مصر کلهم خذلوه و رفضوه
حتی قدر علیه وقتل مظلوما فی داره

معاویہ شام کا عامل تھا سعید بن عاص کوفہ
کا اور اسکے بعد کوفہ کا عامل عقبہ بن ولید ہوا۔
عبد اللہ بن عامر بصرہ کا عامل تھا اور عبد اللہ
بن ابی سرح مصر کا مگر کسی ایک نے بھی عثمان کی
نصرت نہ کی اور انکو یکہ و تنہا چھوڑ دیا یہانتک
کہ لوگون نے ان پر غلبہ پایا اور وہ مظلوم
اپنے گھر مین قتل ہو گئے۔

کتب خانه وقف متصد

آٹھوان قاتل عثمان کا چھیتا چچازاد بھائی

مروان بن الحکم

هو ابن عم عثمان وکاتبه فی
خلافته .... و من بعد الفتح
اخرجه ابوه الی الطائف وهو
معه ... وکان یعد فی الفقهاء
... وکان مع ابیه بالطائف
الی ان اذن عثمان للحکم فی
الرجوع الی المدینة فرجع مع ابیه ...
ثم کان من اسباب قتل عثمان

یہ عثمان کے چچازاد بھائی اور انکے پرائیوٹ
سکریٹری تھے۔ فتح مکہ کے بعد مروان اور
حکم دونون کو رسول نے شہر بدر کرا کے
طائف (اور بقول زندہ) بھیجدیا۔ مروان
کا شمار فقہا مین ہو۔ یہ طائف ہی مین رہے
مگر جب عثمان نے انکے باپ حکم کو واپس
بلایا تو یہ بھی انکے ساتھ آئے۔
یہی مروان منجملہ اسباب قتل عثمان خود ایک

ثم شهد الجمل مع عائشة ثم صفین مع معاویہ (استیعاب ص۱۲۸)
ونظر الیہ علی رضی اللہ عنہ یوما فقال
لہ ویلک وویل امة
محمد منک ومن بنیک
وکان مروان یقال لہ خیط
باطل ... وھو معدود
فیمن قتل النساء اصابہ ص۴۲۷ و ۴۲۸

سبب تھے پھر جمل مین عائشہ کے شریک رہے اور صفین مین معاویہ کے۔
امیر المومنین علی علیہ السلام نے اسکو ایک دفعہ دیکھکر فرمایا کہ تجھپر واے ہو اور امت محمد پر تیرے سبب سے اور تری اولاد کے سبب سے
مروان کا لقب "خیط باطل" تھا اور جن لوگون کی موت عورتون کے ہاتھ سے ہوئی ان مین اسکا بھی شمار ہے۔

مروان بن حکم چونکہ رسول اللہ اور امیر المومنین سے اپنے اور اپنی اولاد کی ریاست کے متعلق سن چکا تھا لہذا اسکے دل مین طوفان ریاست برپا تھا اور وہ ہمہ وقت انہین فکرون مین لگا رہتا تھا، یہی وجہ تھی کہ وہ عثمان کو اپنے قبضہ مین کئے ہوے تھا اور عثمان کی قتل کو اس لئے کہ وہ محبوب عثمان ہونے کے علاوہ چچا زاد بھائی بھی تھا اپنے لئے ذریعہ خلافت سمجھتا تھا۔

اس نے عمداً ایسی ایسی چالین چلین اور ایسا حضرت عثمان کو معاذ اللہ احمق بنایا کہ آخر مین وہ قتل ہی کردیے گئے۔ اسکی حرکتون سے اسکا سگا بھائی تک نالان تھا اور دن کا کیا ذکر چنانچہ عبد الرحمن بن حکم کے یہ اشعار اس مطلب پر شاہد ہین۔

لحا اللہ قوما امّروا خیط باطل — علی الناس یعطی ما یشاء ویمنع

خدا اس قوم پر لعنت کرے جسنے "خیط باطل" کو لوگون پر امیر بنادیا جو جو چاہے کرتا ہے

مروج جلد ۲ ص۷۶ خمیس ص۳۷۲ جلد ۲ اصابہ جلد ۲ ص۴۲۶

اسکے بھائی کے اشعار اسکی مذمت مین بکثرت ہین مختلف تاریخون مین انکا تذکرہ ہے
اور ابن حجر نے اصابہ ص ۴۲۹ پر بھی انکا ذکر کیا ہے ۔

دُوَلُ الاسلام

وفی دول الاسلام کان مروان	مروان نے بچپنے مین رسول کی زیارت کی
قد لحق النبی وھو صبی وولی	مدینہ کی نیابت کئی دفعہ اسکو ملی - یہ طلحہ بن
نیابۃ المدینہ مرات وھو قاتل	عبید اللہ کا قاتل ہے جبکا عشرہ مبشرہ مین
طلحۃ بن عبید اللہ احد العشرۃ	شمار ہے عثمان کا پرائیوٹ سکریٹری تھا.
للمبشرۃ بالجنۃ وکان کاتب السر لعثمان	اس کی ذات کیوجہ سے عثمان کا قتل ہوا
وبسببہ جری علی عثمان ماجری خمیس جلد ۲ صـ ۲۶۲	اور ان پر مصائب ٹوٹے ۔

سیرۃ مغلطای

وکان مروان فقیہا عالما ادیبا کاتبا لعثمان	مروان فقیہ، عالم، اور ادیب تھا عثمان کا
وھوکان من اعظم الاسباب فی زوال	کاتب تھا، اور سب سے بڑا سبب زوال دولت
دولۃ عثمان وکانوا ینقمون علی عثمان	عثمان کا مروان تھا۔ اسی کی وجہ سے اور اسکے
تقریب مروان وتصرفہ فی الامور خمیس صـ ۲۶۲	تصرفات ملکی کیوجہ سے عثمان سے انتقام لیا گیا

"عثمان کی توبہ برملا اور مروان کی جسارت توبہ شکن"

اصحاب نبی نے جب عثمان سے توبہ کی خواہش کی اور انھون نے بھی محسوس کیا کہ ان

کہ ان حرکتوں سے توبہ کرنا چاہیے تو برسر ممبر توبہ کی اور خدا سے وعدہ کیا کہ اب وہ ایسا نہ کرینگے۔ مگر مروان تو کچھ اور ہی چاہتا تھا اور حضرت عثمان کو مروان سے وہ مانتا تھی کہ خدائی وعدہ اور اپنے توبہ پر غالب آگئی۔

قال سمعت عبد الرحمن بن الاسود بن عبد یغوث یذکر مروان بن الحکم قال قبحہ اللہ مروان خرج عثمان الی الناس فاعطاہم الرضا وبکی علی المنبر وبکی الناس حتی نظرت الی لحیۃ عثمان مخضلۃ من الدموع وہو یقول اللہم انی اتوب الیک اللہم انی اتوب الیک اللہم انی اتوب الیک... فدخل علیہ مروان فلم یزل یفتلہ فی الذروۃ والغارب حتی فتلہ عن رأیہ وازالہ عما کان یریدہ فلقد مکث عثمان ثلاثۃ ایام ما خرج استحیاء من الناس - طبری ص ۱۱۲ جلد ۵

(راوی کہتا ہے) میں نے عبد الرحمن بن اسود کو مروان کا ذکر کرتے سنا وہ کہتے تھے۔ خدا برا کرے مروان کا۔ عثمان لوگوں تک آئے اور انکے مطالبات پورے کرنے کا وعدہ کر لیا اور انکو راضی کر لیا، ممبر پر جاکے اتنا روئے کہ داڑھی تر ہوگئی اور کہتے جاتے تھے کہ یا اللہ توبہ یا اللہ توبہ۔ مگر مروان نے ایسی پٹی پڑھائی کہ انکو انکے وعدے اور ارادے سے پھیر دیا اور انھوں نے اپنی رائے بدل دی (اتنے بڑے مجمع میں جھوٹ بولے تھے) لہذا تین دن تک شرم کے مارے گھر سے نکلے نہیں

نائلہ زوجہ عثمان کے نزدیک بھی مروان قاتل تھا

وقد اطعت مروان یقودک حیث شاء قال ما اصنع قالت تتقی اللہ وحدہ وتتبع سنۃ صاحبیک

عثمان سے نائلہ زوجہ عثمان نے کہا، تم نے تو مروان کی ایسی اطاعت کی کہ وہ تمھیں جہاں چاہتا ہے نکیل کھینچتا ہوا لئے جاتا ہے

انك متى اطعت
مروان قتلك ومروان
ليس له عند الناس
قدر ولا هيبة
ولا محبة وانما ترك
الناس لمكان مروان

طبری ص۱۱۲

عثمان نے کہا تو پھر میں کیا کروں۔ کہا صرف
خدا سے ڈرو اور سیرت شیخین پر عمل کرو۔
یقیناً تم اگر مروان کی اطاعت کرتے جاؤ گے
تو وہ تمہیں قتل کر دیگا۔ نہ لوگوں کی نگاہوں میں
مروان کی قدر ہے نہ عزت نہ ہیبت ہے
نہ محبت تمہارا ساتھ لوگوں نے مروان ہی
کی وجہ سے چھوڑ دیا ہے۔

مروان کے متعلق امیر المومنین کا قول اور عثمان کو نصیحت

اه علی علیه السلام مبغضا
..فقال اما رضيت من
مروان ولا رضي منك
الا بتحرفك عن دينك
وعن عقلك مثل جمل
الظعينة يقاد حيث
يسار به والله ما
مروان بذی رأی
في دينه ولا
نفسه وايم الله انی

(جب کئی بار امیر المومنین نے عثمان کی بلا
ٹالی اور کئی مرتبہ عثمان جھوٹ بولے) تو
امیر المومنین غصہ میں بھرے ہوئے آئے
اور فرمایا کہ نہ مروان تم سے راضی ہوگا نہ تم
مروان سے خوش ہوگے مگر کبھی جب وہ تمہارا
دین بدلوا دے اور تمہیں سڑی بنا دے۔
یہ کیا لدو اونٹ کی طرح اسکے ہاتھ پر کھنچے
چلے جاتے ہو، خدا کی قسم نہ مروان دین
میں صاحب رائے ہے اور نہ اپنے نفس
کے بارے میں صاحب رائے ہے اور خدا کی قسم

لاارہا مسیوء دلدتم لایصدر ئی
ومااانا بعائل بعد مقامی
ھ ۱۶۰ طبری ص۱۱۲ کامل ص۷۳

مین تو یہ دیکھتا ہون کہ وہ تمھین مہلکہ مین لیکے پڑونگا
اچھا اب اسکے بعد مین اس معاملہ مین نہ پڑونگا
(جاتا ہون)

امیر المومنین کا دوسرا قول

وذلک کلہ فعل مروان بن الحکم
وسعید بن العاص وابن عامر
معاویۃ اطعتہم وعصیتنی طبری ص۱۰۹ وکامل ص۷۳

یہ جو کچھ بھی کیا مروان بن حکم سعید بن عاص
اور ابن عامر ومعاویہ نے کیا اے عثمان تم نے
انکی اطاعت کی اور میری نافرمانی۔

مروان چونکہ اپنی ترکیبون مین تھا اور حضرت عثمان اسکے بس مین تھے لہذا ہر بار عثمان کی توبہ یہ توڑ دواتا تھا اور انکو جھوٹ بولواتا تھا اصحاب نبی جو قتل عثمان پر آمادہ تھے انکو اپنی حرکتون سے اور بھی امادۂ قتل بنا رہا تھا۔ اور باوجود اسکے کہ یہ طرید رسول تھا ملعون رسول تھا اسکو رسول نے چھپکلی بچہ کہا تھا عثمان کے قتل کا باعث تھا جھوٹ دغابازی مکر اور فریب اس مین کوٹ کوٹ کے بھرا ہوا تھا جب امیر المومنین نے فتنہ کو دبایا اور عثمان نے توبہ کی تب بھی اس نے فوراً اپنی ترکیبون سے ایک دوسرا فرمان خلاف فرمان اول خلیفہ صاحب سے لکھوا مارا ان تمام کرتوتون کے باوجود اسکا شمار مہاجرین مین ہے اور مہاجرین بقول عبداللہ سکو جنتی ہین۔

چنانچہ جب عثمان کی جان بچانے کیلئے امیر المومنین اہل مصر کے پاس تشریف لیگئے ہین جن کا قیام ذی خشب مین تھا اور جو مدینہ سے قریب ہی ہے تو اسوقت مہاجرین وانصار بھی ساتھ تھے انھین مہاجرین مین مروان کا بھی شمار مورخین

اہل سنت کرتے ہین ۔ عبارت ملاحظہ ہو۔

فرکب علی و رکب معه نفر من المهاجرين فيهم سعيد بن زيد وابو جهم العدوی وجبير ابن مطعم وحكيم بن حزام ومروان بن الحكم وسعيد بن العاص وعبد الرحمن بن عتاب ابن اسيد

امیر المومنین سوار ہوئے اور ایک جتھا مہاجرین کا آپکے ہمراہ گیا۔ اسمین سعید بن زید، ابو جہم، جبیر بن مطعم، حکیم بن حزام مروان بن حکم، سعید بن عاص اور عبد الرحمن بن عتاب ابن اسید تھے۔ طبری جلد ۵ ص ۱۱۱

عثمان کے گھر پر پورا پورا قبضہ اسکا تھا، سیاہ وسپید کا اختیار، اسکو تھا، حد یہ ہے کہ زوجہ عثمان نائلہ بنت فرافصہ (نصرانیہ) کے شان مین ایسی ایسی گستاخی کرتا تھا جسکی کوئی انتہا نہین مگر نہ معلوم وہ کیا خفیہ بات تھی کہ حضرت عثمان کے کانون پر جون نہ رینگتی تھی۔

چنانچہ جب معاہدۂ عثمان کی توڑنے کی کوشش مروان نے کی تو نائلہ نے مروان سے کہا کہ تو چپ رہ تو تو انکا قتل چاہتا ہے، اسپر مروان نے جو گستاخی کی ہے وہ اس عبارت سے ملاحظہ کیجئے۔

فقالت نائلة بنت الفرافصة امرأة عثمان لا بل اصمت ... انه قد قال مقالة لا ينبغي له ان ينزع عنها فاقبل عليها مروان فقال ما انت وذاك فوالله مات ابوك وما يحسن يتوضأ

طبری ص ۱۱۱ جلد ۵ ۔ کامل ص ۱۲۳

نائلہ زوجہ عثمان نے مروان سے کہا تو چپ رہ عثمان نے جو وعدہ کر لیا اور جو کہدیا اس سے پلٹنا اب انھین زیبا نہین مروان نائلہ کیطرف بڑبڑا اور کہا تمھین ان باتون سے کیا مطلب تمھارا باپ مرگیا اور آبدست لینا بھی نہین آتا تھا۔

بہر حال عثمان کو مروان کی محبت مین نہ اپنی شخصیت کا خیال رہا نہ اصحاب نبی
نہ اپنے قول کا پاس رہا نہ کذب صریح کا اور انھون نے مروان کے اس کہنے
فانقض التوبه ولا تقرب الخطیئة (الامامة
توبہ توڑ دے اور خطا کا اقرار نہ کیجئے) پر بعد اقرار خطاء توبہ عمل کر ہی لیا اور قتل
کی منزل سامنے آگئی۔

عنوان قاتل محمد بن ابی بکر ام المومنین عائشہ کے بھائی

مصر مین حضرت عثمان کا عامل سعد بن ابی سرح تھا، اہل مصر نے اسکی شکایتین جو
تھین، لیکن عثمان نے ان شکایتون کا اثر لیا اور ایک عتاب نامہ مصریون ہی کے
ہاتھون، جو شکوہ گزار تھے اسے بھیجا، ابن ابی سرح نے کہا کہ مین عثمان کا حکم نہ مانو
(یہ تھی خلافت) اور بعض مصریون کو مارا اور ایک کو قتل کر دیا۔ اہل مصر سات سو کی
تعداد مین اٹھے اور مساجد مین وقت نماز، اصحاب نبی سے ابن سرح کے مظالم کی شکایتیں
کرتے پھرتے تھے۔

یہ شکوے سنکر طلحہ نے عثمان سے سخت گفتگو کی اور عائشہ نے عثمان کو انصاف
و عدل کی طرف توجہ دلائی، امیر المومنین نے بھی سمجھایا کہ وہ لوگ ابن ابی سرح
کی جگہ محمد بن ابی بکر کو عامل مصر بنانا چاہتے ہین لہذا تم انکو مقرر کر دو اور ابن ابی سرح
سے قتل کا انتقام لو۔

عثمان نے فرمان لکھدیا جس مین محمد بن ابی بکر کو عامل مصر بنا دیا محمد بن ابی بکر
مہاجرین و انصار کی معیت مصر کو چلے جب یہ لوگ تین رات کے فاصلہ پر مدینے سے نکلے

تو ایک گھبرائے ہوئے شتر سوار کو دیکھا اصحاب رسول نے اس سے پوچھا کہ کون ہو کہاں جاتے ہو ایسی گھبراہٹ کیوں ہے۔

اس نے کہا کہ میں عثمان کا غلام ہوں اور مجھے عامل مصر بن ابی سرح کے پاس بھیجا ہے اصحاب نبی نے کہا کہ عامل مصر تو یہ ہیں، یعنے محمد بن ابی بکر اس نے کہا یہ مقصود نہیں کہا تو کیا کرنے جاتے ہو؟ کہا ایک پیغام ہے، کہا کوئی فرمان تمھارے پاس ہے؟ کہا نہیں،، آخر جب ان اصحاب نبی نے تلاش کی تو اسکے پاس نہایت مخفی حیثیت سے ایک فرمان نکلا۔ تمام مہاجرین و انصار یکجا ہوگئے اور انکے سامنے اس فرمان کی مہر توڑی گئی اسکا مضمون یہ تھا۔

اے عبداللہ بن ابی سرح جب تمھارے پاس محمد بن ابی بکر اور فلاں فلاں صحابی پہونچیں تو انکو قتل کردو اور اپنے عہدہ پر قائم رہو جبتک میری رائے تم تک نہ آئے۔ اور فرمانِ نصب محمد کو باطل سمجھو،،

(دیکھو تمام کتب سیر) .....

طلحہ وزبیر وعلی وسعد بن ابی وقاص سب نے اس فرمان کو دیکھا اب مدینہ میں کوئی ایسا نہ تھا جسکے دل میں عثمان کی دشمنی نہو۔

"الاعمال بالنیات،، کو پیش نظر رکھتے ہوے۔ محمد بن ابی بکر نے اپنا انتقام خلیفہ ثالث سے لیا، اور لینا بھی چاہئے تھا، اسلئے کہ اگر کہیں یہ مخفی فرمان دیکھ لیا گیا ہوتا تو محمد اور دیگر اصحاب نبی کا خاتمہ تھا۔

علامہ ابن عبد البر کی گواہی

وفی الاستیعاب وکان اول من
دخل علیہ الدار محمد
بن ابی بکر فاخذ بلحیتہ
..... وفی روایۃ فلما
دخل اخذ بلحیتہ وهزها
وقال ما اغنی عنک معاویۃ
وما اغنی عنک ابن ابی سرح
وما اغنی عنک عبد اللہ بن عامر
فقال یا ابن اخی ارسل
لحیتی فواللہ لتجبذ لحیۃ
کانت تعز علی ابیک
وما کان ابوک یرضی مجلسک
ھذا منی فیقال انہ
حینئذ ترکہ وخرج عنہ
ویقال حینئذ اشار الی
من معہ فطعن
واحد منهم فقتلوہ

استیعاب میں ہے کہ سب سے پہلے عثمان کے
قتل کے لیے جو شخص اندر گھسا وہ محمد بن
ابی بکر تھے جاتے ہی، انھوں نے اُنکی
داڑھی پکڑ لی - ایک روایت میں ہے
کہ جب داڑھی پکڑ کے ہلائی اور کہا ”
کہو اب نہ معاویہ کام آتا ہے اور نہ عبداللہ
بن ابی سرح اور عبداللہ بن عامر “!
تو حضرت عثمان نے کہا کہ میرے بھتیجے
ڈاڑھی میری چھوڑ دو کیونکہ خدا کی قسم
داڑھی کا یوں ہلانا اور کھینچنا تمھارے
باپ کو اگر ہوتے تو ناگوار ہوتا اور جہاں
تم بیٹھے ہو (میرے سینہ پر) یہ انھیں شاق
ہوتا “ یہ سنکر کہا جاتا ہے کہ محمد بن ابی بکر
نے چھوڑ دیا اور چلے گئے - اور بعض مورخین
کہتے ہیں کہ نہیں جلتے جاتے انھوں نے
اپنے ساتھیوں سے اشارہ کیا اور انمیں سے
ایک نے آپ پر ضرب لگائی اور پھر سب نے قتل کر دیا۔

(استیعاب ص۳۳ و ص۳	(واقعا شدید واقعہ ہے اصحاب نبی کو یہ کسیطرح
رحیۃ الحیوان ص۹۵) خمیس جلد ۲ ص۲۹۴	زیبا نہ تھا کسی ادنی مسلمان سے چہ جائیکہ
مطبوعہ مصر و ص۲۹۳	خلیفہ ثالث)

عائشہ کا دیا ہوا سبق لوگوں کو یاد رہ گیا۔

بی بی عائشہ نے عثمان کے لئے نعثل کا لقب تجویز کر دیا تھا اب اس لقب سے ہر شخص عثمان کو خطاب کرنے لگا بڑے بڑے صحابہ عثمان کو اسی لقب سے یاد کرنے لگے جیسا کہ آئندہ ظاہر ہو گا محمد بن ابی بکر آخر عائشہ کے بھائی ہی تھے پھر بہن کی تاسی کیونکر نہ کرتے، انھوں نے بھی اسی لقب سے مخاطبہ کیا۔

فاخذ محمد بلحیته	محمد نے عثمان کی داڑھی پکڑلی (میرے
وقال اخذ الک الله یا	نزدیک یہ سبق بھی محمد نے اپنے باپ ابوبکر
نعثل فقال لست بنعثل ولکنی	سے سیکھا تھا، تجہیز جیش اسامہ کے وقت
عثمان و امیر المومنین	یوہیں ابوبکر نے عمر کی داڑھی پکڑی تھی)
فقال ما اغنی عنک	اور کہا خدا تجھے رسوا کرے اے لمبی داڑھی
معاویه و فلان	والے، حضرت عثمان نے کہا، میں نعثل
و فلان فقال	نہیں ہوں میں امیر المومنین عثمان ہوں"
عثمان یا ابن اخی	محمد نے کہا کہو "معاویہ اور فلان فلان
دعها من یدک	اب کوئی بھی کام نہ آیا، عثمان نے کہا"
فما کان ابوک	بھتیجے میری داڑھی چھوڑ دو تمہارے باپ

لیقبض علیها فقال
لو علم ما علمت
فی حیوۃ ابی لیقبض
علیها والذی ارید بك
اشد من قبضی علیها فخرج وقیل
بالطعن بمشقص کان فی یدہ
(ابن ابی الحدید جلد ۱ ص ۹۶)

اگر ہوتے تو ایسا نہ کرتے'' محمد نے کہا اگر
انھیں ان باتوں کا علم ہوتا جنھیں میں جانتا
ہوں تو وہ بھی ایسا ہی کرتے اور میں تو
اس داڑھی پکڑنے سے زیادہ کچھ اور کرنا
چاہتا ہوں'' بعض کہتے ہیں محمد چلے گئے
اور بعض کہتے ہیں نہیں انھوں نے عثمان پر کیا وار

محمد بن ابی بکر کو سب سے زیادہ قتل عثمان کی پڑی ہوئی تھی

فحاصروہ فی دارہ وکان
من اکبر المولبین علیه
محمد بن ابی بکر (حیوۃ الحیوان طبع مصر جلد ۱ ص ۹۵)

اصحاب نبی نے عثمان کا محاصرہ کر لیا اور سب سے
زیادہ عثمان کے خلاف لوگوں کو ابھارنے
والے محمد بن ابی بکر تھے۔

محمد بن ابی بکر نے عثمان کو چت کر دیا اور سینہ پر چڑھ بیٹھے

فدخل علیه محمد بن ابی
بکر فصرعه وقعد علی صدرہ
واخذ بلحیته وقال یا نعثل ما اغنی
عنك معاویة الخ (الامامۃ ص ۴۲) طبری ص ۱۱۸
ودخل علیه محمد بن ابی
بکر وقد افاق فقال

محمد بن ابی بکر گھس آئے اور عثمان کو پچھاڑ
کر ان کے سینہ پر بیٹھ گئے انکی داڑھی
پکڑ کے کہا'' اے لمبی داڑھی والے
اب معاویہ وغیرہ کچھ کام نہیں آتے''؟
محمد ابن ابی بکر گھر میں داخل ہوئے عثمان
کو اسوقت غش سے افاقہ ہو گیا تھا اور کہا

له يا نعثل غيرت وبدلت

(حبيب السير ص۱۷۳ سمنون واحد الامامة والسياسة ص۴۴)

کیون لے لمبی داڑھی والے (نعثل) تونے شریعت محمدی بدل دی؟

وتسوروا على عثمان من دار الزق داره ونزل جماعة فيهم محمد بن ابي بكر.

ابو الفدا ص۱۸۲ مروج ص۳۰۲

یہ لوگ دیوار پھاند کے ایک ہمسایہ کے گھر سے عثمان کے گھر مین آے انہین محمد بن ابی بکر بھی تھے۔

(دیوار پھاندنے کا سبق حضرت عمر نے دیا)

عثمان کی زوجہ نائلہ کا بیان

وكتبت نائلة بنت الفرافصة الى معاوية تصف دخول القوم على عثمان واخذه المصحف ليتحرم به وما صنع محمد بن ابي بكر

الامامة ص۴۴

نائلہ زوجہ عثمان نے معاویہ کو خط لکھا اور اسمین قوم کا گھر مین گھس آنا اور عثمان کا بچنے کے لئے اور پناہ کیلئے قرآن کا ہاتھون مین لینا اور محمد بن ابی بکر نے جو کچھ کیا تھا وہ سب لکھا۔

"مورخین کی گواہی"

وذكروا ان محمد بن ابي بكر.. اخذ بيد الرجلين فقال لهما ان جاءت بنو هاشم .. كشفوا الناس

مورخین کہتے ہین کہ محمد بن ابی بکر نے دو آمیو نکا ہاتھ پکڑ کے کہا کہ دیکھو اگر بنی ہاشم عثمان کی مدد کیلئے آگئے تو لوگ انھین دیکھ کر ہٹ جائینگے اور کیا دھرا کھیل بگڑ جائیگا۔

من عثمان ولبطل بما تريد و دن ولكن قوموا حتى نتسوّر عليه فنقتله من غير ان يعلم احد (الامامة ص۱۴۴)

اٹھو چلو تاکہ ہم دیوار پھاند کر عثمان تک پہونچیں اور چپکے سے انھیں قتل کر دیں۔

معاویہ بن خدیج عثمانی کا قول

اور انکا انتقام اس امر پر قوی دلیل ہے کہ محمد بن ابی بکر نے عثمان کو قتل کیا تھا، جب عثمانی گروہ معاویہ بن ابی سفیان اور عمر و عاص کی ترکیبون سے مصر پر فتحیاب ہوا اور والی مصر محمد بن ابی بکر کو شکست ہوئی اور یہ بھاگ کر ایک قریہ مین روپوش ہوے تو معاویہ ابن خدیج نے انکا تعاقب کیا۔

فدلتهم عليه امرأة فقال احفظوا فی ابی بکر فقال معاویة بن خدیج قتلت ثمانین رجلا من قومی فی عثمان واترکک وانت صاحبه فقتله ثم جعله فی جیفة حمار میت فاحرقه بالنار۔

خطط مقریزی ص۱۵۱ جلد۴ طبع مصر

ایک عورت نے محمد بن ابی بکر کا نشان بتا دیا جب محمد ابن ابی بکر گرفتار ہو گئے تو انھون نے کہا ابو بکر کا واسطہ مجھے چھوڑ دو،، معاویہ بن خدیج بولا کہ مین نے اپنے قوم کے اسّی آدمی عثمان کے لیے مار ڈالے اور تمھین زندہ چھوڑونگا؟ درانحالیکہ تم ان کے قاتل ہو۔ یہ کہکے محمد کو قتل کر دیا اور انکا مردہ ایک مردار گدھے کے کھال مین بھر کر جلوا دیا۔

معاویہ بن خدیج سُنّی تھا دیکھو خطط ص۱۴۷ و دیگر کتب اسکو اقرار ہے کہ اسکی

(حیواۃ الحیوان جلد ۱ صفحہ ۱۴۹ طبع مصر	تو تم یعنی تمھی لوگون نے عثمان کو قتل کیا جیسا کہ
اصابہ صفحہ ۳۴۹ و صفحہ ۳۵۰	اسکا انتقام بتاتا ہے اور قول شاہد ہے۔

حیوۃ الحیوان مین عبارت خطط سے زاید ایک یہ بات بھی ہے کہ جناب محمد کو زندہ جلوا دیا گیا۔

بل وضعہ حیا فی جیفتہ	زندہ مردار گدھے کی کھال مین بھروا کے
حمار واحرقتہ بالنار	جلادیا۔

ہوتا ہے کی آگ

ولما قتل ووصل خبرہ	جب محمد قتل ہوگئے اور یہ خبر مدینہ پہونچی
الی المدینۃ مع مولاہ	اور سالم انکا غلام انکی قمیص لیکے گھر مین پہونچا
سالم ومعہ قمیصہ ودخل	تو عورتون اور مردون کی ایک بھیڑ ہوگئی
بہ دارہ اجتمع رجال و	معاویہ ابن ابوسفیان کی بہن اور رسول اللہ
نساء فامرت ام حبیبہ بنت	کی زوجہ ام حبیبہ نے حکم دیا کہ ایک مینڈھا
ابی سفیان زوج النبی بکبش	بھونا جائے اس بھنے ہوئے مینڈھے کو
فشوی وبعثت بہ الی	عائشہ کے پاس بھجوایا اور کہلا بھیجا کہ یوہین
عائشہ وقالت	تمھارا بھائی جلایا گیا ہے عائشہ نے
ھکذا قد شوی اخوک فلم	اس کے بعد زندگی بھر کوئی
تاکل عائشہ بعد ذلک شواء حتی	بھنی ہوئی چیز نہین کھائی۔
ماتت حیواۃ الحیوان جلد ۱ طبع مصر صفحہ ۱۴۹	

انتقام پر مسرت

اگر محمد بن ابی بکر قاتل عثمان نہ تھے تو نہ اس انتقام کی ضرورت تھی اور نہ اس اظہار مسرت کی جو زوجہ عثمان نے کیا۔

قالت هند بنت شمر الحضرمية رأيت نائلة بنت الفرافصة امرأة عثمان بن عفان تقبل رجل معاوية بن خديج وتقول بك ادركت ثاري حيوة الحيوان جلد ا

ہند بنت شمر حضرمیہ نے کہا کہ مین نے خود دیکھا کہ نائلہ زوجہ عثمان معاویہ بن خدیج کے پاؤن چومتی تھین اور کہتی تھین کہ تمھاری بسبب سے مین نے اپنا انتقام لے لیا

کوئی بتائے کہ غیر محرم کے پاؤن چومنا کہاں تک جائز تھا اور یہ بوسہ کس حق سے لیا جا رہا تھا خدا معلوم اس زمانہ مین حضرت عثمان کی تعلیم ازواج کے لئے کیا تھی اگر ایسی جلیل القدر عورت نہوتی تو لوگ کچھ اور خیال کرتے۔

محمد بن ابی بکر کا قتل اسی لئے ہوا کہ وہ قاتل عثمان تھے

خدا اس فرقہ خلفا پرست اور حلقہ بگوش بنی امیہ سے پناہ مین رکھے جھوٹ بولنے تاویلات واہیہ کرنے اور صریحی واقعات تاریخی سے انکار کر دینے مین جو ید طولی اس فرقہ کو حاصل ہے وہ شیطان رجیم کو بھی حاصل نہین، محمد بن ابی بکر بذات خود قاتل تھے، اس امر کو ابو بکر خلیفہ صاحب کیوجہ سے ان کے بیٹے ہواخواہ ابن حجر نے بچانا چاہا اور ایسی کمزور تاویل فرمائی ہے کہ الہی توبہ کوئی پوچھے کہ پھر محمد کو قتل کیون کیا گیا اور انکا مردہ یا زندہ گدھے کی کھال مین بھروا کے کیون جلایا گیا؟ -

،،دعویداران اسلام کے مظالم رحماء بینہم کی تفسیر!

فاستخرجوه وقد كاد يموت
عطشا فاقبلوا به نحو فسطاط
مصر قال ووثب اخوه عبد الرحمن
بن ابي بكر عمرو بن العاص وكان
في جنده فقال اتقتل اخي صبرا ابعث
الى معاوية بن خديج فانهه
فبعث اليه عمرو بن العاص يامره
ان ياتيه محمد بن ابي بكر فقال معاوية
اكذاك قتلتم كنانة بن بشر واخلي
انا عن محمد بن ابي بكر هيهات
.... فقال لهم محمد
اسقوني من الماء قال له
معاوية بن خديج لا سقاه
الله ان سقاك قطرة ابدا
انكم منعتم عثمان ان يشرب
الماء حتى قتلتموه صائما
محرما.... والله لاقتلنك يا بن

محمد بن ابی بکر کو گھسیٹ کر نکالا اور وہ پیاس
سے جان بلب تھے اسکو لیکے فسطاط مصر کیطرف
آئے۔ بھائی کو اس حال مین دیکھکر عبدالرحمن
بن ابی بکر بگڑ گئے اور عمرو عاص سے کہا
(عبدالرحمن عمرو عاص کے لشکر مین تھے)
کیا میرے بھائی کو ہاتھ پاؤن باندھ کے
قتل کرو گے معاویہ بن خدیج سے کہلا بھیجو کہ
قتل نہ کرین،،۔ عمرو عاص نے کہلا بھیجا اگر
معاویہ بن خدیج نے جواب دیا کہ یہ نہین
ہوگا، تم نے کنانہ بن بشر کو قتل کر دیا اور ہم
محمد بن ابی بکر کو چھوڑ دین؟ یہ بہت بعید ہے
محمد نے ان سے کہا کہ تھوڑا سا پانی مجھے
پلا دو،، معاویہ نے کہا خدا اسے سیراب کرے
اگر وہ تمھین ایک قطرہ پانی بھی دے تم نے
عثمان کو پیاسا روزے مین قتل کیا۔
خدا کی قسم اے ابوبکر کے بیٹے مین تجھے قتل کرونگا
اور خدا تجھے جہنم کی گرم پانی سے سیراب کریگا،،

ابی بکر فسیقیك الله الحمیم
والغساق وقال له محمد یا ابن
الیهودیة النساجة لیس ذلك
الیك .... ان الله یحرقك
ومن ذکرہ قبل و لساماك معاویة
وهذا واشار الی عمرو بن العاص
بنار تلظی علیکم ... قال له
معاویة انما قتلك بعثمان
قال له محمد وما انت وعثمان
ان عثمان عمل بالجور ونبذ حکم
القرآن وقد قال الله ومن لم
یحکم بما انزل الله فاولئك هم الفاسقون
فنقمنا ذلك علیه فقتلناه ...
فغضب معاویة فقدمه فقتله
ثم القاه فی جیفة حمار ثم
احرقه بالنار فلما بلغ ذلك عائشة
جزعت علیه جزعا شدیدا وقنتت علیه
فی دبر الصلوٰة تدعو علی معاویة
وعمرو (طبری ص ۶۰ جلد ۶ طبع مصر)

محمد نے کہا اے یہودیہ جلاہن کے بیٹے
یہ اختیار تجھے نہین خدا تجھے بھی جلائیگا
اور جس کا ذکر تو نے پہلے کیا اسے بھی جلائیگا
(عثمان کو) اور تیرے امام معاویہ بن
ابی سفیان کو بھی جلائے گا اور اسے
عمرو عاص کو بھی جہنم مین جلائے گا۔"
معاویہ بن خدیج نے کہا دیکھ مین تجھے
عثمان کے بدلے قتل کرتا ہون، محمد نے
کہا تجھے عثمان سے مطلب عثمان نے مظالم
کئے اور حکم قرآن کے خلاف کیا اور خدا نے
کہا ہے۔ جو قرآنی آیات کے مطابق حکم
نہین کرتے وہ فاسق ہین۔
لہذا ہم نے ان سے انکے فسق کا انتقام
لیا اور قتل کر ڈالا یہ سنکر ابن خدیج
کو غصہ آیا اور محمد کو قتل کردیا پھر مردار
گدھے کی کھال مین بھروا کر جلوادیا جب
یہ خبر عائشہ کو پہونچی تو بہت زیادہ غمگین
ہوئین اور ہر نماز کے بعد معاویہ اور عمر عاص
پر لعنت کرتی تھین اور کوستی تھین۔

کچھ سمجھ مین نہین آتا کہ عائشہ عمرو عاص صحابی پر لعنت کرین اور مسلمانی انمین باقی رہے اور اہل تشیع جو ایسے ظالمون پر لعنت کرین تو انکا اسلام جاتا رہے۔

محمد بن ابی بکر کے قاتل ہونے پر زوجہ عثمان کی گواہی

وجاء علی الی زوجة عثمان فقال من قتل عثمان . . . واخبرته بما صنع محمد بن ابی بکر فدعا علی محمد فسأله . . . . فقال محمد لم تکذب قد والله دخلت علیه وانا ارید قتله

عقد فرید ۱۰۲

امیر المومنین زوجہ عثمان کے پاس آئے اور پوچھا عثمان کو کسنے قتل کیا نائلہ نے آپکو بتایا اور جو کچھ محمد نے کیا تھا وہ بھی بتایا، امیر المومنین نے محمد کو بلوا کے پوچھا محمد نے کہا نائلہ جھوٹ نہین کہتین خدا کی قسم مین گھر مین داخل ہوا اور عثمان کے قتل کا ارادہ رکھتا تھا۔

محمد بن ابی بکر قائد اعظم کی حیثیت مین

ودخل علیه القوم یقدمهم محمد بن ابی بکر فاخذ بلحیته ودعوه باللقب . . . فضربوه علی راسه ثلاث ضربات و طعنوه فی صدره ثلاث طعنات . . . وهم بعضهم ان یقطعوا راسه فمنعوه ریاض نضرہ ۱۹۱

عثمان پر ایک جماعت چڑھ دوڑی محمد ابن ابی بکر ان سب کے آگے آگے تھے انھون نے داڑھی پکڑی اور سب نے عثمان کو "نعثل" کے لقب سے مخاطب کیا انکے سر پر تین وار کئے اور انکے سینے مین بھی تین حربے بھونکے، لوگ چاہتے تھے کہ عثمان کا سر کاٹ لین

لیلی بنت عمیس کی گواہی

قال بعثت ليلى بنت عميس الى محمد بن ابی بكر و محمد بن جعفر فقالت ان المصباح ياكل نفسه ويضئ للناس فلا تاثما في امر . . . . . فانقوا ان يكون اليوم حسرة عليكم فلجا وخرجا مغضبين يقولان لا ننسی ما صنع عثمان ۔

طبری ص ۱۳۶ جلد ۵ طبع مصر

قتل عثمان کی تیاری سنکر لیلی بنت عمیس نے محمد بن ابی بکر اور محمد بن جعفر سے کہلا بھیجا کہ چراغ خود فنا ہوتا ہے اور دوسروں کو روشنی پہونچاتا ہے لہذا قتل عثمان کا بار اپنے ذمہ نہ لو۔ اس دن سے ڈرو کہ تمہیں بجز حسرت کچھ نہ ہاتھ لگے۔ مگر وہ اپنے ارادہ پر مضبوطی کے ساتھ جمے رہے اور غصہ میں یہ کہتے ہوے نکل گئے کہ ہمارے ساتھ جو کچھ عثمان نے کیا ہے اسے ہم کبھی نہیں بھول سکتے۔

عبد الرحمن بن محمد کی گواہی

ان محمد بن ابی بكر تسور على عثمان من دار عمرو بن حزم . . . . فتقدمهم محمد بن ابی بكر فاخذ بلحية عثمان فقال قد اخزاك الله يا نعثل

عمرو بن حزم صحابی کے گھر سے پھاند کر کچھ صحابہ عثمان کے گھر میں داخل ہو گئے ان میں آگے آگے محمد بن ابی بکر تھے محمد نے عثمان کی داڑھی پکڑی اور کہا خدا تجھے رسوا کرے اے "نعثل" عثمان نے کہا میں

فقال عثمان لست بقاتل ولکنی عبد اللہ وامیر المؤمنین ... ثم طعن جبینه بمشقص فی یده (طبری جلد ۵ صفحہ ۱۳۲ کامل صفحہ ۷۹ عقد فرید صفحہ ۱۹۵ و صفحہ ۱۹۶)

قتل نہیں ہوں میں خدا کا بندہ اور امیر المومنین ہوں۔ پھر محمد نے عثمان کے ماتھے پر حربہ مارا جو انکے ہاتھ میں تھا

وکان محمد بن ابی بکر و محمد بن حذیفه بمصر یحرضان علی عثمان فقدم محمد بن ابی بکر واقام محمد بن حذیفه (طبری جلد ۵ صفحہ ۱۰۹ و کامل صفحہ ۷۱)

محمد بن ابی بکر صحابی اور محمد بن ابی حذیفہ دونوں مصر میں عثمان کے خلاف آگ لگا رہے تھے اور لوگوں کو انکے قتل پر ابھارتے تھے محمد بن ابی بکر تو مصر سے چلے آئے مگر محمد بن ابی حذیفہ نے وہیں قیام کیا

استیعاب کی عبارت

کان ممن حضر فی قتل عثمان وقیل انه شارک فی دمه ... وقیل انه اشار علی من کان معه فقتلوه صفحہ ۳۴۹

محمد بن ابی بکر ان لوگوں میں ہیں جو قتل عثمان میں موجود تھے بعض کہتے ہیں کہ انھوں نے قتل میں شرکت کی اور بعض کہتے ہیں کہ انہیں ساتھیوں سے اشارہ کیا اور انھوں نے قتل کیا۔

اتنے واقعات تاریخی سے یہ بات صریحی طور سے معلوم ہو گئی کہ محمد بن ابی بکر عثمان کے قاتل تھے، اور انصاف کا تقاضا بھی یہی تھا کیونکہ عثمان نے انکے قتل کرا دینے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا تھا اب یہ اور بات تھی کہ حضرت عثمان کا فریب اور جھوٹ راستے ہی میں کھلگیا! دیکھو کتب تاریخ۔

حضرات اہل سنت سے ایسے مقام پر کچھ بنائے نہین بنتی محمد بن ابی بکر کو کھلکے اچھا کہتے ہین تو مذہب جاتا ہے کیونکہ، وہ عثمان کے قاتل تھے کھل کے برا کہتے ہین جب بھی مذہب پر آنچ آتی ہے کیونکہ خلیفہ اوّل کے صاحبزادے تھے اس کشمکش کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کبھی الزام قتل انسے ہٹانے لگتے ہین اور کبھی یہ کہتے ہین کہ قتل کرنے گئے تھے مگر قتل نہین کیا۔

جب حضرات اہل سنت یہ دیکھتے ہین کہ آپ علی علیہ السّلام کے پرور دہ تھے اور انکے محب تو اور بھی نہین بنائے بنتی اسوقت کی مصیبت ان لوگونکی قابل رحم ہے اور یہی وجہ ہے کہ صاحب اصابہ ابن حجر نے اُنکو قسم اول مین جگہ نہین دی بلکہ قسم دوم مین انکا شمار کیا ہے یعنی صحابہ کی اولاد مین حالانکہ محمد بن حذیفہ جو بالکل وہی درجہ رکھتے ہین جو محمد بن ابی بکر رکھتے تھے، قاتل عثمان ہونے کے اعتبار سے الگ، اور اولاد صحابہ کے اعتبار سے الگ مگر انکا نام قسم اول مین مندرج کر دیا گیا ہے فرق صرف اتنا نظر آتا ہے کہ محمد بن ابی بکر آغوش علی کے پرور دہ تھے اور انھون نے وفا کی اور محمد بن ابی حذیفہ عثمان کے پالے ہوے تھے اور انھون نے حق کے ساتھ وفا اور عثمان سے بیوفائی کی اور قتل مین حصہ لیا جیسا کہ آیندہ معلوم ہوگا۔

صاحب اصابہ محمد بن ابی بکر کی مدح مین عبارت ذیل لکھتے ہین۔

قال ابن عبد البرکان علی	علامہ ابن عبد البر کہتے ہین کہ امیر المومنین
یثنی علیہ ویفضلہ وکانت	(علی علیہ السّلام) محمد کی ثنا اور
لہ عبادۃ واجتھاد ولما تلغ	فضیلت بیان کرتے تھے یہ ایک بڑے مجتہد

عائشه قتله حزنت جدا
وتولی تربیة ولده القاسم
فنشأ فی حجره فکان من
افضل اهل زمانه
اصابه ص ۴۷۲

اور عبادت گزار تھے جب عائشہ کو محمد کی
موت کی خبر پہونچی تو بیحد غمگین ہوئین اور
انکے بیٹے قاسم کو اپنی تربیت مین لے لیا
قاسم زہد والتقا مین اپنے زمانہ مین سب سے
افضل تھے۔

واجلب علیه محمد بن ابی بکر بنی تمیم
وغیره واعانه طلحة علی ذالک عقد فرید ص ۱۸۷

محمد بن ابی بکر عثمان پر قبیلہ بنی تمیم لیکے
چڑھ دوڑے اور طلحہ نے انکی مدد کی۔

"دسوان قاتل محمد بن ابی حذیفہ"

انکی صحابیت روز روشن کی طرح واضح ہے انکے متعلق ابن حجر اصابہ مین یہ عبارت لکھتے ہین۔

محمد بن ابی حذیفه ... ولد
بارض الحبشه وکان ابوه
من السابقین الاولین ...
واسمه محمد من الصحابة واستشهد
ابوه ابوحذیفه بالیمامة فضم
عثمان محمدا اهله الیه
ورباه فلما کبر . . .
... . . اصابه ص ۳۷۳

محمد بن ابی حذیفہ زمین حبشہ مین پیدا ہوئے
اور انکے باپ ابوحذیفہ "سابقین اولین"
مین تھے انکا نام محمد ہے انکا شمار صحابہ
مین ہے، انکے باپ ابوحذیفہ یمامہ کی
جنگ مین قتل ہوگئے تو عثمان نے محمد
بن ابی حذیفہ کو پال لیا اور ان کی
پرورش کی جب محمد سن تمیز کو
پہونچے۔

فکان اشد الناس تالیبا علیہ
.... ودعا الی خلع عثمان
واسعر البلاد وحرض الناس
علی عثمان ... وکان یکتب
الکتب علی السنة ازواج النبی
فی الطعن علی عثمان ....
فیقرأ علیہم الکتب من
امہات المومنین انا نشکو
الیکم یا اہل الاسلام کذا
وکذا من الطعن علی
عثمان فیضج اہل
المسجد بالبکاء
والدعاء

ثم جہزوا ابن ابی حذیفہ
القوم الذین ثاروا علی عثمان
وحاصروہ الی ان
کان من قتلہ ما
کان۔

(اصابہ ص ۳۷۳ وص ۳۷۴)

تو سب سے زیادہ جو شخص عثمان کے خلاف
لوگون کو جمع کرتا تھا وہ یہی تھے انھین نے
عثمان کے معزول کرنے کی دعوت دی
اور شہرون مین عثمان کے خلاف آگ
بھڑکائی اور لوگون کو ابھارا۔ ازواج
نبی کی زبانی یہ خطوط لکھتے تھے جسمین عثمان کی
طعن ہوا کرتی تھی (خدا معلوم یہ تقیہ تھا
یا جھوٹ یا نیز غرضکہ جو کچھ بھی ہو معاویہ
کی سکھائی ہوئی چالین ہین اور وہ بادی ہے!)
لوگون کے مجمع مین یہ خطوط پڑھے جاتے تھے
اسمین یہ ہوتا تھا۔ کہ اے اہل اسلام ہم
فلان فلان تبدیل شریعت کے جو عثمان نے
کی شکوہ گزار ہین،،۔

لوگ ان خطوط کو سن کے چیخ چیخ کے
روتے تھے اور مسجد مین آواز گریہ بلند
ہوتی تھی۔

محمد ہی نے وہ لشکر بھیجا تھا جس نے
عثمان کا محاصرہ کیا اور انکو
قتل کر ڈالا۔

استیعاب کی عبارت

وکان محمد بن ابی حذیفہ اشد الناس تالیبًا علی عثمان رضی اللہ عنہ و کذالک کان عمرو بن العاص مذ عزلہ عن مصر یعمل حیلتہ فی الناس والطعن علی عثمان . . . . .

محمد ابن ابی حذیفہ سب سے زیادہ سخت، لوگون کو خلاف عثمان جمع کرنے مین، تھے اور یہی عمرو بن العاص بھی تھا، جب سے کہ عثمان نے، اسکو مصر سے معزول کیا تھا۔ عمرو عاص عثمان کی بغاوت اور انکی طعن و تشنیع کا حیلہ ڈھونڈھتا رہتا تھا۔

وکان محمد بن ابی حذیفہ احد من اعانہ علیہ والب وحرض اھل مصر فلما قتل عثمان ھرب الی الشام۔ کامل ص۲۴۳ استیعاب طبع مصر قسم اول)

جن لوگون نے قتل عثمان مین مدد دی انمین سے ایک محمد بھی تھے انھون نے اہل مصر کو ابھارا عثمان کے خلاف نفرت پھیلائی اور جب وہ قتل ہوگئے تو شام مین بھاگ گئے۔

صاحبزادے نے عثمان کو قتل کیا

فلما قدمھا رای الناس عبادتہ فلزموہ وعظموہ وغزا مع عبداللہ بن سعد غزوۃ الصواری

جب محمد مصر آئے تو لوگون نے انکی عبادت دیکھکر انکی تعظیم و تکریم شروع کی اور ساتھ رہنے لگے، یہ وہ غزوہ صواری ہے،، مین

وكان محمد لعيبه ولعيب عثمان
بتوليته. ويقول استعمل
رجلا اباح رسول الله دمه
فكتب عبد الله الى عثمان
ان محمد اقد افسد على البلاد
هو ومحمد بن ابي بكر...
... فكتب اليه .....
اما ابن ابي حذيفه فانه
ابني وابن اخي وتربيتي
وهو فرخ قريش فكتب الله
ان هذا الفرخ قد استوى
ريشه ولم يبق الا ان يطير
فبعث عثمان الى محمد
بثلاثين الف درهم
وبجمل عليه كسوة فوضعها
محمد في المسجد ثم قال
يا معشر المسلمين الا ترون
الى عثمان يخادعني عن ديني
ويرشوني عليه

عبداللہ بن سعد کی ماتحتی مین لڑے "
محمد عبداللہ بن سعد کی بھی مذمت کرتے
تھے اور عثمان کی بھی کہ انھون نے ایسے
شخص کو مصر کا عامل بنایا جس کا خون رسول نے
ہدر کر دیا۔ عبداللہ نے عثمان کو شکایت
لکھ بھیجی کہ محمد نے شہر بھر مین مفسدہ پھیلا
رکھا ہے اور انکے ہمراہ محمد بن ابی بکر ہین۔
عبداللہ کو عثمان نے جواب دیا کہ محمد
بن ابی حذیفہ میرے بیٹے ہین اور میرے بھائی
اور میری تربیت مین وہ رہے وہ قریش کے
جوزہ (بچہ) ہین "عبداللہ نے اسکا
جواب دیا کہ اس بچہ کے پر نکل آئے ہین
اور اب اڑنا ہی باقی ہے۔ عثمان نے
محمد بن حذیفہ کو تیس ہزار درہم مع خلعت
بھجوائے۔ اس رمغان کو محمد نے مسجد مین
رکھا اور کہا کہ اے گروہ مسلمین۔
دیکھتے نہین کہ عثمان مجھے فریب دینا چاہتے
ہین اور دین سے پلٹانا چاہتے ہین،
دیکھو یہ رشوت بھیجی ہے مصر والون کے

فازداد اهل مصر تعظیما له وطعنا علی عثمان وبایعوه
کامل ص۱۰۵ جلد ۳

دل مین محمد کی عظمت اور بڑھی اور عثمان کی بدگوئیان اور کرنے لگے اور ان مصریون نے محمد کی بیعت کرلی۔

حضرت عثمان کے رضاعی بھائی کی گواہی

قال عبد الله بن سعد الله محمد بن ابی حذیفہ فانه بغی علی ابن عمه وسعی وقد کفله ورباه واحسن الیه
کامل ص۱۰۱

عبداللہ بن سعد نے کہا خدا سمجھے محمد بن ابی حذیفہ سے کہ انھون نے اپنے ابن عم کی بغاوت کی (صحابہ کو برا نہ کہو!!) اور انکے قتل مین کوشش کی درانحالیکہ عثمان نے انکو پالا، تربیت کی اور ان پر احسان کیے۔

مجھے نہین خیال تھا کہ صحابہ کرام ایسے محسن کش ہوا کرتے ہین اور یون ایک صحابی دوسرے کے جان کا دشمن اور دوسرے کی بدگوئی کرنے والا ہوتا ہے، ان واقعات کو دیکھتے ہوے اگر کچھ مین کہون تو مولوی عبدالشکور کھٹ سے فرمائینگے کہ جو صحابہ کو برا کہے اسکا ایمان قرآن پر نہین۔ مگر افسوس کہ یہ وہ گتھی ہے جس مین بڑے بڑے صحابہ الجھے ہوے نظر آتے ہین اور اس فلسفہ شکوری کی بنا پر کسی ایک صحابی کا بھی ایمان بالقرآن نظر نہین آتا اور پورا مجمع کافر ہوا جاتا ہے۔

وکان بمصر محمد بن ابی بکر ومحمد بن ابی حذیفة یحرضان علی عثمان
کامل ص۱۰۹ طبری ج۲

مصر مین محمد بن ابوبکر اور محمد بن ابو حذیفہ عثمان کے خلاف لوگون کو ابھارتے تھے۔

غزوہ صواری

جب عہد عثمان مین ہوا اور انکا رضاعی بھائی مصر کا گورنر عبداللہ بن ابی سرح لڑنے گیا تو محمد بن ابی حذیفہ اور محمد بن ابی بکر دونون ساتھ تھے سب سے پہلے اسی جنگ مین عثمان کے عیوب کھولے گئے۔

اول ما تکلم به محمد بن ابی حذیفه و محمد بن ابی بکر فی امر عثمان فی هذا الغزوة واظهروا عیبه وما غیرا وما خالف به ابابکر وعمر و یقولان استعمل عبد الله بن سعد رجلا کان رسول الله صلی الله علیه وسلم قد اباح دمه ونزل قرآن بکفره و اخرج رسول الله قوما ادخلهم ونزع اصحاب رسول الله واستعمل سعید بن العاص وابن عامر فبلغ ذلک عبد الله

سب سے پہلے اسی غزوہ صواری مین محمد بن ابوبکر اور محمد بن ابی حذیفہ نے عثمان کی بدگوئی شروع کی ہے اور انکے عیوب کا اظہار کیا ہے ان تمام باتون کا چرچا کیا جو مخالف شریعت اور مخالفت ابوبکر و عمر ہیں عثمان نے کین تھین۔ دونون کہتے تھے کہ عبداللہ بن سعد جس کا خون رسول نے بدر کیا اسکو عثمان نے مصر کا عامل بنا دیا وہ عبداللہ جسکو قرآن نے کافر کہا ہے، عثمان نے مطرود دین رسول کو واپس بلا لیا اور اصحاب رسول سے نزاع کی اور سعید بن عاص اور ابن عامر ایسے لوگون کو گورنر بنایا۔ یہ سنکر عبداللہ نے دونون سے کہا کہ تم ہمارے ساتھ (جنگ مین) سوار ہو

بن سعد فقال لا نركبا معنا فركبا في مركب ما معهما الا القبط فلقوا العدو فكانا اقل المسلمين نكاية وقتالا فقيل لهما في ذلك فقالا كيف نقاتل مع عبد الله بن سعد استعمله عثمان وعثمان فعل كذا وكذا فارسل اليهما عبد الله ينهاهما ويتهددهما ففسد الناس بقولهما وتكلموا ما لم يكونوا ينطقون به

وہ سوار ہو کے قبطون کے ہمراہ گئے اور بہت بیدلی سے جنگ کی جب ان سے کہا گیا کہ، یہ کیا؟ تو کہا کہ ہم عبد اللہ کے ہمراہی مین کیونکر جنگ کرین انکو عثمان نے عامل بنایا ہے اور عثمان وہ ہین جنھون نے (خلاف شریعت) یہ یہ کیا۔ عبد اللہ بن سعد نے انکو منع کرا بھیجا اور دھمکایا انھون نے اور اپنی باتون سے لوگون کو مخالفِ عثمان بنایا اور وہ کچھ کہا جو کبھی کہا ہی نہ تھا۔ (کامل جلد ۳ صفحہ ۵۳)

دنیا تو یہ کہتی تھی کہ محمد بن ابی بکر کو چونکہ فریب سے قتل کرانا چاہا تھا اسلئے انھون نے عثمان کو قتل کرایا اور انکے خلاف جہاد کیا مگر عبارت بالا سے صاف ظاہر ہے، کہ محمد نے کوئی انتقام اپنا نہین لیا بلکہ خلاف اسلام خلاف رسول اور خلاف مسلمین جو باتین تھین ان پر یہ لوگ برہم ہوے اور عثمان کو اپنے کیے کا انجام بھگتنا پڑا۔

یہ بھی غلط ہے کہ مطاعن عثمان کی ایجاد (اگرچہ وہ واقعات ہین) شیعون نے کی دیکھیے صحابہ کرام مین۔ محمد بن ابی حذیفہ و محمد ابن ابی بکر دونون ان مطاعن کی فہرست کو مقام جنگ مین گنے جارہے ہین۔

محمد بن ابی حذیفہ کا قتلِ عثمان پر لوگونکو ابھارنا

عثمان کے عہد سے، بلکہ اس سے پہلے ابوبکر کے عہد سے اپنے مطلب برآری کیلئے جو جو ترکیبین اور جو جو چالین خلفا نے اختیار کی ہین وہ اہل عقل سے پوشیدہ نہین، یہ روایت جو خطط سے لکھ رہا ہون اسلئے بعض اجزا کو صحیح مان لینے کے بعد بھی کوئی الزام محمد بن ابی حذیفہ پر نہین آتا کیونکہ خلفا نے محیط و فضائے اسلامی کو اسیطرح کے مکر و فریب مین محدود کر دیا تھا اور محمد بن ابی حذیفہ الحدید یقطع بالحدید لوہا لوہے ہی سے کٹتا ہے، اور کما تدین تدان (جیسا کروگے پاؤگے) پر عمل کرنے پر مجبور تھے۔ کیونکہ اسلامیات نے محض مکر، ریا اور فریب کی صورت اختیار کر لی تھی اور بانی اسلام کے احکام کی کوئی وقعت باقی نہ تھی نہ قرآن کا کوئی حکم نافذ تھا بلکہ خود ساختہ احکام پر عملدرآمد ہو رہا تھا ایسے وقت مین خالص اسلامی فرد ین کیونکر خاموش بیٹھین جام صبر لبریز ہو گیا۔

فانتزی محمد بن ابی حذیفہ... فی شوال واخرج عقبہ بن عامر من الفسطاط ودعا الی خلع عثمان واسعر البلاد وحرض علی عثمان بکل شئ یقدر علیہ فکان یکتب الکتب علی لسان ازواج رسول اللہ

محمد بن ابی حذیفہ شوال مین اٹھے اور عقبہ بن ابی معیط عامل عثمان کو، فسطاط مصر، سے نکالدیا اور عثمان کے معزول کرنے کی دعوت دی، شہر مین عثمان کے خلاف آگ بھڑکائی اور لوگون کو ابھارا اور اپنی امکانی قوت اسمین صرف کر دی ازواج رسول کے زبان سے خطوط لکھتے تھے

صلی اللہ علیہ وسلم ویاخذ ا
لرواحل فیضمرها تجمل رحالا
علی ظهور البیوت و وجوههم
الی وجه الشمس لتلوح وجوههم
تلوح المسافر ثم یامرهم ان
یخرجوا الی طریق المدینة
بمصر ثم یرسلون رسلا
یخبرون بهم الناس لیلقوهم
.... فیجتمع الناس فی
فی المسجد اجتماعا لیس فیه تقصیر
ثم یقوم القاری فیقول انا نشکو
الی الله والیکم ما عمل فی الاسلام
... فیقوم اولئک الشیوخ
من نواحی المسجد بالبکاء فیبکون
خطط جلد ۲ ص ۱۴۸

سواریون کو دبلا کرتے تھے، لوگون کو
چھتون پر دھوپ مین کھڑا کرتے تھے کہ
اُنکے چہرہ دھوپ مین کمہلا جائین تاکہ
مسافر معلوم ہون اور کہتے تھے کہ
مصر سے جو مدینہ کو راستہ گیا ہے
وہان جا کے کھڑے ہو جاؤ اسکے بعد
لوگ مسجد مین جمع ہوتے تھے اور عظیم
مجمع ہوتا تھا کہ کوئی فرد چھٹتی نہ تھی ۔
پھر خط پڑھنے والا اٹھتا تھا اور کہتا تھا
کہ اے مسلمانون جو کچھ اسلام مین کیا
جا رہا ہے ہم اسکی شکایت تم سے کرتے ہین
عمائد شہر مسجدون کے کونے مین
جا جا کے روتے تھے کہ ازواج رسول کا
خط ہے اور اسلام مین یہ کچھ ہو رہا ہے

ابن قتیبہ مورخ کا قول

وذکر ابن قتیبة انه سار الیه
قوم من اهل مصر منهم محمد بن ابی
حذیفة فی جند (خمیس جلد ۲ ص ۲۹ مصری)

ابن قتیبہ مورخ نے لکھا ہے کہ عثمان کے
قتل کے لئے جو لشکر مصر سے آیا تھا
اسمین محمد بن ابی حذیفہ تھے ۔

گیارھوین اہلِ ثواب قتل میں جناب عمار یاسرؓ بھی شریک تھے

جناب عمار یاسر جنکو رسول نے اپنی آنکھونکی درمیان کی کھال اور علیؑ نے اپنا داہنا ہاتھ فرمایا تھا پہلے انکے فضائل و مناقب مختصر الفاظ میں اہل سنت سے سنئیے پھر ان پر مظالم کا ہجوم دیکھئے۔

عمار بن یاسر.. کان من السابقین الاولین هو وابوه وکانوا ممن یعذب فی الله فکان النبی یمر علیهم فیقول صبرا آل یاسر موعدکم الجنة.. ..هاجر الی المدینة وشهد المشاهد کلها. . . . واول من اظهر اسلامه سبعة فذکر منهم عمار .. . واستاذن عمار النبی فقال ائذنوا بالطیب المطیب.. ویقول ان عمار ملی

حضرت عمار بن یاسر سابقین اولین مین تھے۔ اور انکے باپ اور خود جناب عمار نے کفار کے ہاتھون راہ اسلام مین بڑی بڑی ایذائین برداشت کین۔ ان پر عذاب ہوتا تھا اور رسول ادہر سے گزرتے تھے اور فرماتے تھے اے آل یاسر صبر کرو جنت تمہاری وعدہ گاہ ہے، مدینہ مین ہجرت کی اور تمام غزوات مین شریک رہے۔ (شیعہ علی ہونے کیوجہ سے نہ مہاجر ہونا قابل قدر ہے نہ بدری ہونا اہلسنت سے کوئی پوچھے، قرآن مدح کرتا ہے مدح کرے) جن سات آدمیون نے پہلے ایمان واسلام ظاہر کیا انمین انکا بھی شمار ہے۔ ایک دن عمار نے رسول کے پاس

ايمانا الى مشاشته
... عن خالد بن الوليد
قال كان بيني وبين
عمار كلام فاغلظت
له فشكاني الى النبي
فجاء خالد فرفع النبي
راسه فقال من عادى
عمارا عاداه الله ومن
ابغض عمارا ابغضه الله
... وتواترت الاحاديث
عن النبي ان عمارا
تقتله الفئة الباغية
واجمعوا على انه قتل
مع علی بصفين ... واتفقوا
على انه نزل فيه الا من اكره
وقلبه مطمئن بالايمان اصابہ جلد ۲ ص ۵۱۲

انکی اجازت چاہی آپنے فرمایا "پاک
وپاکیزہ"، کو بلاؤ۔ آپ فرماتے تھے کہ
عمار سر تک ایمان سے لبریز ہین۔ خالد
بن ولید کہتے ہین کہ مجھ سے اور عمار سے
سخت کلامی ہوگئی انھون نے میری شکایت
رسول سے کی خالد کو رسول نے بلوایا،
آئے تو سر اٹھا کر دیکھا اور فرمایا جس نے
عمار کو دشمن رکھا اس کا دشمن خدا ہے اور
جس نے عمار سے عداوت رکھی اس کا عدو
خدا ہے (خدا معلوم معاویہ وغیرہ اس مین
شامل ہین یا نہین) اس حدیث کے
تواتر مین کوئی شک نہین کہ رسول نے
فرمایا کہ عمار کو گروہ باغی قتل کریگا اور اس
پر بھی اجماع ہے کہ علی کے ہمراہ آپ
صفین مین قتل ہوے اور اس پر بھی
اتفاق ہے کہ الا من اکرہ
انہین کی شان مین اتری۔

اصابہ اور استیعاب کی عبارتین فضائل عمار مین قریب قریب یکسان ہین مگر جو
باتین اصابہ مین نہین انھین یہان لکھتا ہون۔

وهو ممن شهد بدرا....

وهو من المهاجرين الاولين

ثم شهد بدرا والمشاهد

كلها... وكان تربا لرسول الله

صلعم لم يكن احد اقرب به سنا...

عن ابن عباس في قول الله

اومن كان ميتا فاحييناه

وجعلناه نورا يمشي به في الناس

قال عمار بن ياسر...

قال عبد الرحمن بن ابزي

شهدنا مع علي رضي الله عنه

صفين في ثمانمائة ممن بايع

بيعة الرضوان قتل منهم ثلاثة

وستون منهم عمار بن ياسر

... ان رسول الله يقول ان

عمار بن ياسر حشي ما بين

اخمص قدميه الى شحمة اذنيه

ايمانا.. وقال من ابغض عمارا

ابغضه الله... ومن حديث

عمار وہ ہین جو بدر مین شریک ہوئے، مہاجرین اولین سے ہین بدر اور تمام غزوات مین شریک ہوئے۔ رسول کے ہمسن تھے اور کوئی دوسرا رسول کا اتنا ہمسن نہ تھا۔

ابن عباس نے کہا ہے کہ آیہ اومن کان میتا فاحییناہ حضرت عمار ہی کے لئے اترا۔

عبدالرحمن بن ابزی کہتے ہین ہم آٹھ سو آدمی جو بیعت رضوان کر چکے تھے علیؑ کے ساتھ صفین مین شریک تھے ان مین سے سرسٹھ آدمی شہید ہوئے عمار بھی ان مین شامل تھے حضرت رسالتمآب نے فرمایا کہ عمار سر سے پاؤن تک ایمان سے لبریز ہین اور فرمایا کہ عمار کے دشمن کا خدا دشمن ہے۔ انس بن مالک نے روایت کی ہے کہ جنت علیؑ عمار سلمان اور بلال کی مشتاق ہے۔

مین نے عمار بن یاسر رحمۃ اللہ کو دیکھا کہ وہ صفین کی جنگ مین جدھر تشریف

انس قال النبی اشتاقت الجنۃ
الی علی وعمار و سلمان و بلال
رضی اللہ عنہم... رأیت عمار بن
یاسر لا یاخذ فی ناحیۃ ولا واد
من اودیۃ صفین الا رأیت اصحاب
محمد صلی اللہ علیہ وسلم یتبعونہ
کانہ علم لہم... وسمعت عمارا
یقول یومئذ لہاشم المرقال
تقدم الجنۃ تحت الابارقۃ الیوم
القی الاحبۃ محمدا وحزبہ
واللہ لو ھزمونا حتی یبلغوا بنا
سعفات ھجر لعلمنا انا علی الحق
وانہم علی الباطل... قال فلم ار
اصحاب محمد قتلوا فی موطن ما قتلوا
یومئذ...
وقال ابو مسعود وطائفۃ لحذیفہ
حین احتضر وقد ذکر الفتنۃ اذا
اختلف الناس بمن تامرنا قال
علیکم بابن سمیہ فانہ لا

لیجاتے تھے اصحاب نبی انکا اتباع کرتے تھے
یہ معلوم ہوتا تھا کہ عمار ایک پہاڑ یا نشانی
ہدایت کی ہین۔ آج مین نے سنا کہ جناب عمار
جناب ہاشم مرقال سے کہتے تھے کہ بڑھو
بڑھو جنت تلوارون کے نیچے ہے "
جنت تلوارون کے نیچے ہے " آج مین
دوستون سے ملونگا رسول سے اور انکے
گروہ سے " خدا کی قسم اگر یہ لوگ معاویہ
والے مجھے بھگا دیں تب بھی مین یہ سمجھتا
رہونگا کہ مین حق پر ہون اور یہ لوگ
باطل پر ہین۔ جتنے اصحاب رسول جنگ
صفین مین شہید ہوے اتنے کسی دوسری
جنگ مین نہین شہید ہوئے۔
ابو مسعود اور ایک گروہ صحابہ نے حذیفہ
سے مرتے وقت پوچھا جب فتنہ
و جنگ کا ذکر کر رہے تھے کہ جب لوگون
مین اختلاف ہو تو کس کے ساتھ رہنے کا
حکم کرتے ہو؟ فرمایا عمار کے ساتھ رہنا
کیونکہ مرتے دم تک حق سے جدا نہونگے

بفارق الحق حتى يموت او قال فانه يدور
مع الحق حيث دار ... (او كما قال)
عمر الى اهل الكوفة اما بعد فانى
بعثت اليكم عمارا اميرا وعبد الله
بن مسعود معلما و وزيرا وهما
من النجباء من اصحاب رسول الله
فاطيعوا لهما واقتدوا بهما
... وتواترت الآثار عن النبي
انه قال تقتل عمارا الفئة الباغية
وهذا من اخباره بالغيب واعلام
نبوته وهو من اصح الاحاديث
(استيعاب ص ۴۸۱)

یا یہ کہ وہ حق کے ساتھ پھرتے رہینگے
جدھر حق جائے۔
عمر نے اہل کوفہ کو لکھا تھا کہ مین تمھاری
طرف عمار کو امیر اور عبد اللہ بن مسعود
کو معلم و وزیر بنا کے بھیجتا ہون اور یہ دونون
نجبائے اصحاب رسول ہین لہذا ان
دونون کی پیروی کرنا اور اقتدا کرنا۔
یہ حدیث رسول کی متواتر ہے کہ آپ نے
فرمایا عمار کو گروہ باغی قتل کریگا۔ آپ کا
یہ فرمانا اخبار بالغیب تھا اور منجملہ
علامات نبوت اور یہ حدیث صحیح ترین
حدیث ہے۔

بزبان علمائے ثقات اہل سنت آپنے یہ مدح سنی اور عمار کی حقیت، صحابیت اور مہاجریت و محبوبیت ظاہر و آشکار ہو گئی اب اس حدیث موضوع "اصحابی کالنجوم" پر نظر کیجئے اور قاتل عمار کو دیکھئے تو وہ بھی آپ کو صحابی نظر آئے گا، رسالتمآب مبغوض و دشمن عمار کو مبغوض و دشمن خدا کہین تو کہا کرین مگر آپ کچھ نہین کہسکتے اس لئے کہ مولوی عبد الشکور فوراً کہینگے کہ آپ کا ایمان قرآن پر نہین کیونکہ آپ صحابہ کو برا کہتے ہین۔

بزبان اہلسنت قاتل جناب عمار کی حالت

ابوالغادیہ الجہنی قاتل عمار
له صحبته... وقال البخاری
الجهنی له صحبته... وهو
قاتل عمار یاسر بن سبع
قاتل عمار له صحبته
قال بایعت رسول الله
قلت بیمینک قال نعم و
قال وخطبنا یوم العقبة
فقال یا ایها الناس ان دماءکم
واموالکم حرام علیکم الحدیث..
وقال فی خبره وکنا نعد
عمار بن یاسر حنانا فوالله
انی لفی مسجد قباء اذ هو
یقول ان نعثلا معقاد
فعل کذا یعنی عثمان قال
فوالله لو وجدت علیه
اعوانا لوطئته حتی اقتله

ابوغادیہ جہنی قاتل عمار صحابی ہے
بخاری نے بھی کہا ہے کہ وہ صحابی ہے
اور وہ قاتل عمار یاسر ہے۔ مسلم نے
بھی ابوالغادیہ کو قاتل عمار اور صحابی
رسول لکھا ہے۔

ابوالغادیہ نے کہا کہ مین نے رسول کی
بیعت کی مردان نے پوچھا کہ داہنے ہاتھ
سے؟ کہا ہان اور رسول نے ہمارے
سامنے یوم عقبہ خطبہ پڑھا جس مین فرمایا کہ
تمہارے مال اور تمہاری جانین تم پر
حرام ہین۔ ابوالغادیہ کہتا ہے کہ مین
جناب عمار ایک رحمدل اور اچھا آدمی
سمجھتا تھا مگر ایک دن مین نے مسجد قبا مین
انکو یہ کہتے ہوے سنا کہ (نعثل) یعنے
عثمان نے یہ کیا، بس خدا کی قسم اگر
اسوقت مین اپنے مددگار پاتا تو ان کو
وہین کچل ڈالتا اور مار ڈالتا۔

فلما ان كان يوم صفين اقبل
يمشى اول الكتيبة راجلا حتى
اذا كان بين الصفين طعن
الرجل فى ركبته بالرمح و
عثر وانكفاء المغفر عن راسه
فضربه قال فكانوا يتعجبون
منه انه سمع دماءكم و
اموالكم حرام ثم يقتل عمارا
.. وفى رواية عثمان سمعت
عمارا يقع فى عثمان بالمدينة
فتوعدته بالقتل فقلت
لئن امكننى الله منك لا
فعلن فلما كان يوم صفين
جعل يحمل على الناس فقيل
هذا عمار فطعنته فى ركبته
فوقع فقتلته فاخبر عمرو بن
العاص فقال سمعت رسول الله يقول
قاتل عمار وسالبه فى النار فقيل لعمرو
فكيف تقاتله فقال انما قال قاتله وسالبه

جب جنگ صفین ہوئی تو مین نے دیکھا کہ
عمار پیدل لشکر کے آگے آگے چلے آرہے ہین
جب وہ صفون کے درمیان آے تو
مین نے اُن کے گھٹنے پر نیزہ مارا اور وہ
لڑکھڑا کے گرے اور خود سر سے گر گیا۔
اور ابو الغادیہ نے ضرب لگا دی۔ راوی کہتا
ہے کہ لوگون کا تعجب حد سے زیادہ تھا کہ
اسنے رسول کی یہ حدیث بھی بیان کی کہ
تمھارے مال اور جانین تم پر حرام ہین ،،
اور پھر عمار کو قتل بھی کیا۔ ایک روایت مین ہے
کہ اس نے کہا کہ مین نے مدینہ مین عمار کو
عثمان کی بدگوئی کرتے ہوے سنا اور مین نے
انھین قتل سے ڈرایا اور کہا کہ موقع ملگیا تو قتل کر دونگا
چنانچہ صفین مین عمار پے در پے حملے کرتے تھے
انکے گھٹنے پر وار کیا اور جب گرے تو قتل کر دیا۔
یہ خبر عمرو عاص کو پہونچی تو انھون نے کہا کہ
مین نے رسول سے سنا ہے کہ قاتل عمار جہنمی ہے"
جب عمرو سے کہا گیا کہ تم کیون لڑتے ہو تو کہا
کہ قاتل کو جہنمی کہا ہے۔ (نہ لڑنے والیکو)

خوش عقیدگی کی حماقت انگیز تاویل

ابن حجر علیہ ما علیہ ان واقعات کے لکھنے کے بعد جب کوئی بات نہین بن پڑتی اور مذہب خانہ ساز کی چولین ہلتی ہوئی دکھائی دیتی ہین تو فرماتے ہین۔

والظن بالصحابة في تلك الحروب انهم كانوا متاولين وللمجتهد المخطئ اجر واذا ثبت في حق احاد الناس فثبوته للصحابة بالطريق الاولى.

(تاویل بالا کی بنا پر) صحابہ کے متعلق ان حروب مین یہی گمان کیا جاسکتا ہے کہ وہ تاویل سے کام لیتے تھے، اور ہر مجتہد خطا کار کے لئے اجر ہے، جب یہ بات عام لوگون کے لئے ثابت ہے تو (خطا کار) صحابہ کے لئے یہ (اجر) بدرجہ اولےٰ ثابت ہے۔

اصابہ ص۱۵ و ص۱۵۱ جلد۴ طبع مصر

اس بھولے پن کی حد اور صحابہ پرستی کی کوئی انتہا ہی ہے اصول تاویل وہ قائم کئے گئے ہین اور خطاے اجتہادی کی ایسی سپر بنائی گئی ہے کہ خدا کا شریک جانئے اس کی توحید مین شگوفے لگائیے رسول کو برا بھلا کہئے بلکہ قتل بھی کر دیجئے ان تمام باتون کے بعد بھی آپ پکے مسلمان رہینگے اور

"مجتہد با خطا کے لیے اجر ہے" کی بنا پر آپکو اجر ملیگا۔

علمائے اہل سنت کی زبانی جلالت قدر عمار سنیئے والے

اب قدر دانی اصحاب کا قصہ بھی سن لیں اور ملاحظہ کریں کہ دعویداران عظمت صحابہ کی نگاہوں میں اصحاب خاص رسول کی کیا قدر و منزلت ہے دنیا آنکھ کھول کے اس حیرت انگیز واقعہ کو سنے کہ حضرت عثمان نے ایک جلیل القدر صحابی کی، جسے حضرت عمر "نجبا اصحاب" میں شمار کرتے تھے، کیا قدر کی اور باوجود اس ہتک حرمت صحابہ کے انکا ایمان بالقرآن کیونکر بال بال بچا۔

جب اصحاب نبی نے وہ فرد جرم جو حضرت عثمان پر لگائی گئی تھی مرتب کر لی تو اس تحریر کو عثمان کے پاس بھیجنا چاہا کہ تا حجت تمام ہو جائے مگر اصحاب نبی میں بعض ہی ایسی ہستیاں نکلیں جو حق کے مقابلہ میں باطل کی کسی قوت سے نہ دبیں اور حضرت عمار اسی حق کوش گروہ کی ایک فرد تھے جنھوں نے وقت آخر تک حق کا ساتھ دیا اور جو منہ سے کہا کر دکھایا۔ چنانچہ مورخ علامہ ابن قتیبہ دینوری امام اہل سنت اپنی کتاب مستند "الامامۃ والسیاسۃ" کے ص ۳۴ پر یوں رقمطراز ہیں۔

ثم تعاهد القوم ليدفعن الكتاب في يد عثمان وكان ممن حضر الكتاب عمار بن ياسر والمقداد ابن الاسود وكانوا عشرة فلما خرجوا بالكتاب ليدفعوه الى عثمان والكتاب في يد عمار

پھر قوم (اصحاب) نے عثمان تک اس فرد جرم کا پہونچانا ضروری سمجھا اس گروہ میں حضرت عمار یاسر بھی تھے جنکے سامنے یہ تحریر لکھی گئی تھی، یہ لوگ سب دس آدمی تھے، جب یہ لوگ چلے کہ عثمان کو یہ تحریر دیں تو تحریر حضرت عمار کے ہاتھ میں تھی، راہ سے

جعلوا يتسللون عن عمار حتى بقي
وحده فمضى حتى جاء دار عثمان
فاستأذن عليه فأذن له في يوم
شات فدخل عليه وعنده مروان
بن الحكم واهله من بني امية
فقرأه فقال له انت كتبت
هذا الكتاب قال نعم قال
ومن كان معك قال كان
معي نفر تفرقوا فرقا منك
قال ومن هم قال لا
اخبرك فقال لم اجترأت علي
من بينهم فقال مروان يا
امير المومنين ان هذا
العبد الاسود يعني عمارا قد جرأ
عليك الناس وانك ان قتلته
نكلت به من وراءه قال عثمان
اضربوه فضربوه وضربه عثمان
معهم حتى فتقوا بطنه فغشي
عليه فجروه حتى طرحوه على باب

باقی اصحاب چپکے چپکے کھسکنے لگے صرف
حضرت عمار رہ گئے۔ (مگر یہ حق کا ساتھی اپنے
ارادہ سے نہ باز آیا) اور عثمان کے قصر
شاہی پر پہونچکر اذن چاہا اندر گئے، مروان
اور دیگر افراد بنی امیہ عثمان کے پاس بیٹھے
ہوئے تھے عمار نے وہ تحریر پڑھکے سنائی۔
عثمان نے کہا یہ سب تم نے لکھا ہے؟ عمار نے
کہا ہاں! کہا اور تمہارے ساتھ کون کون تھا؟ کہا
میرے ساتھ چند لوگ اور تھے جو تم سے ڈر کے
پراگندہ ہو گئے کہا وہ کون تھے؟ فرمایا میں
انھیں نہیں بتاؤنگا کہ کون تھے"۔
کہا تو صرف تمھیں کو میرے پاس آنے کی جرات
کیوں ہوئی؟ اس پر مروان نے کہا اے
امیر المومنین اس غلام سیاہ رنگ (جناب عمار)
نے بڑی جرات کی ہے اگر آپ اسے نہیں قتل
کردیں تو دوسروں کو کان ہو جائیں گے"۔
عثمان نے حکم دیا کہ مارو چنانچہ جناب عثمان
پر مار پڑنے لگی اور خود عثمان نے بھی مارنا
شروع کیا یہانتک کہ حضرت عمار غش کھا کے

الدار فامرت به ام سلمة زوج النبی فادخل منزلها وغضب فیہ بنو المغیرة وکان حلیفھم۔

عقد فرید ص۱۶۲) الامامة ص۳۲
خمیس ص۳۰۳ جلد۲

گرے اور آپکا پیٹ پھٹ گیا اور عارضہ فتق مین مبتلا ہو گئے۔ (بعض روایت مین "مذاکیر" کا لفظ ہے کہ آپکے اعضاے مخصوص عثمان نے کچلے) اس کے بعد عمار کو گھسیٹ کر دروازہ پر ڈالا اور حضرت ام سلمہ انھین اپنے مکان پر اٹھوا لے گئین بنی مغیرہ اس واقعہ سے سخت غضبناک ہوے کیونکہ وہ حلیف تھے۔

ازواج نبی مین سوا جناب ام سلمہ کے کسی ایک بی بی نے اتنے بڑے جلیل القدر صحابی کی خبر نہ لی حالانکہ سب موجود تھین مگر علی علیہ السلام کے فدائیون کی عداوت ان لوگون کے دلون مین مرکوز تھی۔

شاید مولوی عبد الشکور اور اُن کے ہمنوا اپنی عادت کے مطابق فرمادین کہ ابن قتیبہ شیعہ تھا کیونکہ ان بیچارے کے پاس جب دستیاچہ ہو جاتے ہین تو صرف یہی ایک جواب ہوتا ہے، لہذا مین اس واقعہ کی تائید مین ایک علامہ اہل سنت کی عبارت اور کیون نہ پیش کردون۔

جناب عمار کی زدوکوب پر علامہ عبد البر کی گواہی

وللحلف والولاء الذین بین بنی مخزوم وبین عمار و

حلیف ہونے ہی کیوجہ سے بنو مخزوم کا ہجوم عثمان کے گھر پر اسوقت ہوا جب عمار کو

ابیہ یاسر کان اجتماع بني مخزوم الی عثمان حین نال من عمار غلمان عثمان ما نالوا من الضرب حتی انفتق له فتق فی بطنه ورعموا انفه وکسروا ضلعا من اضلاعه فاجتمعت بنو مخزوم وقالوا واللہ لئن مات لا قتلنا به احدا غیر عثمان

عثمان کے غلامون نے اتنا مارا کہ آپ کا پیٹ پھٹ گیا اور فتق ہوگیا، آپکی ناک رگڑی گئی اور آپ کی ایک پسلی توڑدی گئی۔ یہ حلیف قبائل مظاہرہ کیلئے جمع ہوگئے اور انھون نے کہا کہ بخدا اگر عمار مرگئے تو سوا عثمان کے کوئی دوسرا شخص عمار کی عوض مین نہ قتل کیا جائے گا۔

غالبًا ابتو کوئی شک اس امر مین نہ باقی ہو کہ حضرت عمار صحابی رسول کی زد وکوب بغیر قصور صرف حق گوئی پر اتنی کی گئی کہ انکی پسلیان توڑ دی گئین اور پیٹ پھاڑ اگیا۔ مگر اصحابی کالنجوم کی صحت مین سرمو کوئی فرق نہ آیا۔ (استیعاب ص ۴۲۲ جلد ۲)

جنابِ عمار پہ دوسری ضرب

سعید بن مسیب سے جب پوچھنے والے نے وجہ عداوت عثمان کو پوچھا ہے تو انھون نے بیان کرنا شروع کیا یہانتک کہ وجہ عداوت جناب عمار کو یون بیان کیا۔

فعمار بن یاسر قال کان بینه وبین عباس بن عتبه بن ابی لهب کلام فضربهما عثمان فاورث ذلك بین آل عمار وآل عتبه شرا حتی الیوم طبری جلد ۵ ص ۱۳۵

عمار بن یاسر اور عتبہ بن ابی لہب مین کچھ سخت کلامی ہوگئی عثمان نے ان دونون کو مارا یہ وجہ عداوت آل عمار اور آل عتبہ مین ہوئی جو آجتک باقی رہی۔

[illegible]

دنیا انصاف سے بتائے کہ اگر عثمان اسطرح کی خلاف ورزیان نہ کرتے اور یون صحابی

کی ہتک حرمت نہ کرتے تو کاہیکو لوگ ان سے انتقام کی کوشش کرتے اور وہ کیون قتل ہوتے جب اپنے کئے کو بھرنا پڑا اور حضرت عثمان خود اپنے قاتل بنگئے تو نہ فریاد کا موقع ہے اور نہ اظہار مظلومیت کا محل۔ نہ عمار کی پسلیان توڑی جاتین اور نہ عمیر بن ضابی سا صحابی حضرت عثمان کی پسلیان توڑتا۔

انہین اصحاب بنی کو مولوی عبدالشکور مدیر النجم "باغی" کہتے ہین اور انکے خاص حیلے "رسالہ اظہار حق" مین مسطور ہین۔" مگر باغی لوگ ان سے اس قمیص (خلافت) کو چھینا چاہتے تھے"

اب ان باغیون کو اگر ڈھونڈھئے تو وہی مہاجرین و انصار و اصحاب رسول ملینگے جنکو برا بھلا کہنا دائرہ اسلام سے غیرون کو خارج کردیتا ہے اور انہونکو باقی رکھتا ہے۔ معاویہ کو یہ خیال تھا کہ اصحاب بنی عثمان کو انکی کرتوتون کی سزا ضرور دینگے اور یہی وجہ تھی کہ اس نے جناب عمار کو مخاطب کرکے کہا تھا۔ (جب وہ مدینہ مین آیا تھا)

ثم اقبل علی عمار بن یاسر فقال یا عمار
ان بالشام مائة الف فارس کل یاخذ
العطاء مثلهم من ابنائهم وعبدانهم
لا یعرفون علیا ولا قرابته ولا عمارا
ولا سابقته ولا الزبیر ولا صحابته...
فایاک یا عمار ان تقعد فی فتنة تنجلی
فیقال هذا قاتل عثمان وهذا قاتل
علی (الامامة ص ۳۲)

معاویہ عمار کیطرف مڑا اور اس نے کہا عمار!
یاد رہے کہ شام مین ایک لاکھ سوار ایسے ہین
جو اپنے اولاد اور غلامون سمیت عطائین پاتے ہین
یہ لوگ نہ علی کو جانتے ہین نہ انکی قرابت کو نہ
عمار کو اور نہ انکی فضیلت کو نہ زبیر کو اور نہ
انکی صحابیت کو لہذا عمار اسوقت سے ڈر جب
کہ کل تم فتنہ مین پڑو اور یہ کہا جاے کہ
یہ علی کا قاتل ہے اور یہ عثمان کا"

معاویہ کو جو شبہہ تھا وہ سچ تھا حضرت عثمان مین سرجاب کے پر نہین لگے ہوے تھے کہ وہ دوسرون کو ایذا پہونچاتے اور ان سے انتقام نہ لیا جاتا۔

عمار کی ایذا رسانی کا اقرار خود حضرت عثمان نے کیا ہے واما عمار فحمل علی عباس بن عتبہ ابن ابی لہب فعرکہ (عمار تو اسلئے میرے دشمن ہین) کہ انھون نے عباس پر حملہ کیا اور انھین پیس ڈالا (اور مین نے انھین مارا) طبری صـ ۱۰۳۔

قتل عثمان کے معاملہ مین خفیہ خط وکتابت

وکان المصریون لایطمعون فی احد من اھل المدینۃ ان یساعدھم الا فی ثلثۃ نفر فانھم کانوا یراسلونھم محمد بن ابی بکر ومحمد بن ابی حذیفۃ وعمار بن یاسر طبری صـ ۱۰۶ جلد ۳

مصر والے قتل عثمان کے معاملہ مین مدینہ والو مین کسی ایک سے امید نہ رکھتے تھے کہ وہ انکی مدد کریگا (اگرچہ سب عثمان سے نالان تھے) مگر انھین تین آدمیون سے امید تھی جن سے خط وکتابت اور نامہ وپیام ہوتے تھے۔ محمد بن ابی بکر محمد بن ابی حذیفہ اور جناب عمار یاسر۔

جناب عمار کا مدد عثمان سے انکار

وارسل عثمان الی عمار بن یاسر یکلمہ ان یرکب مع علی فابی فارسل عثمان الی سعد بن ابی وقاص فکلمہ ان یاتی عمارا فیکلمہ ان یرکب مع

(جب مصریون نے مدینہ مین آکر عثمان پر پہلی دفعہ چڑھائی کی) تو عثمان نے حضرت عمار کے پاس کہلا بھیجا کہ وہ بھی امیرالمومنین علی کی ہمراہی مین جا کے مصریون کو سمجھائین،

علی فخرج سعد حتی دخل
علی عمار فقال یا ابا الیقظان
الا تخرج فیمن یخرج وهذا
علی یخرج فاخرج معه واردد
هؤلاء القوم.... وارسل عثمان
الی کثیر بن الصلت الکندی و
کان من اعوان عثمان وقال انطلق
فی اثر سعد فاسمع ما یقول
سعد لعمار وما یرد عمار
علی سعد ثم ائتنی سریعا
فخرج کثیر حتی یجد سعدا عند
عمارا مخلیا به فالقم عینه
جحرا فقام الیه عمار ولا یعرفه
وفی یده قضیب فادخل الجحر الذی
القمه کثیر عینه فاخرج کثیر
عینه من الجحر وولی مدبرا متقنعا
فخرج عمار فعرف اثره ونادی
یا قلیل ابن ام قلیل اعلی تطلع
وتستمع حدیثی والله

حضرت عمار نے صاف انکار کیا، پھر عثمان نے سعد بن ابی وقاص سے کہا کہ تم جا کے عمار کو سمجھاؤ کہ وہ علیؑ کے ساتھ جائیں پس سعد، عمار کے پاس آئے اور کہا اے عمار جانے والوں کے ساتھ تم بھی کیوں نہین جاتے اور لو دیکھو یہ علی بھی تو جا رہے ہین انکے ساتھ تم بھی چلے جاؤ اور مصروالوں کو پلٹا دو (ادھر عثمان نے سعد بن ابی وقاص کو بھیجا) اور ادھر (چپکے سے) کثیر بن صلت کندی کو بھیجا، جو عثمان کے خاص مددگاروں مین تھے، اور کہا کہ سعد کے پیچھے پیچھے جاؤ دیکھو یہ عمار سے کیا گفتگو کرتے ہین (بات یہ ہے کہ عثمان کو سعد سے، صحابی کا بھی اعتبار نہ تھا اور انسے بھی تو تو مین مین ہو چکی تھی آئندہ ناظرین کو معلوم ہوگا) پھر مجھے جلدی سے آکے خبر دو۔ کثیر گیا اور اس نے دیکھا کہ عمار و سعد تخلیہ مین بیٹھے ہوئے باتین کر رہے ہین، دیوار مین ایک چھید تھا کثیر اسی مین آنکھ لگا کر اندر کی حالت دیکھنے لگا حضرت عمار کے ہاتھ مین ایک لکڑی تھی وہ اس

لو درأيت انك هو لفقأت عينك
بالقضيب فان رسول الله
قد احل ذلك ثم رجع عمار الى
سعد فكلمه سعد فكلمه سعد
وجعل يعتذله بكل وجه فكان
آخر ذلك ان قال عمار والله
لا اردهم عنه ابدا
فرجع سعد
الى عثمان
فاخبره بقول
عمار فاتهم
عثمان سعدا
ان يكون لم
يناصحه فاقسم
له سعد بالله لقد حرص فقبل
منه عثمان طبری ص۱۰۹ و ص۱۱۰

چھید مین جناب عمار نے ڈالدی کثیر جلدی
سے آنکھ بچا کے بھاگا یہ چہرہ کو چھپائے ہوئے تھا
حضرت عمار باہر نکل آے اور نقش قدم پہچان کر
کہا اے کمینہ اور کمینی عورت کے بیٹے میرے
بھید لیتا ہے اور میری باتین چرا کے سنتا ہے
خدا کی قسم اگر مین تجھے جان لیتا کہ تو ہی تھی
آنکھ پھوڑ دیتا کیونکہ رسول نے اسوقت مین
اسے جائز قرار دیا ہے۔ یہ کہکے حضرت عمار
پھر آکے سعد سے باتین کرنے لگے۔ سعد نے عمار کے
راضی کرنے مین کوئی دقیقہ نہین اٹھا رکھا
اور بہت منایا مگر آخری جواب عمار کا یہی تھا
کہ مین مصریون کو عثمان سے کبھی نہ پلٹاؤنگا
سعد نے آکر عثمان سے کہا مگر عثمان نے فوراً
سعد کو تہمت لگادی کہ تم نے کچھ کہا ہی نہوگا،
جب سعد نے بقسم کہا تو عثمان کو یقین آیا،
(ذرا صحابہ کے معاملات ہین)۔

مصر کا لشکر عثمان کے قتل کے لئے آیا ہے، عثمان امیر المومنین سے کہتے ہین کہ میری
مدد کیجئے مجھے بچائے اور ان لوگون کو سمجھا بجھا کر دفع کر دیجئے، پھر عمار سے کہتے ہین وہ اس

التجا کی کوئی وقعت اس لئے نہین کرتے کہ حضرت عثمان بار بار جھوٹے وعدے کرتے تھے اور اپنے باتون سے باز نہ آتے تھے۔ اگرچہ دنیائے سنیت آج تک یہ کہتی جارہی ہے کہ یہ سب کچھ مروان کی وجہ سے ہوا! سوال تو یہی ہے کہ کیون ہوا اور جب اُسکی وجہ یہ ہوتا تھا تو حضرت عثمان بقول حضرت طلحہ و دیگر مہاجرین و انصار اُسکو حوالے کیون نہین کردیتے تھے جیسا کہ مصر اور کوفہ والونکی خواہش تھی، یہ بھی مان لیا کہ اسی کی وجہ سے ہوا تو حضرت عثمان کی عقل کو ہوا کیا گیا تھا؟ اور پھر اس واقعہ کے بعد ان مسلمانون کو کیا ہوگیا جو اُسکی بادشاہت تسلیم کرکے اسکو امیرالمومنین کے لقب سے یاد کرتے تھے!! روایت بالامین اسی تجسس پر عمل کیا گیا ہے جسکی ممانعت اسلام نے کی ہے اور جس سے ڈر کر حضرت عمر نے بڑے بڑے صحابیون کے قصور معاف، کردئے ہین اور گویا یون خفیہ طور سے شراب پینے کی اجازت عامہ اصحاب کو دی گئی تھی۔

چنانچہ دو واقعہ ملخصاً یہان لکھے جاتے ہین ایک تو وہ ہے جو صاحب ازالۃ الخفا وغیرہ نے لکھا ہے کہ شب کو حضرت عمر بازارون اور گلیون مین بند و بست کے لئے گشت لگایا کرتے تھے اور ایک مسلمان عرب جو یقیناً صحابی رہا ہوگا کیونکہ اسوقت یہی لوگ مکہ اور مدینہ مین تھے، گھر کے اندر شراب پینے مین مصروف تھا آپ کو جو خبر لگی تو دیوار چڑھ کے اسکو گرفتار کیا اور اس سے باز پرس کی اس نے بھی وہ جواب دیا کہ آپ خاموش ہی ہوگئے۔

حضرت عمر۔ کیون تو شراب پیتا ہے؟ اور گناہ کرتا ہے؟۔

شرابی۔ جی ہان، مگر مین نے ایک گناہ کیا ہے اور جناب نے دو گناہ کئے ہین۔

حضرت عمر۔ یہ کیسے؟ (معلومات ملاحظہ ہون)

شرابی ۔ یہ یون کہ خدا نے شراب پینے کو بھی منع کیا ہے اور تجسس کرنے کو بھی اور اسکے ماسوا اس بات سے بھی منع کیا ہے کہ گھر مین دروازے کے سوا کسی اور طرف سے نہ آؤ ۔ چنانچہ مین نے تو ایک ہی گناہ کیا اور آپنے تجسس اور دیوار پھاند کر دو گناہ کیے، اب کہیے ؟"

اس واقعہ کو اکثر مورخین نے لکھا ہے مگر کسی نے بھی یہ نہ لکھا کہ حضرت عمر نے اس پر حد بھی جاری کی اب سوال یہ ہے کہ نہین جاری کی تو کیون ؟

دو ہی باتین ہو سکتی ہین یا تو اسکے معلومات اور اپنی کم علمی سے دبے کہ کہین یہ راز فاش نہو اور اگر کہین مین اس پر حد شرع جاری کرون تو یہ دو الزام مجھپر بھی لگائے گا اور پھر وہ تنہائی مین نہونگے بلکہ مجمع مین ہونگے لہذا ٹال جاؤ چاہے اسلامی حکم رواج پلے یا نہین ۔

یا اسلئے کہ آپکے نزدیک ممکن ہی شراب حرام نہ ہو کیونکہ کم از کم وہ شراب صلب کا استعمال فرماتے رہتے تھے جیسا کہ سبیل جلد اول مین لکھ چکا ہے ۔

اپ مین تجسس کا مادہ بہت تھا حالانکہ علامہ دمیری نے حیوۃ الحیوان جلد ا صفحہ ۶۵ مطبوعہ مصر پر لکھا ہے ان التجسس من شعب النفاق تجسس نفاق کا شعبہ ہے ۔ مگر اس تجسس مین کوئی مصلحت رہی ہوگی اور پھر یہ شخص خصوصاً حضرت عمر کیلئے شعبہ نفاق تھوڑی ہی ہو سکتا ہے ۔

دوسرا واقعہ ابو محجن ثقفی کا ہے جنکو صحابیون مین شمار کیا گیا ہے انکے بادہ نوشی کے کنا مین پڑھین چنانچہ انکے متعلق شراب پینے کا شک رہا کرتا تھا اور وہ بھی حضرت عمر کو جیسا کہ عبارت ذیل سے ظاہر ہوگا ۔

دخل ابو محجن علی عمر فظن	ابو محجن صحابی عمر کے پاس آیا عمر کو خیال ہوا
قد شرب فقال استنکھوا فقال	کہ اس نے شراب پی ہے لوگون سے کہا
ھذا من التجسس الذی نہیت عنہ	ذرا اس کا منھ تو سونگھو ابو محجن نے کہا یہ تو
اصابہ جلد ۴ صفحہ ۱۷۵ مطبوعہ مصر	تجسس ہے جس سے تم منع کئے گئے ہو۔

آپنے اسکے بعد اپنے گمان کو یقین کے حدود تک نہین پہونچایا اور انکا منھ نہین سونگھا غالباً "شب گشتی" والا سبق یاد رہگیا۔

بہر حال یہ معلوم ہو گیا کہ تجسس منع ہے مگر اس ممنوع شے کو بلا کھٹکے اصحاب نبی اور حضرت عثمان کرتے تھے اور حضرت عمار یاسر اس گناہ پر آنکھ پھوڑنے کے لئے تیار ہوتے تھے وہ بھی صحابہ اور حضرت عثمان کے دوست خاص کی آنکھ۔

سنا آپنے ہماری اور اپنی روایت تو یہ کہکے متروک قرار دیجاتی ہے کہ اس مین فلان راوی شیعی ہے مگر مولوی عبدالشکور صاحب قتل عثمان کے واقعات حضرت عثمان کے مخلصین ہی کے زبان سے "فتنہ ابن سبا" مین درج کرتے ہین چنانچہ کثیر بن صلت کندی جو حضرت عثمان کا بقول اہل سنت پٹھو تھا اور جو علم اسلام چھوڑے ہوے تجسس کیا کرتا تھا اسکی روایت سے آپنے مناقب عثمان ثابت فرمائے ہین۔

ان سب کا حال تو اسوقت کھلیگا اور ساتھ ہی ساتھ مولوی عبدالشکور کی آنکھین بھی کھلینگی جب "فتنہ ابن سبا" کے جواب مین "فتنہ ابن خطاب" نکلیگا، انشاءاللہ عنقریب وہ دن آنے والا ہے۔

میرے ہی سامنے دامن اٹھا کر ناز سے چلنا
مجھی سے پھر گلہ اٹھا میرے چاک گریبان کا

ابوہریرہؓ اور ابودرداؓ جناب عمارؓ کو قاتل عثمانؓ جانتے تھے

اتيا عليا فقال له ان لك فضلا
لا يدفع .... ومعاوية
يسألك ان تدفع اليه
قتلة عثمان فان فعلت ثم
قاتلك كنا معك قال علی
اتعرفانهم قالا نعم قال فخذا
هم فاتيا محمد بن ابی بکر و
عمار بن یاسر والاشتر فقال
انتم من قتلة عثمان وقد
امرنا باخذكم فخرج اليهما اكثر
من عشرة الاف رجل
فقالوا نحن قتلنا عثمان۔

الامامۃ ص۱۲۶ طبع مصر

جنگ صفین مین دونون علیؑ کے پاس آئے
اور کہا کہ آپکی فضیلت قابل انکار نہین۔
اور معاویہ تو یہ چاہتا ہے کہ قاتلان عثمان
کو اسکے حوالے کر دیجئے اگر اسکے بعد بھی وہ آپسے
جنگ کرے تو ہم آپکے ساتھ ہونگے امیر المومنین علیؑ نے
فرمایا کہ، تم قاتلان عثمان کو پہچانتے ہو؟
کہا ہان۔ آپنے فرمایا جاؤ پکڑ کے لیجاؤ۔
یہ دونون، محمد بن ابی بکر عمار یاسر اور
اشتر کے پاس آئے اور کہا کہ تم قاتلان
عثمان ہو اور ہمین حکم ملا ہے کہ ہم تمکو پکڑلین
یہ سنتے ہی دس ہزار سے زیادہ آدمی، یہ
کہتے ہوئے دونون کی طرف بڑھے کہ "ہم نے
عثمان کو قتل کیا ہے، ہم نے"۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت عمارؓ اس ثواب مین شریک تھے اور اہل سنت والے
اصحاب نبی ان قاتلون کو پہچانتے تھے اور یہ دس ہزار سے زیادہ کا مجمع جو لامحالہ
صحابی اور تابعی تھا یہ بھی قاتلین عثمان تھا جو آپکے نزدیک باغی تھا اسوقت
آپکی جوتیون کو کیا غرض ہے کہ صحابیت یا اجماع کا خیال فرمائے کیونکہ آپکے

ایمان بالقران کی گرہ تو حضرت عثمان نے ان انگلیون سے لگائی تھی جنھین "باغیون" نے کاٹ ڈالا وہ گرہ کھل ہی نہین سکتی آپ چاہے تمام اصحاب کو باغی کہین یا کافر و مرتد سمجھین۔

یہ چٹکلہ تو جاہلون کو ڈرانے کے لیے آپکے ہاتھ خوب لگا ہے کہ دیکھو ہم چاہے صحابہ کو برا کہین مگر تم انھین برا نہ کہنا اگر تم نے ایسا کیا تو تمھارا ایمان بالقران رخصت ہو جائے گا۔

دنیا طلبان را عربدہ مفت است بجو شید
ازادی ما ہیچ و گرفتاری تان ہیچ

بڑا تعجب ہے کہ عثمان کے صاحبزادے تو علیؑ سے انتقام نہین لیتے اور معاویہ اور بی بی عائشہ اٹھتی ہین

چاہتا ہون کہ اسی سلسلہ مین وہ فیصلہ بھی لکھدون جو عثمان کے صاحبزادے عبد الرحمن نے کیا ہے تاکہ دنیا حق و باطل کو سمجھ لے اگرچہ وہ بحمد اللہ خوب سمجھ چکی ہی۔

عثمان کے بیٹے کا فیصلہ

وان اباھریرۃ و ابا الدرداء	اس واقعہ کے بعد ابوہریرہ اور ابو درداء
انصرفا الی منزلھما بحمص	گھر پلٹے (حمص) جب حمص مین پہونچے
فلما قدما حمص لقیھما عبد الرحمن	تو عبد الرحمن بن عثمان سے ملاقات ہوئی
بن عثمان فسالھما عن	انھون نے ان دونون سے پوچھا کہ کہان گئے تھے

مسيرهما فقصا عليه القصة
فقال العجب منكما انكما
من صحابة رسول الله
صلى الله عليه وسلم اما والله
لئن كففتما ايديكما ما
كففتما السنتكما اتاتيان
عليا وتطلبان اليه قتلة
عثمان وقد علمتما ان
المهاجرين والانصار ...
لو حرم ادم عثمان لنصروه وبايعوا
عليا على قتلته فهل فعلوا
واعجب من ذلك
رغبتكما عما صنعوا و
قولكما لعلي اجعلها
شورى واخلعها من
عنقك وانكما لتعلمان
ان من رضي بعلي خير
ممن لم يبايعه ثم صرتما
رسولي رجل من الطلقاء

انھون نے تمام واقعہ بیان کردیا عبدالرحمن
نے کہا تم دونون سے۔ درانحالیکہ اصحاب نبی
ہو سخت تعجب ہے۔ خدا کی قسم اگر تم نے اپنے ہاتھ
روکے ہین تو زبانین نہین روکین۔ ارے
تم علیؑ کے پاس جاتے ہو اور ان سے
قاتلین عثمان کو مانگتے ہو! اور تم یہ نہین جانتے ہو
کہ اگر مہاجرین وانصار خون عثمان بہانا
حرام جانتے تو لامحالہ عثمان کی مدد کرتے اور
علیؑ سے ایسی شرط پر بیعت کرتے کہ قاتلین
عثمان دیدے جائین، تو کیا تم کہ سکتے ہو
کہ انھون نے ایسا کیا، اس سے زیادہ
تعجب خیز تمھارا اصحابہ کے افعال سے منھ
پھیرنا ہے اور علی سے یہ کہنا ہے کہ شوری
کردو اور خلافت سے دست بردار ہو درانحالیکہ
تم جانتے ہو کہ علی کی خلافت پر راضی رہنے
والا اس سے بہتر ہے جو اس خلافت کو برا
سمجھتا ہے اور جس نے انکی بیعت کی وہ اس سے
بہتر ہے جس نے نہ بیعت کی،۔
اس پر اور تعجب ہے کہ تم دونون اسکے فرستادہ

لا يحل له الخلافة ففشا قولهما وقوله فيهم معاوية بقتله ثم راقب فيه عشيرته

الامامة ص۱۰۶

بن گئے جو اولاد "طلقا" (جو قید کر کے چھوڑ دیا گیا ہو) میں سے ہے جس کے لئے خلافت جائز ہی نہیں۔ یہ گفتگو عام ہوئی اور معاویہ نے چاہا کہ عثمان کے بیٹے کو قتل کردے مگر پھر انکے قبیلے کا خیال کرکے رکا۔

ملاحظہ کیا آپ نے عثمان کے خون کا بدلہ بھی لیا جاتا ہے اور حق گوئی پر انکے بیٹے کے قتل کا ارادہ بھی ہے۔

وكانت بنو مخزوم حنقت على عثمان لاجل عمار بن ياسر خميس جلد ۲ ص۲۹۰
(عقد فريد ص۱۸۴ مروج بتغير الفاظ جلد ۲ ص۳۴۲)

جناب عمار یاسر (کی زد و کوب) کی وجہ سے بنو مخزوم کا قبیلہ عثمان کا دشمن تھا۔

عمار کی حقیت پر فعل دشمن سے گواہی

جنگ جمل میں، جو انتقام خون عثمان کے بہانے قائم کیگئی تھی اور جسکا مطلوب ومقصود عائشہ طلحہ زبیر یا عبداللہ بن زبیر کا خلیفہ بنانا تھا) اس میں جناب عمار امیر المومنین کی طرف سے جنگ کر رہے ہیں اور زبیر حواری رسول سے مقابلہ ہے اسجگہ پر مورخین لکھتے ہیں

وقاتل الزبير فحمل عليه عمار بن ياسر فجعل يحوزه بالرمح والزبير كاف عنه لقول رسول الله صلى الله عليه وسلم

جنگ جمل میں زبیر لڑ رہے تھے اور جناب عمار نے انھیں نیزے پر (گھیر کے) رکھ لیا تھا مگر زبیر روکتے جاتے تھے اور خود بھی قتل عمار سے ہاتھ روکے ہوئے تھے کیونکہ رسول کی یہ حدیث

لقتل عمار الفئة الباغية ولولا ذلك لقتلته

(کامل صفحہ ۹۷)

سن چکے تھے کہ عمار کو گروہ باغی قتل کریگا اگر یہ نہوتا تو قتل کردیتے۔ (گویا صحابی کے قتل سے نہین رکے اپنے باغی ہونے کے ڈرسے رکے)۔

حضرت عمار کے قاتل عثمان نیز ایک اور شہادت معاویہ کی گفتگو

وصاحبکم یزعم انه لم یقتله فنحن لا نسرح علیه ذلک فلیدفع الینا قتلة عثمان لنقتلهم ... فقال الیسرک یا معاویة ان نقتل عمارا فقال وما یمنعنی من ذلک لو تمکنت من ابن سمیة لقتلته بمولی عثمان

کامل صفحہ ۱۱۵

(علیؑ کے لشکر کے سپاہی سے معاویہ کہتا ہے) تمھارا آدمی یہ کہتا کہ اس نے عثمان کو نہین قتل کیا اچھا ہم نے مانا کہ نہین قتل کیا تو جو انکے قاتل ہین انھین ہمکو کیون نہین دیدیتے تاکہ ہم انھین قتل کرڈالین۔ اس نے کہا کہ معاویہ کیا یہ ممکن ہے کہ تم عمار کو قتل کرو، معاویہ نے کہا کیون مجھے اس قتل سے کون چیز مانع ہے اگر مین عمار پر قابو پاون تو عثمان کے غلام کے عوض مین قتل کردون (یہ تو عثمان کا عوض ہے)

وقام رجل من تمیم فقال لعمار الست ایها العبد انت امس مع الغوغاء والیوم تسافهنا

امیرنا المری ص۱۳۱ جلد۵ کامل ص۹۹ جلد۳

قبیلہ تمیم کا ایک شخص اٹھا اور اس نے جناب عمار سے کہا (ای غلام) کل تم قاتلین عثمان کے ساتھ تھے اور آج ہمارے امیر سے مقابلہ کرتے ہو

حسان بن ثابت جناب عمار کو قاتل عثمان سمجھتے تھے

یہ وہ بزرگ ہین جنھون نے امیر المومنین کی بیعت خلافت چہارم مین بھی نہین کی اور انکا بودا پن، جبن، نامردی یہ کتب موثقہ، اہل سنت مین مرقوم ہے انھون نے عثمان کی بحثیت مین تمام انصار و اصحاب اور نیز طلحہ و زبیر وغیرہ کے قاتل ہونے پر شہادت دی ہے اور اشعار کہے ہین۔

وقال حسان بن ثابت فيمن تخلف عنه وخذله من الانصار وغيرهم واعان على قتله۔
خذلته الانصار اذ حضر الموت وكانت ولاة الانصار
من عذيري من الزبير ومن طلحة اذ جاء امر له مقدار
فتولى محمد بن ابي بكر عيانا وخلفه عمار
في شعر له طويل يذكر فيه غير من ذكرنا وينسبهم الى التمالي على قتله والرضا

حسان بن ثابت نے جن لوگون نے عثمان کی مدد نہین کی اور الگ ہوکے بیٹھ گئے یا وہ انصار جنھون نے قتل مین مدد دی اونکے متعلق یہ اشعار کہے ہین۔

جب عثمان کی موت آئی تو انصار نے انکو بے مدد چھوڑا حالانکہ انکے والی انصار ہی تھے وقت قتل عثمان طلحہ اور زبیر کیطرف سے کون عذر خواہ ہے اور کیا عذر ہو سکتا ہے۔ محمد بن ابوبکر تو ظاہر بظاہر اس قتل مین شریک تھے مگر ان کے پیچھے عمار کا ہاتھ تھا۔

ان واقعات کو قصیدہ کے حیثیت سے ایک نظم طویل مین بیان کیا ہے اور اصحاب نبی کیلئے کہا ہے کہ انھون نے نصرت مین سستی کی اور

بما فعل به ... وكان عثمان
اليه محسنا وهو المتق عن
الانصار في قوله في شعره
يا ليت شعري وليت الطير يخبرني
ما كان شان علىٌّ وابن عفانا
لتسمعن وشيكا في ديارهم
الله اكبر يا ثارات عثمانا
(روح جلد ۱ صـ ۳۰۷)

قتل عثمان پر راضی رہے ۔ عثمان حسان پر
احسان کیا کرتے تھے حسان ہی کے یہ اشعار
ہیں جس میں انصار کو ڈرایا ہے ۔
کاش میں جانتا اور کاش مجھے خبر ملتی کہ علی
اور عثمان کی کیا شان ہے تم لوگ عنقریب
یہ آوازیں بکثرت سننے والے ہو کہ "اے
عثمان کے خون کا انتقام لینے والو"۔ الخ

مسروق بن اجدع عثمانی کا مکالمہ

واقبل على عمار فقال
يا ابا اليقظان علام قتلتم
عثمان قال على شتم
اعراضنا وضرب ابشارنا طبری صـ ۱۸۷
کامل صـ ۸۹

مسروق نے جناب عمار سے کہا کہ کیوں تم نے
عثمان کو قتل کیا کہا اس لئے کہ انھوں نے
ہماری بے آبروئی کی، گالیاں دیں اور
ہمیں پٹوایا ۔

ابوموسیٰ کا مکالمہ اور اصحاب نبی کو فاجر کہنا

واقبل على عمار فقال يا ابا اليقظان
عدوت فيمن عدى على امير المومنين
فاحللت نفسك مع الفجار کامل صـ ۸۹
طبری صـ ۸۷

ابوموسیٰ نے جناب عمار سے کہا کہ کیوں امیر المومنین
عثمان پر تم نے چڑھائی کی اور فاجروں کا
ساتھ دیا ۔

حیات رسول ہی میں عثمان ان بن تھی اور رسول عمار کیطرف تھے

جب رسول نے مدینہ مین مسجد بنوائی اور اصحاب نے اینٹین ڈھونی شروع کین تو عمار رحمۃ اللہ اجر مزید کیلئے دو دو اینٹین ڈھوتے تھے اور تمام اصحاب ایک ایک، رسالتمآب نے بھی اپنی ردا اتار دی اور ہاتھ بٹانا شروع کیا حضرت عثمان پر بھی یہ مصیبت پڑی تھی آپ بہت صاف ستھرے رہا کرتے تھے یعنی حضرت عمر کی طرح کثافت پسند طبیعت نہ تھی کہ کھایا اور جو تڑون پر پایا تو نہین ہاتھ پونچھ دیا چلئے صاف ہوگیا دکھواز الہ النعقام جب حضرت عثمان اینٹین ڈھونے لگے تو اپنے کپڑون کو بہت بچاتے تھے اور اینٹ رکھکر ہاتھون کو جھاڑتے تھے اور گھڑی گھڑی کپڑونکو ملاحظہ کرتے تھے کہ خاک سے میلے تو نہین ہوے۔

امیر المومنین علی علیہ السلام نے یہ دیکھکر یہ اشعار پڑھے ۔

لا یستوی من یعمر المساجدا ۔ یداب فیھا راکعا وساجدا

وقائما طورا وطورا قاعدا ۔ ومن یری عن التراب حائدا

جو شخص تعمیر مسجد کرتا ہے اور اسمین رکوع و سجود کرتا ہے اور قیام و قعود کرتا ہے اس شخص کے برابر وہ نہین جو مٹی سے بچنا چاہتا ہے ۔

یہ شعر جناب عمار نے بھی سن لئے اور انھون نے بھی پڑھنا شروع کردے حضرت عثمان بگڑ گئے ۔

فسمعہ عثمان فقال یا ابن سمیّہ ۔ عثمان نے کہا اے سمیہ کے بیٹے یہ کس پر تعریض

ما اعرفنی بمن تعرض ومعہ جریدۃ ۔ کرتے ہو، عثمان کے ہاتھ مین ایک لکڑی تھی

فقال لتکفن اولا عترض بہا ۔ ۔ ۔ انھون نے عمار سے کہا کہ چپ رہو گے یا

وجهك فسمعه النبی	اس سے منہ بگاڑ دون - رسول نے عثمان
صلی الله علیه وسلم وهو	کی یہ گفتگو سنی آپ دیوار کے سایہ مین بیٹھے
جالس فی ظل فی حائط	ہوے تھے اور کہا کہ "عمار میری دونون آنکھونکی
فقال عمار جلدة ما بین عینی	بیچ کی کھال ہین"

(عقد فرید جلد ۲ ص ۱۹۲)

حضرت عثمان کو بگڑنے کا موقع نہ تھا مگر یہی کہ "چور کی داڑھی مین تنکا" کیونکہ جناب عمار نے انکا نام نہ لیا تھا - اس واقعہ سے ظاہر ہے کہ حضرت عمار کو عثمان پر فضیلت دی۔

ایک شامی کے اشعار

خذلته الانصار اذ حضر ا	انصار نے عثمان کو موت کے وقت چھوڑ دیا
لموت وکان ثقاته لانصار	حالانکہ انھین کا بھروسا تھا طلحہ اور زبیر کے
ومن عذیری من الزبیر ومن	متعلق کیا عذر خواہی کی جا سکتی ہے انھون نے
طلحة هاجا امر اله اعصار	وہ ہوا ے فتنہ چلائی کہ بگولے چکر کاٹنے لگے -
ترکوا الناس دونهم عبرة	اسوقت تو یہی حال تھا کہ جیسے گوسالہ پرستی
العجل فشبت وسط المدینة نار	ہو رہی ہے اور وسط مدینہ مین آگ بھڑک
هکذا زاغت الیهود عن	رہی ہے یونہی یہود گمراہ ہوے تھے (یہ لوگ
الحق حیثما زخرفت له الاحبار	یہودی تھے ملاحظہ ہو) اور احبار حق
ثم وافی محمد بن ابی بکر	باطل مین سچ کے ظاہر ہوے - پھر محمد
جهارا وخلفه عمار	بن ابو بکر نے کھلم کھلا حصہ لیا اور انکے
(عقد فرید ص ١٨٩)	مدد گار انکے پیچھے عمار تھے - (قتل عثمان مین)

حسان اور یہ شامی ان دونون شاعرون مین ایک چور ضرور ہے خواہ حسان نے شامی کی چوری کی ہو یا شامی نے حسان کے اشعار چرائے ہون۔

عقد فرید ص ۱۹۰ کی عبارت

واھل مصر اسندوا امرھم الی محمد بن ابی بکر و عمار بن یاسر و طلحۃ والزبیر فامروھم بقتلہ۔

اہل مصر معاملہ قتل مین تین چار آدمیون پر بھروسا کئے ہوئے تھے محمد بن ابو بکر، عمار بن یاسر، طلحہ اور زبیر چنانچہ ان لوگون نے عثمان کے قتل کا حکم دیدیا۔

اتنی شہادتون کے بعد اب یہ بات واضح ہے کہ صحابی رسول کے ہاتھون عثمان کا قتل ہوا اور وہ صحابی جنسے رسول خوش تھے اور راضی گئے۔

۱۲- جناب مالک اشتر

جناب اشتر علمائے اہل سنت کے نزدیک کس پایہ کے شخص تھے عبارت ذیل سے ملاحظہ کیجئے۔ مالک بن الحرث ... المعروف بالاشتر لہ ادراک وکان رئیس قومہ و ذکر البخاری انہ شھد خطبۃ عمر بالجابیۃ وذکرہ ابن حبان فی ثقات التابعین انہ شھد

مالک بن حارث جو "اشتر" کے نام سے مشہور ہین یہ تابعی ہین اور اپنے قوم کے رئیس و سردار تھے بخاری نے انکو ان لوگون مین شمار کیا ہے جنھون نے مقام "جابیہ" مین عمر کا خطبہ سنا، ابن حبان نے ان کا شمار "ثقات تابعین" مین کیا ہے۔

... الیرموک فذهبت
عینه وروی عن عمرو
ابی ذر وعلی وصحبه وشهد
معه الجمل وله فیها اثار
وکن الاشتر فی صفین وولاه
علی مصر.. فلما وصل
الی القلزم شرب شربة
عسل فمات فقیل انها کانت
مسمومة شهد مع علی الجمل
ثم صفین وابدی یومئذ شجاعة مفرطة
و... ذکره ابن سعد فی الطبقة الاولی
من التابعین بالکوفة وکان ممن الب
علی عثمان وشهد حصره وله فی ذلک اخبار

یہ جنگ یرموک مین شریک ہوے اور اسی
جنگ مین انکی ایک آنکھ جاتی رہی انھون نے
عمر، ابوذر اور علی علیہ السّلام سے روایت کی
ہے، آپکے ساتھ جمل مین شریک ہوے اور
صفین مین بھی رہے اور شجاعت کے بے مثل
جوہر دکھائے آپکو امیر المومنین نے مصر کا والی
بنایا تھا مگر یہ پہونچنے نہین پائے راستہ مین
(معاویہ نے) زہر دیکر کام تمام کردیا۔
ابن سعد نے انکا شمار طبقہ اولی مین کیا ہے
منجملہ ان لوگون کے جنھون عثمان کے خلاف
لوگون کو ابھارا اور انکا محاصرہ کیا یہ بھی ہین
اور اس واقعہ قتل عثمان مین ان کی ذات سے
بہت سے واقعات وابستہ ہین۔

اصابہ جلد ۳ ص ۴۸۲ طبع مصر

اہل کوفہ جو عثمان کے افعال سے بگڑے اور ان کے قتل پر امادہ ہوے اور مدینہ
مین کس غرض سے آے اسکے وجوہ حسب ذیل ہین۔

ولید بن عقبہ جو کوفہ کا گورنر عہد عثمان مین تھا اس نے شراب پی اور اس حالت مین
نماز پڑھائی، جب یہ ہنگامہ برپا ہوا اور لوگون نے غل مچایا تو عثمان نے بہزار دقت
اسے معزول کیا اور اسکی جگہ پر سعید بن عاص کو گورنر بنا کے بھیجا، سعید نے آکے ولید کو
کوفہ سے روانہ کردیا اور ممبر کو دھونا چاہا اور پاک کرنا چاہا اگرچہ بنی امیہ کی بعض افراد نے

سعید کو ممبر کے دھونے سے روکا (کیونکہ نجاست ولید محقق ہو ئی جاتی تھی) مگر اس نے کوئی اعتنا نہین کی۔۔ اور ممبر کو دھلوا دیا۔

کوفہ کے عمائدین واشراف کا مجمع سعید کے پاس ہوا کرتا تھا اور دوسرے لوگ بھی جمع رہا کرتے تھے، کوفہ والون کے دل ولید بن عقبہ کے کرتوتون سے بھرے ہوے تھے، کیونکہ اسلام کی تباہی کے آثار ہویدا ہو چکے تھے اور شراب کی موجون مین سفینہ صلوۃ غرق ہو چکا تھا، (جیسا ائندہ حسب محل تفصیلا لکھا جائے گا)

پروردۂ آغوش اسلام اس ہتک اسلامی کو کب دیکھ سکتے تھے آخر انھون نے ولید کو ہٹوایا اور اب بنی امیہ ہی کی ایک دوسری ہستی یعنی سعید بن عاص کوفہ پر گورنر بن گراگئی یہ اسلام کا ہونہار سپوت دن عیدرات شبرات مین بسر کرنے لگا اور جبتک کہانی نہ کہی جائے گورنر صاحب کو نیند کہان ۔

عمائد کوفہ بگڑتے ہین طبری از صفحہ ۸۰ تا ۹۰ جلد ۵ و کامل جلد ۳ صفحہ ۵۳ تا ۵۶

دل تو بھرے ہوے تھے ہی اور عمائد کوفہ شبکو سعید کے پاس بیٹھے ہوے تھے گفتگو اور دلچسپ گفتگو ہو رہی تھی، کوفہ کے اشراف مین سے مالک بن کعب ارحبی، اسود بن یزید نخعی علقمہ بن قیس نخعی ۔ وغیرہ تھے اور اسی گروہ مین جناب مالک اشتر بھی تھے ۔

فقال سعيد انما هذا السواد بستان لقريش فقال الاشتر اتزعم ان السواد الذي افاءه الله علينا باسيافنا بستان

سعید نے کہا یہ سواد (درمیان بصرہ وکوفہ) تو قریش کا بستان ہے جناب اشتر نے کہا وہ چیز جو خدا نے ہمین بذریعہ تیغ دلوائی ہے وہ تیرا، اور تیرے قوم کا بوستان ہے؟

لك ولتومك والله ما يزيد
او فاكم فيه نصيبا الا ان يكون
كاحدنا وتكلم معه القوم
فقال عبد الرحمن الاسدي
وكان على شرطة سعيد اتردون
على الامير مقالته واغلظ لهم
فقال الاشتر من ههنا لا يفوتنكم
الرجل فوثبوا عليه فوطئوه وطاء
شديدا حتى غشي عليه ثم جر برجله
فالقي فنضح بماء فافاق فقال
له سعيد ابك حياة
قال قتلني . . . . فقال
والله لا يسمر منهم عندي
احد ابدا فجعلوا يجلسون
في مجالسهم وبيوتهم ويشتمون
عثمان وسعيدا -

اس مین تمھارا ہم سے زیادہ کوئی حصہ نہین"
اور لوگون نے بھی کہا جو جناب اشتر نے کہا۔
اس پر عبدالرحمن جو سعید کا "انسپکٹر پولس"
تھا بولا "اور تم لوگ امیر کو جواب دیتے ہو اور
اسکے قول کو رد کرتے ہو" اک ذرا سخت لہجہ مین
اس نے یہ گفتگو کی - اشتر نے یہ سنکر پاس
والون سے کہا دیکھو یہ مردک جانے نہ پائے"
سب کے سب اس پر ٹوٹ پڑے اور کچل کر اسکا
کچومر نکالدیا پھر ٹانگ پکڑی اور گھسیٹ
کر باہر ڈال دیا۔ عبدالرحمن پر پانی چھڑکا
گیا، ہوش مین آئے، سعید نے پوچھا ابھی
زندہ ہو؟ کہا "ارے مجھے مار ڈالا"، سعید نے
کہا بخدا اب انمین سے کسیکو اپنے پاس شبکو
بیٹھنے کی اجازت نہ دونگا۔ یہ لوگ اپنے
گھرون مین بیٹھا کرتے اور عثمان وسعید کو
گالیان دیا کرتے تھے۔

جناب اشتر صعصعہ بن صوحان وکمیل بن زیاد و دیگر قاتلین عثمان

فكتب سعيد الى عثمان يخبره بذلك

سعید نے اس واقعہ کی اطلاع عثمان کو دی

ویقول ان رھطا من اھل الکوفۃ
سماھم عشرۃ یولبون و
یجتمعون علی عیبک وعیبی
وفی دیننا وقد خشیت ان
ثبت امرھم ان یکثروا فکتب
عثمان الی سعید ان
لیسیرھم الی معاویہ
فیھم مالک الاشتر
وثابت بن قیس بن منقع
وکمیل بن زیاد النخعی وصعصعۃ بن صوحان

اور لکھا کہ ایک گروہ کوفہ والوں کا جو تقریباً
دس آدمی ہیں تمھارے خلاف آگ لگا رہے
ہیں اور ہماری تمھاری بدگوئیاں کیا کرتے
ہیں، اور ہمارے مذہب پر حملے کرتے ہیں
مجھے ڈر ہے کہ اگر یہی حالت رہی تو ان کی
جماعت زیادہ نہو جائے،
عثمان نے جواب میں لکھا کہ ان لوگوں کو
نکالدو اور معاویہ کے پاس بھیجدو۔ ان میں
جناب مالک اشتر، ثابت بن قیس کمیل
بن زیاد نخعی اور صعصعہ بن صوحان شامل تھے

معاویہ سے جناب صعصعہ کی گفتگو

یہ لوگ گویا جلاوطن کئے گئے اور حکومت نے انھیں معاویہ کے پاس بھیجدیا معاویہ نے ان سے کئی بار بلا کے گفتگو کی اور اپنی فضیلت خاندانی کا تذکرہ شروع کیا چنانچہ ایک روز کہا۔

وقد علمت قریش ان ابا سفیان
کان اکرمھا وابن اکرمھا ۔ ۔ ۔
وانی لاظن ان ابا سفیان
لو ولد الناس لم یلد الا حازما

قریش اس بات کو جانتے ہیں کہ ابوسفیان
اور اسکا باپ بزرگ و مکرم ہے یہی نہیں بلکہ
مجھے تو یہ گمان ہے کہ اسکی اولاد بھی عاقل
و فرزانہ ہے اور یہ اثر اسکی نسل میں ہی“

قال صعصعة کذبت قد ولد
لهم خیر من ابی سفیان
من خلقه الله بیده ونفخ فیه
من روحه وامر الملائکة
فسجدوا له

جناب صعصعہ نے کہا تو جھوٹا ہے وہ نسل، ابوسفیان
سے کہین افضل ہے ......
جس کو خدا نے اپنے ہاتھون سے خلق کیا اپنی
روح ڈالی اور اپنے ملائکہ مقربین کو انکے
سجدہ کرنے کا حکم دیا۔

معاویہ اپنے خلیفہ بن جانے کیلئے کنایۃً گفتگو کرتا ہے

ثم قال ایها القوم ردوا علی خیرا
... وانظروا فیما ینفعکم وینفع
اهلیکم وینفع جماعة المسلمین
فاطلبوا تعاشوا او نعش بکم فقال
صعصعة لست باهل ذلك
ولا کرامة لك ان تطاع فی معصیة
الله فقال اولیس ما ابتدا
تکم به ان امرتکم بتقوی
الله وطاعته .... قال بل
امرت بالفرقة وخلاف
ما جاء به النبی قال فانی
امرکم الان .... فقال

پھر معاویہ نے کہا دیکھو میرے بات کا جواب
نیکی کے ساتھ دو اور اپنی اور اپنے اہل گروہ
وقبیلہ کے منفعت کا خیال کرتے رہو اور ایسی
ہی نفع بخش چیز کو چاہو تاکہ ہم اور تم چین سے
زندگی بسر کرسکین (اس سے مقصود یہ تھا
کہ معاویہ امیر بنجائے) جناب صعصعہ نے کہا "
تو اس کا اہل نہین اور تیمین کوئی کرامت نہین
کہ خدا کی معصیت کرکے تیری اطاعت کیجائے"۔
معاویہ نے کہا کیا مین نے پہلے پہل تمھین
تقوی اور طاعت خدا کا حکم نہین دیا؟
جواب ملا کہ ہرگز نہین تونے پھوٹ اور
افتراق اور خلاف حکم نبی حکم دیا معاویہ نے کہا

صعصعة فانا نامرك ان
تعتزل عملك فان في المسلمين
من هو احق به منك قال
من هو قال من كان ابوه
احسن قدما من ابيك وهو
بنفسه احسن قدما منك
في الاسلام فقال والله
ان لي في الاسلام قدما
ولغيري كان احسن قدما
مني ولكنه ليس في زماني
احد اقوى على ما انا فيه ولقد
راى ذلك عمر بن الخطاب فلو
كان غيري اقوى مني لم يكن
لي عند عمر هوادة . . .
فقالوا لست لذلك اهلا فقال
اما والله ان لله سطوات ونقمات
واني لخائف عليكم ان تتابعوا في مطاوعة
الشيطان

تو اچھا اب مین طاعت خدا کا حکم دیتا ہون۔
جناب صعصعہ نے کہا کہ اور ہم تجھے اس بات کا
حکم دیتے ہین کہ تو اپنے عہدہ سے دست بردار
ہو جا۔ کیونکہ مسلمانون مین تجھسے زیادہ مستحق
فردین موجود ہین۔ معاویہ نے کہا وہ کون؟۔
کہا وہ، وہ، ہے جسکا باپ تیرے باپ سے
بہتر اور جو خود تجھسے بہتر اور سابق الاسلام ہے
معاویہ نے کہا ہان یہ سچ ہے، مگر میرے زمانہ
مین میرے احوال کو دیکھتے ہوے مجھسے زیادہ
کوئی اس عہدہ کے لئے قوی اور مناسب نہین
دیکھو نا، عمر اگر مجھسے اچھا کسی فرد کو پاتے تو
مجھے کاہیکو اس جگہ پر باقی رکھتے"
انھون نے جواب دیا کہ "مگر تو تو اس عہدہ کے
لائق اور اس جگہ کا اہل نہین۔
معاویہ نے کہا خدا کی قسم خدا کے کچھ انتقام
اور قہر ہوتے ہین مجھے ڈر ہے کہ تم لوگ اسمین
مبتلا ہو جاؤ کہ شیطان کی اطاعت کرنے لگو

(کامل مبرد ابن ابی الحدید)

ہاتھون مین معاویہ کی داڑھی

فوثبوا عليه فاخذوا براسه و
لحيته فقال مه ان هذا لا يبيت
بارض الكوفة والله لو رأى اهل
اهل الشام ما صنعتم بي وانا امامهم ما
ملكت ان انهاهم عنكم حتى يقتلوكم

(یہ سننا تھا کہ) سب نے اچک کر معاویہ کی داڑھی
پکڑ لی اوس نے کہا ٹھہرو ٹھہرو!! یہ کوفہ نہین،
اگر تمھاری یہ حرکت شام والے دیکھ لینگے (جنکا
مین انکا امام ہون)، تو وہ تمھین بغیر قتل کئے
نہ چھوڑینگے اور میرا روکنا بھی اسوقت غیر مفید ہوگا
(طبری و ابی الحدید)

جناب مالک اشتر کا جتھا

واجتمع نفر بالكوفة يطعنون على
عثمان من اشراف اهل العراق مالك
بن الحارث الاشتر وثابت بن
قيس النخعي وكميل بن زياد وزيد
بن صوحان العبدي وجندب
بن زهير الغامدي وجندب بن
كعب الازدي وعروة بن الجعد وعمرو
بن الحمق الخزاعي فكتب سعيد
الى عثمان يخبره بامرهم فكتب اليه ان
سيرهم الى الشام ۔ کامل، طبری، ابن ابی الحدید جلد ۳ صفحہ ۹

ایک جماعت کوفہ والونکی اکٹھا ہوگئی، یہ لوگ
شرفائے عراق تھے، اور انھون نے عثمان
کے مطاعن بیان کرنا شروع کردئے۔ مالک
بن حارث اشتر، ثابت بن قیس نخعی،
کمیل بن زیاد، زید بن صوحان، جندب
بن زہیر، جندب بن کعب، عروہ بن جعد
اور عمرو بن حمق خزاعی اس جتھے مین شامل تھے،
سعید گورنر کوفہ نے اسکی اطلاع عثمان کو دی
اور انھون نے حکم بھیجا کہ ان سبکو معاویہ کے پاس
بھیجدو اور کوفہ سے نکال باہر کرد۔

سعید بن عاص کے معزول کرنے مین جناب اشتر کی کوشش

قال کانی انظر الی الاشتر مالک بن الحارث النخعی علی وجہہ الغبار و ھو متقلد السیف وھو یقول واللہ لا یدخلہا علینا ما حملنا سیوفنا یعنی سعیدا و ذلک یوم الجرعۃ

(طبری ص۵۹)

(راوی کہتا ہے) جیسے مین دیکھ رہا ہون کہ جناب اشتر کے چہرہ پر گرد ہے اور وہ تلوار لگائے ہوے یہ کہ رہے ہین کہ خدا کی قسم جب تک ہماری تلوارین ہمارے قبضہ مین ہین سعید کوفہ مین نہین داخل ہوسکتا یعنے یوم جرعہ جناب اشتر ایسا کہہ رہے تھے) ("جرعہ" مقام کا نام ہے)۔

قتل عثمان کیلئے اصحاب و تابعین آنے لگے

وقدم حکیم بن جبلۃ من البصرۃ فی کتیبۃ وقدم الاشتر فی اھل الکوفۃ طبری ص۱۲۳

حکیم بن جبلہ بصرہ سے لشکر لیکے آئے اور جناب اشتر کوفہ سے لشکر لیکے آئے۔

قاتلین عثمان کا اجتماع اور جناب اشتر

لقد اجتمع بالکوفۃ نفر فیہم الاشتر و زید بن صوحان و کعب بن ذی الحبکۃ و ابو زینب و ابو مورع و کمیل بن زیاد و عمیر بن ضابی

جناب اشتر، زید بن صوحان، کعب بن ذی الحبکہ ابو زینب، ابو مورع، کمیل بن زیاد، اور عمیر بن ضابی وغیرہ کوفہ مین جمع ہوے اور کہا کہ خدا کی قسم جبتک عثمان خلیفہ ہین اسوقت

فقالوا الا والله لا یرفع راس ما دام عثمان علی الناس فقال عمیر بن ضابی وکمیل بن زیاد نحن نقتله طبری ص۱۳۷

(جبتک عثمان لوگوں پر حاکم ہیں) تک سر نہیں اٹھایا جا سکتا یعنی ہمیں اطمینان نہیں عمیر بن ضابی اور کمیل بن زیاد نے کہا کہ ہم انھیں قتل کرینگے۔

صاحب کامل نے اس فہرست مین ابن الکوار کا اضافہ اور کیا ہے۔ دیکھو ص۵۲ کامل ابن اثیر۔

حابس کے چچازاد بھائی کی گواہی

فغدا به حابس الی معاویه فقال هذا ابن عمی قدم من الکوفة وکان مع علی وشهد قتل عثمان بالمدینة وهو ثقة فقال معاویه حدثنا عن امر عثمان قال اخبرو لیه محمد بن ابی بکر وعمار بن یاسر وتجرد فی امره ثلاث لنفر عدی بن حاتم والاشتر النخعی وعمرو بن الحصین ودب فی امره رجلان طلحة والزبیر وابرء الناس من دمه علی ابن ابیطالب

(الامامة ص۸۶)

حابس اپنے چچازاد بھائی کو لیکے معاویہ کے پاس آیا اور کہا کہ یہ میرا بھائی ہے جو کوفہ سے ابھی آیا ہے، یہ علی علیہ السلام کے ساتھ تھا اور قتل عثمان کا واقعہ اسکے سامنے ہوا۔ یہ معتبر شخص ہے معاویہ نے کہا واقعہ بیان تو کرو۔ کہا سنو قتل تو محمد بن ابی بکر نے کیا اور عدی بن حاتم، اشتر نخعی اور عمرو بن حصین یہ لوگ کھلم کھلا شریک ہوے اور طلحہ و زبیر نے اندر ہی اندر کاٹ کی رہگئے علی ابن ابیطالب وہ بالکل بری ہین اور انکا ہاتھ اس قتل مین نہ تھا۔

حضرت عمار کے قاتل ہونے پر جو واقعہ کتاب الامامة ص۱۰۶ سے ابوہریرہ و ابودردار

کا نقل کیا گیا اس مین بھی صاف مالک اشتر کا نام اس فہرست مین ہے اور ابوہریرہ سا صحابی آپ کو معین کر چکا ہے لہذا گنجائش انکار نہین ۔

حصار عثمان مین جناب اشتر کی شرکت

وفی سیرۃ مغلطائی حاصرہ الکوفیون وعلیہم الاشتر النخعی
خمیس جلد ۲ صفحہ ۲۸۸

سیرۃ مغلطائی مین ہے کہ کوفہ والون نے عثمان کا محاصرہ کیا اور اشتران کے سردار تھے ۔

قتل عثمان مین شرکت اشتر

خرج الیہم الاشتر مع دعاء الکوفۃ وانہما الیہ جماعۃ من اہل مصر وسار الی عثمان فقتلوہ وباشر الاشتر قتلہ علی ما فی بعض الروایات ۔
خمیس جلد ۲ صفحہ ۳۰۲

بصرہ والون کے ساتھ اشتر کوفہ والون کو لیکے آگئے اور ایک گروہ مصر والون کا آن ملگیا یہ سب کے سب عثمان پر دوڑ پڑے اور انکو قتل کردیا ۔
اور بعض روایات کے ظاہر ہے کہ خود اشتر نے قتل کیا ۔

قتل وہیجان کے بانی جناب اشتر تھے حسب تحقیق صاحب خمیس کی رائے

وھل اثار الفتنۃ ۰۰۰۰ الا فعل الاشتر فی الکوفۃ من ھتک

اس فتنہ کو کیا سوا اشتر کے کسی اور نے ابھارا ۔ اشتر کا وہ فعل جو حکومت عثمان کے خلاف کوفہ

حرمتہ السلطان وتسلیط العامۃ مین ہوا اور گورنر کوفہ کو مارا اس فتنہ کا

. . . عاملہ . . . . . ثم لم یقنعہ باعث ہے اسی پر انھون نے اکتفا نہین کی

ذلک حتی سار من الشام الی الکوفۃ فاضرمہا نارا بلکہ شام سے کوفہ مین آکے اور آگ لگائی ۔

خمیس جلد ۲ صفحہ ۳۰۶

ان شہادتون سے بالکل واضح ہوگیا کہ یہ ثقہ تابعی اس قتل مین شریک تھا اور باعث

ثواب سمجھتا تھا ۔

درحقیقت یہ سب کچھ عثمان کا کیا دھرا تھا اگر وہ جناب اشتر کی ہتک حرمت کو گوارا نہ

کرتے اور انکو مع انکے ساتھیون کے جو اصحاب و تابعین تھے جلاوطن نہ کرتے تو کاہیکو

یہ آفت آتی ۔

"سعدی از دست خویشتن فریاد"

اسکے ماسوا ابو دردا اور ابوہریرہ نے جناب اشتر کو قاتلین عثمان مین شمار کیا ہے

جیسا حال جناب عمار مین روایت گزری ۔

"اہل شام مالک اشتر کو قاتل جانتے تھے"

قال جریر لو کنت ثم لقتلوک لقد ذکروا انک من قتلۃ عثمان

مروج جلد ۲ صفحہ ۱۳ طبری صفحہ ۲۳۶

جب امیر المومنین کا فرستادہ جریر معاویہ کے پاس سے پلٹا اور جناب اشتر نے عرض کی مولا آپ نے مجھے بھیجا ہوتا تو جریر نے کہا ۔ اگر تم وہان ہوتے تو قتل کر دئے گئے ہوتے اسلئے کہ وہ کہتے ہین کہ تم نے عثمان کو قتل کیا ہے ۔

١٣- جناب عبد الرحمن بن عدیس بلوی

یہ وہ تھے جن کا شمار اصحاب نبی مین تھا، یہ وہ تھے جن سے خدا راضی تھا کیونکہ انھون نے بیعت شجرہ کی تھی، اور بقول مولوی عبد الشکور قرآن بتاتا ہے کہ جس نے بیعت شجرہ کی وہ جنتی ہے بہر حال اس جنتی کے ہاتھون خلیفہ ثالث کا خون بہا، جب قاتل جنتی تھا تو مقتول کو کیا کہون بجز اسکے کہ عقلاً دونون جنتی نہین ہو سکتے۔ اب مدح سنئے علامہ ابن حجر اصابہ مین فرماتے ہین۔

عبد الرحمن بن عدیس بلوی قال ابن سعد صحب النبی صلی اللہ علیه وسلم وسمع منه وشهد فتح مصر وکان فیمن سار الی عثمان وقال ابن البرقی والبغوی وغیرهما کان ممن بایع تحت الشجرة وقال ابن ابی حاتم عن ابیه له صحبة وکذا قال عبد الغنی . . . وابن حبان وقال ابن یونس بایع تحت الشجرة شهد فتح مصر وکان من الفرسان ثم کان رئیس الخیل التی سارت من مصر الی

عبد الرحمن بن عدیس بلوی۔ ابن سعد نے کہا ہے کہ یہ صحابی رسول تھے اور انھون نے رسول سے احادیث سنی فتح مصر مین یہ موجود تھے۔ اور جو لوگ قتل عثمان کے لئے گئے تھے انمین یہ بھی تھے۔ ابن برقی اور بغوی وغیرہ نے کہا ہے کہ ابن عدیس بیعت شجرہ کر چکے تھے۔ ابن حاتم نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ یہ صحابی تھے یہی بات ابن غنی اور ابن حبان نے کہی ابن یونس نے کہا کہ انھون نے بیعت شجرہ کی فتح مصر مین شریک ہوئے، اور انکا شمار عرب کے بہادرون مین تھا پھر یہ اس لشکر مصر کے سپہ سالار تھے جو قتل عثمان کے لئے گیا۔

عثمان فی الفتنة۔
فلما کانت الفتنة کان ابن عدیس
ممن اخرجه معاویة فی الرهن فسجنه
بفلسطین فهربوا من السجن فادرکه
فارس ابن عدیس فاراد قتله
فقال له ابن عدیس ویحک اتق الله فی دمی
فانی من اصحاب الشجرة قال الشجرة
بالجبل کثیر فقتله۔ اصابه ص ۱۱۴ جلد ۲

اسوقت جبکہ یہ شور وشغب تھا معاویہ نے انکو
فلسطین مین قید کر دیا تھا (بعد جملہ کے) یہ
اور انکے ساتھی قید خانہ سے بھاگ نکلا ایک
فارس نے ابن عدیس کو پالیا اور اس نے
قتل کا ارادہ کیا۔ ابن عدیس نے کہا تجھپر وائے ہو
خدا سے ڈر اور میرا خون نہ بہا کیونکہ مین صحابی
پیغمبر ہون اور مین نے بیعت شجرہ کی ہے۔ اس نے
کہا شجر پہاڑ پر بہت ہین اور قتل کر دیا۔

علامہ بن عبدالبر استیعاب مین انکی صحابیت اور بیعت شجرہ کے قائل ہوتے ہوے
فرماتے ہین۔

وهو کان الامیر علی جیش القادمین
من مصر الی المدینة الذین حصروا
عثمان وقتلوه ص ۱۱۴

ابن عدیس اس لشکر کے سرگروہ تھے جو
مصر سے قتل عثمان کیلئے آیا تھا اور جنہون نے
محاصرہ کر کے عثمان کو قتل کر دیا۔

انکا مقتول ہونا خود اس امر پر شاہد ہے کہ عثمان کے قاتل تھے

چنانچہ اصابہ مین انکے قتل کا واقعہ گزرا توثیق مطلب کے لئے خطط مقریزی کی عبارت
بھی لکھدون تاکہ معاندین صحابہ کو فریب دینے کی گنجایش جہلا کے لئے نہ باقی رہے۔

واتبع عبد الرحمن بن عدیس
البلوی رجل من الفرس فقال

اہل فرس مین سے ایک نے عبدالرحمن بن عدیس
کا پیچھا کیا اس سے ابن عدیس نے کہا

لہ عبد الرحمن ابن عدیس اتق اللہ — مجھے نہ قتل کرو اور خدا سے ڈرو کیونکہ زیر شجرہ
فی دمی فانی بایعت النبی تحت الشجرۃ — مین نے رسول کی بیعت کی ہے۔ اس نے
فقال لہ الشجر فی الصحراء کثیر فقتلہ ۔ ازالۃ الخفا — کہا شجر تو صحرا مین بہت ہین۔

صحابہ کی عزت کرنیوالو اور قرآن کی صداقت کو زیر قدم صحابہ پائمال کرنے والو آنکھین کھولکے دیکھو اور کم از کم مولوی عبد الشکور کو دکھاو کہ صحابہ کی جنتی ہونے پر اور صحابہ کے مومن ہونے پر رضی اللہ المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ سے استدلال کرتے ہو اور ایک مومن کو اسوقت بھی قتل کرڈالتے ہو جب وہ بیعت شجرہ کو یاد دلا رہا ہو اور باوجود اسکے کہ ومن قتل مومنا متعمدا فجزاوہ جہنم دیکھتے ہو (جو شخص کسی مومن کو عمداً قتل کرے اسکی جزا جہنم ہے) مگر صحابہ اور خال المومنین کو قرآن سے زیادہ عظمت دیتے ہو بیعت شجرہ کی یہ توہین کیجاتی ہے کہ "ایسے درخت صحرا مین بہت ہین" اور تم خوش ہوتے ہو اور ایسے لوگون کو چشم وچراغ اسلام سمجھتے ہو اور جو چراغ دین ہین انکے نور کے اطفا کی کوشش کرتے ہو شرم کرو شرم۔

معلوم ہوا کہ سوا تین صحابہ کبار کے اہل سنت کسیکو نہ صحابی مانتے ہین نہ انکی جلالت کے معترف ہین، اگرچہ تعلیان بہت کچھ ہین۔

ابن عدیس سالار لشکر تھے

فلما خرج المصریون خرج فیھم عبد الرحمن بن عدیس البلوی فی خمسمائۃ وقیل فی الالف کامل لہ ؟ — جب مصر والے قتل عثمان کے لئے نکلے تو پانچسو یا بقولے ایک ہزار کی سرکردگی مین ابن عدیس روانہ ہوئے۔

ابن عدیس قتل عثمان کے وقت وہین موجود تھے

وارادوا قطع راسہ فوقعت نائلۃ علیہ وام البنین فصحن وضربن الوجوہ فقال ابن عدیس اترکوہ

(کامل ج۳)

جسوقت عثمان کا قتل ہوا تو قاتلون نے انکا سر کاٹنا چاہا مگر انکی بی بی حضرت عثمان سے لپٹ گئین اور انکی صاحبزادی ام البنین اور بیچ چیخ کر رونے لگین منھ پر طمانچے مارے (یہ اہل سنت کے نزدیک بدعت ہے) تو ابن عدیس ہی نے کہا کہ سر نہ کاٹو

ابن اثیر مورخ کی گواہی کہ ابن عدیس صحابی تھے

وفیہا مات عبد الرحمن بن عدیس البلوی امیر القادمین من مصر بقتل عثمان وکان ممن بایع تحت الشجرۃ

کامل ج۳ص۱۱۱

اسی سن مین عبد الرحمن بن عدیس بلوی جو قاتلین عثمان کے (مصر والے) سرگروہ تھے مر گئے اور یہ وہ تھے جنھون بیعت شجرہ کی تھی۔

ابن عدیس کمانڈر انچیف

خرج اہل مصر فی اربع رفاق علی اربعۃ امراء المقلل یقول ستمائۃ والمکثر یقول الف علی الرفاق عبد

چار ٹکڑیون مین اہل مصر نکلے (قتل عثمان کیلئے) ان چارون دستون پر چار سپہ سالار تھے یہ لشکر چھ سو سے کم نہ تھا اور ایک ہزار سے زیادہ

الرحمن بن عدیس
طبری ص۱۳۳ و مروج ص۳۰۶

نہ تھا ایک دستہ ابن عدیس کے جھنڈے کے
نیچے تھا (زیر حکومت تھا۔

وکان اہل مصر الذین ساروا الی عثمان ستمائۃ رجل علی اربعۃ الویۃ لہا رؤوس اربعۃ مع کل رجل منہم لواء وکان جماع امرہم جمیعا الی ... عبد الرحمن بن عدیس
طبری ص۱۱۷ و ص۱۱۸

اہل مصر چار دستے فوج کے لیکے نکلے اس مین چار علم تھے یہ چھ سو آدمی تھے ہر دستہ کا ایک سپہ سالار تھا۔ اور ہر سردار کے ہاتھ مین ایک علم تھا اور ان سب پر ابن عدیس کمانڈ کرتے تھے۔

قتل و حصار دونون مین شریک تھے

وکان ابن عدیس و اصحابہم الذین یحصرون عثمان فکانوا خمسمائۃ فاقاموا علی حصارہ تسعۃ واربعین یوما حتی قتل
طبری ص۱۳۴

ابن عدیس اور انکے ساتھی جو پانچسو تھے انھون نے عثمان کا محاصرہ انچاس دن تک کیا یہانتک کہ انکا قتل واقع ہوا

ابن عدیس صحابی اور طلحہ کی خفیہ سازش و سرگوشی

اذ مر طلحۃ بن عبد اللہ فقال این ابن عدیس فقیل ہا ہو ذا قال فجاءہ ابن عدیس فناجاہ ثم رجع ابن عدیس فقال لاصحابہ لا تترکوا احدا ید خل علی ہذا الرجل

طلحہ بن عبد اللہ وقت حصار گزرے اور کہا کہ ابن عدیس کہان ہین؟ لوگون نے کہا یہ کیا ہین (طلحہ نے ابن عدیس سے کچھ چپکے چپکے باتین کین۔ ابن عدیس نے اپنے ساتھیون سے کہا دیکھو نہ عثمان کے پاس کوئی جانے پائے

ولا یخرج من عندہ فقال عثمان ھذا امارۃ طلحۃ بن عبد اللہ (طبری ص۱۳۲ کامل ص۶۵)

(ابن ابی الحدید جلد ۲ ص ۱۵۹)

اور نہ ان کے گھر سے کوئی باہر آنے پائے۔ عثمان نے یہ دیکھکر کہا کہ یہ بات طلحہ بن عبید اللہ کی سکھائی ہوئی ہے۔

ابن عدیس نے مروان سے جنگ کیلئے بن عروہ کو بھیجا

(راوی) جیسے مین دیکھ رہا ہون کہ ابن عدیس مسجد نبی سے ٹیک لگائے کھڑے ہین اور عثمان

کانی انظر الی ابن عدیس وھو مستند ظھرہ الی مسجد النبی وعثمان محصور فخرج مروان فقال من یبارز فقال ابن عدیس لفلان بن عروہ قم الی ھذا الرجل طبری ص۱۲۴

مروان عثمان کیطرف سے لڑنے نکلا تو ابن عدیس نے ابن عروہ کو لڑنے بھیجا (ابن عروہ نے مروان کو لنجا کر دیا تھا جان بچاکے واپس آیا)

محاصرہ عثمان اور مہاجرین و انصار

کان القواد الذین ساروا الی المدینۃ فی امر عثمان اربعۃ عبد الرحمن بن عدیس وحکیم بن جبلہ والاشتر وعبد اللہ بن فدیک فقدموا المدینۃ فحاصروہ وحاصرہ معھم قوم من المھاجرین والانصار حتی دخلوا علیہ فقتلوہ

(عقد فرید جلد ۲ ص ۱۲۵ خمیس ص ۲۶۸)

وہ افسران فوج جنکی قیادت مین لشکر مصر آیا اور جو عثمان کے قتل کیلئے مدینہ آئے وہ چار تھے عبد الرحمن بن عدیس، حکیم بن جبلہ، مالک اشتر اور عبد اللہ بن فدیک انھون نے محاصرہ کیا اور اس حصار مین انکا ساتھ مہاجرین وانصار نے دیا یہانتک کہ ان لوگون نے گھر مین جاکر حضرت عثمان کو قتل کر دیا

→…←

ابن عدیس دو ہزار آدمیون کے ہمراہ آئے

وخرج ناس من مصر منهم عبد الرحمن بن عديس البلوي ... وكانوا الفين

لوگ مصر سے نکلے انمین عبد الرحمن بن عدیس بھی تھے یہ تمام لوگ جو مصر سے آئے دو ہزار تھے۔

ابن ابی الحدید ص ۹۶ جلد ۲

مورخ مسعودی کا قول

ومن اهل مصر ستمائة رجل عليهم عبد الرحمن بن عديس البلوي وقد ذكر الواقدي وغيره من اصحاب السير انه ممن بايع تحت الشجرة (ر. مروج جلد ۲ ص ۳۰۶)

اہل مصر سے چھ سو آدمی زیر قیادت عبد الرحمن بن عدیس قتل عثمان کے لئے نکلے۔ واقدی نے لکھا ہے اور دیگر مورخین نے بھی لکھا ہے کہ ابن عدیس نے بیعت شجرہ رسول سے کی تھی۔

عثمان و ابن عدیس اگر تاریخ کا مطالعہ بنظر انصاف کیا جائے تو ہر عاقل اس نتیجہ پر پہونچ جائے گا کہ اس واقعہ مین بھی خود حضرت عثمان بانی مبانی تھے اور ابتدا انہین کیطرف سے ہوئی۔ اس لئے کہ جب مہاجرین و انصار نے عثمان سے عدل و انصاف کا مطالبہ کیا اور انھون نے تقیہ کرتے ہوے "چور سے کہا چوری کر اور شاہ سے کہا جاگتا رہ" پر عمل کیا یعنے ادہر تو عبداللہ بن ابی سرح کے معزولی اور محمد بن ابی بکر کی تقرری کا فرمان لکھا اور ادہر خفیہ طور سے ایک دوسرا فرمان لکھا جس مین محمد بن ابی بکر اور ابن عدیس وغیرہ کے تشہیر کرنے، داڑھی منڈوانے، ہاتھ پاون کاٹنے اور قتل کرنے کا حکم تھا۔

حضرات اہل سنت اسجگہ پر عجب بھولی باتین کرتے ہین وہ کہتے ہین یہ خفیہ فرمان ضرور لکھا گیا مگر عثمان نے نہین لکھا بلکہ مروان نے لکھا تھا جو حضرت عثمان کا پرائیوٹ سکریٹری تھا۔

دپرائیوٹ سکریٹری کہتے ہیں غالباً کوئی حرج نہو کیونکہ حضرت عثمان کی بی بی عیسائی تھیں یعنی نائلہ بنت الفرافصہ (دیکھو طبری)۔

ہم نے مانا کہ مروان ہی نے فرمان لکھا، مروان ہی نے عثمان کے آدمی کو اس فرمان کے لیجانے کے لئے منتخب کیا، مروان ہی نے عثمان کا اونٹ فرمان بر کی سواری میں دیا اور مروان ہی نے حضرت عثمان کی مُہر کردی یہ سب کچھ صحیح مگر آخر جب مہاجرین وانصار واصحاب نبی یہ مطالبہ کرتے تھے کہ ہمیں مروان کو دیدو تو حضرت عثمان اس بات کو کیوں نہ گوارا کرتے تھے اور کیوں نہ مروان کو حوالہ کردیا تاکہ نہ یہ قتل واقع ہوتا اور نہ یہ فتنہ عظیم برپا ہوتا۔

مانا کہ یہ خیال کرتے تھے کہ مروان قتل کردیا جائے گا تو یہی خیال تو ان اصحاب نبی کے لئے بھی ہونا چاہئے تھا جن کے متعلق قتل کا فرمان تھا آخر وہ بھی تو قتل کردئے جاتے۔ اگر کہیں یہ راز راستہ میں افشا نہوتا۔ اسکے ماسوا ایک مروان کا قتل ہوجانا خود عثمان اور دیگر اصحاب کے جان کو محفوظ رکھتا اور یہ فتنہ وفساد جو آپ اپنی نظیر ہے نہ برپا ہوتا، مگر وہ تو کہئے کہ بات ہی کچھ اور تھی مروان کو کیونکر حوالے کرتے۔ جنگ جمل اور جنگ صفین جو برائے نام انتقام عثمان کے لئے قائم کی گئی تھی اسمین تو علی علیہ السلام سے یہ مطالبہ تھا کہ تم قاتلین عثمان کو حوالے کردو، دنیا بتائے کہ جن لوگوں نے مروان کو حوالے نہ کیا وہ کس منھ سے یہ مطالبہ کرتے تھے۔ اور پھر ایسے اصحاب کے لئے یہ مطالبہ تھا جنھوں نے حق پر عثمان کو قتل کیا اور جنکی ہستیاں صحابہ کبار سے بھی اعظم تھیں اُن کو کیونکر حوالہ کیا جاتا اور کس قصور پر؟

حضرت عثمان کا خفیہ فرمان والی مصر کے نام

اما بعد فاذا قدم علیک
عبد الرحمن بن عدیس
فاجلدہ مائة واحلق
راسہ ولحیتہ واطل حبسہ
... وعمرو بن الحمق فافعل بہ
مثل ذلک وسودان بن
حمران و عروة بن نباع
مثل ذلک (طبری ص ۱۱۹)

(عبد اللہ بن سرح کو لکھا) جب تمہارے
پاس عبد الرحمن بن عدیس آئیں تو سو کوڑے
لگانا اور انکا سر اور داڑھی مونڈ دینا
(معلوم ہوا اہلسنت کے یہاں داڑھی منڈانا
وہ بھی صحابہ کرام کی جائز ہے) اور انکو
تا دیر قید کر دینا۔ عمرو بن الحمق اور
سودان بن حمران اور عروہ بن نباع
سے بھی یہی سلوک کرنا۔

با لوفیها بجلد عبد الرحمن بن
عدیس وعمرو بن الحمق وعروة
بن لنباع وحبسهم وحلق روسهم
ولحاهم وصلب بعضهم (کامل ص ۶۸)

اس فرمان میں یہ حکم تھا۔ عبد الرحمن
بن عدیس، عمرو بن الحمق اور عروہ
بن نباع کو کوڑے لگاؤ انکا سر اور داڑھی
منڈوا دو اور انھیں سولیاں دیدو۔

یہ وہی اصحاب نبی تھے جو مصر سے آئے تھے انھیں میں محمد بن ابی بکر بھی تھے انکے متعلق بھی یہی فرمان تھا پھر اگر محمد بن ابی بکر نے بجائے داڑھی مونڈنے کے عثمان کی داڑھی نوچ لی، جسے انکی بی بی نے معاویہ کے پاس بھجوایا تو وہ اپنے اس فعل میں معذور تھے (کتاب الامامة ص ۸۱)۔

جب یہ خفیہ فرمان راستہ مین پکڑا گیا جس مین اصحاب نبی کی سزا کا حکم تھا تو اسوقت یہ لوگ عثمان کے پاس گئے۔

وقدم الی کلامهما ابن عدیس فذکر ما صنع ابن سعد بمصر۔۔۔ وذکروا استئثارا منه فی غنائم المسلمین۔ فاذا قیل له فی ذلك قال هذا الکتاب امیر المومنین الی ثم ذکروا اشیاء مما احدث بالمدینة وما خالف به صاحبیه قال فرحلنا من مصر ونحن لا نرید الا دمك او تنزع فردنا علی ومحمد بن مسلمة وضمن لنا محمد النزوع عن کل ما تکلمنا فیه ثم اقبلوا علی محمد بن مسلمة فقالوا هل قلت ذالك لنا قال محمد قلت نعم ثم رجعنا الی بلادنا ۔۔۔ حتی اذا کنا بالبویب اخذنا غلامك فاخذنا کتابك

ان لوگون نے بات کرنے کیلئے اپنی طرف سے ابن عدیس کو آگے بڑھایا انھون نے والی مصر عبداللہ بن ابی سرح کے کرتوت کو اور غنیمت مسلمین مین جو قطع و برید ہوئی اسکو بیان کیا اور کہا جب ان سے باز پرس کیجاتی ہے تو وہ کہتے ہین کہ یہ دیکھو امیر المومنین (عثمان) کا خط آیا ہوا ہے۔ پھر ان لوگون نے ان نئی باتون کا جو مدینہ مین ہو رہی تھین تذکرہ کیا اور سیرت شیخین کی مخالفت کا اظہار کیا۔ ابن عدیس نے کہا کہ ہم لوگ مصر سے پہلے مرتبہ چلے تھے تو یہی ارادہ تھا کہ یا تم کو قتل کردین اور یا تمھین معزول کردین مگر ہمکو علیؑ اور محمد بن مسلمہ نے پلٹا دیا اور اس بات کی ضمانت کی کہ ہمارے تمام مطالبات پورے کئے جائینگے۔ یہ کہکے تمام لوگ محمد بن مسلمہ کیطرف مڑ پڑے اور کہا کیون یہی ہوا تھا نا؟ اور تم نے یہی کہا تھا نا؟

وخاتمك الى عبد الله بن
سعد نأمره فيه بجلد ظهورنا
والمثل بنا في اشعارنا
وطول الحبس لنا وهذا
كتابك قال محمد الله
عثمان واثنى عليه ثم
قال والله ما كتبت ولا امرت
...... فقال المصريون
فمن كتبه قال لا ادري قال
افيجترأ عليك احد فيبعث غلامك
وجمل من صدقات
المسلمين وينقش خاتمك
ويكتب الى عاملك
بهذه الامور العظام
وانت لا تعلم قال نعم
فقالوا فليس مثلك
يلي اخلع نفسك
من هذا الامر
كما خلعك

محمد بن مسلمہ نے کہا "ہان"۔ ان لوگون نے
پھر کہنا شروع کیا کہ محمد بن مسلمہ اور علی علیہ السلام
کے سمجھانے پر ہم لوگ اپنے اپنے شہرون کو
چلے گئے، ابھی راستہ ہی مین تھے اور مقام
"دویب" تک پہونچے تھے کہ تمھارا غلام
ملا جس سے تمھارا فرمان حاصل کیا گیا جس پر
تمھاری مہر ثبت تھی جو تم نے عبداللہ بن
ابی سرح والی مصر کو لکھا تھا جس مین تم نے
کوڑے لگانے اور ہماری داڑھی اور سر
مونڈنے کو لکھا ہے جس مین تم نے ہمارے
قید کردینے کا حکم دیا ہے۔ لو یہ تو تمھارا
فرمان موجود ہے!! - عثمان نے کہا یہ مین نے
نہین لکھا مصریون نے کہا پھر کس نے لکھا ہے؟
کہا مین نہین جانتا" ان لوگون نے کہا۔
کیا کوئی ایسی جرات کرسکتا ہے کہ تمھارے
غلام کو تمھارے اونٹ پر تمھاری مہر زدہ
فرمان کے ساتھ تمھارے عامل کی طرف
ایسے بڑے اور اہم کام کے لئے بھیجے اور
وہ تمھین معلوم نہو۔ عثمان نے کہا "ہان"۔

الله منه قال لا انزع قميصا
البسنيه الله وكثرت الاصوات
واللغط ... فما برحوا
محاصريه حتى قتلوه

طبری صفحہ ۱۲ (ابو الفدا العقد فرید ،
ابن ابی الحدید ، کتاب الامامۃ ،
مروج وغیرہ دیکھو

ان لوگوں نے کہا اگر ایسا ہی ہو تو تم خلافت سے
الگ ہو جیسا کہ خدا نے تم کو خلافت سے الگ
کیا ہے (معلوم ہوا جبراً حاصل کی گئی تھی
خلاف حکم خدا) عثمان نے کہا وہ قمیص جو مجھے
خدا نے پہنائی (خلافت) اسے ہرگز نہ اتاروں گا۔
اس پر بہت شور و غل مچا۔ ان لوگوں نے محاصرہ
کر لیا یہانتک کہ قتل کر ڈالا۔

حضرت عثمان کا یہ کھلا ہوا جھوٹ تھا کہ آخر اصحاب نبی اور مہاجرین و انصار کو بھی
کاذب کا لقب حضرت عثمان کے لئے تجویز کرنا پڑا۔

قال المصريون فمن كتبه
قال لا ادري قالوا فيجترا
عليك احد ويبعث غلامك وجمل
من الصدقة وينقش على خاتمك
ويبعث الى عاملك بهذه الامور الخطيرة
وانت لا تعلم. قال نعم قال ما انت
الا صادق او كاذب فان كنت كاذبا فقد
استحققت الخلع لما امرت بعين قتلنا
بغير حق وان كنت صادقا فقد استحققت ان

مصریوں نے کہا تو پھر کس نے لکھا؟ عثمان نے
کہا مجھے نہیں معلوم انھوں نے کہا تو کوئی ایسی
جرات کر سکتا ہے کہ جمل صدقہ پر تمھارے غلام
کو تمھارے مہر زدہ فرمان کے ساتھ تمھارے
عامل کے پاس ان اہم امور کے لئے بھیجے
اور تمھیں بالکل نہ معلوم ہو؟ کہا ہاں۔ کہا تو
یا تم جھوٹے ہو اور یا سچے اگر جھوٹے ہو تو
خلافت کے قابل نہیں الگ ہو کیونکہ تم نے
ناحق ہمارے قتل کا فرمان لکھا اور اگر تم سچے ہو

ان تخلع نفسک لضعفک عن ھذا	جب بھی خلافت کو چھوڑ دو کیونکہ تم قابل حکومت
الامر وغفلتک وخبث بطانتک الخ	اپنی غفلت اور خبث طینت اور ضعف ریاست
کامل ص۶۵ وطبری ص۱۱۹	کیوجہ سے نہیں ۔

درحقیقت حضرت عثمان اسی وقت یہ فیصلہ کر سکتے تھے اور اپنی جان بچا سکتے تھے اگر وہ خلافت سے دست بردار ہو جاتے یا مروان کو حوالہ کر دیتے مگر افسوس تو یہ ہے کہ خلافت اسوقت "سانپ کے منھ کی چھچھوندر" بنی ہوئی تھی اور وہ قتل ہو جانے کو خلافت چھوڑنے پر ترجیح دیتے تھے ۔ جب بندوں کے ہاتھ خلیفہ مقرر کرتے ہیں تو یہی ہوتا ہے "

مصر کا لشکر دو دفعہ آیا

اور جیسا روایات سابقہ سے ظاہر ہوا امیر المومنین اور محمد بن مسلمہ نے عثمان سے وعدہ لیا کہ وہ مطالبات پورے کرینگے چنانچہ بروایت ابن عباس پہلا محاصرہ بارہ روز رہا اور امیر المومنین کے کہنے سے یہ لوگ واپس چلے گئے امیر المومنین سے تین دن کا وعدہ جو بالکل جھوٹا تھا عثمان نے کیا تھا اور یہ معاہدہ تحریری ہو گیا تھا مگر ادھر یہ لوگ پلٹے اور عثمان کا کھٹکا مٹا اور ادھر عثمان نے چپکے چپکے جنگ کی تیاریاں شروع کر دیں اور جو وعدہ فرمایا تھا اس پر وفا نہ کی وعدہ کا ہیکو تھا ایک چال تھی ۔ چنانچہ مورخین نے اس واقعہ کو بیان کیا ہے اور طبری نے ص۱۱۷ پر بہ شرح و بسط لکھا ہے

امیر المومنین کا احسان عثمان پر اور عثمان کا دوسرا صریحی جھوٹ

فقال له علي الناس الى عدلك احوج	علی علیہ السلام نے فرمایا وہ اے عثمان لوگ

منهم الى قتلك وانى لارى قوما
لا يرضون الا بالرضى وقد
كنت اعطيتهم فى قدمتهم
الاولى عهدا من الله ترجعن
عن ما لقمنا فرددتهم
عنك ثم لم تف لهم بشئ
من ذلك فلا تغرنى هذه
المرة من شئى فانى معطيهم
عليك الحق قال نعم فاعطهم
فوالله لافين لهم فخرج على
الى الناس فقال ايها الناس انكم
طلبتم الحق فقد اعطيتموه ان عثمان
قد زعم انه منصفكم من نفسه
ومن غيره وراجع عن جميع
ما تكرهون فاقبلوا منه
قال الناس قد قبلنا فاستوثق
منه لنا فانا والله لا نرضى
بقول دون فعل فقال لهم على
ذلك لكم ثم دخل عليه فاخبره

تمہارے قتل کے بہ نسبت تمہارے عدل و انصاف
کے زیادہ خواہشمند ہین۔ مین ان لوگون
کو دیکھ رہا ہون کہ جو بغیر اپنے مطالبات پورے
کرائے ہوئے پلٹتے نہین معلوم ہوتے اور تم نے
تو اس سے پہلے جب وہ لوگ آئے تھے عہد کیا تھا
کہ جو جو ان کے مطالبات ہین سب پورے
کئے جائینگے۔ اسی بنا پر مین نے انکو سمجھا
بجھا کر پلٹا دیا تھا، مگر تم نے کسی ایک وعدہ کو
بھی وفا نہ کیا۔ لہذا دیکھو اب اس دفعہ
مجھے دھوکا نہ دینا اور پہلی کیطرح نہ کرنا"
عثمان نے کہا۔ (نہین نہین) ہان آپ
ان سے وعدہ کر لیجئے بخدا مین ہر عہد کو پورا
اور ہر وعدہ کو وفا کرونگا" (ذرا اس قسم
اور وعدہ کا خیال رہے)۔
یہ عہد لیکر امیر المومنین اس لشکر کے پاس آئے
اور کہا لوگو جو جو حق تم نے مانگے وہ تمھین دئے گئے
اور تمہارے مطالبات پورے کئے گئے عثمان نے
اب عہد کر لیا ہے کہ وہ انصاف کرینگے اور جو
جو باتین تم لوگون کو ناگوار ہین اب ان پر عمل نہ کرینگے

الخبر فقال عثمان اضرب بيني
وبينهم اجلا يكون لي فيه المهلة
فاني لا اقدر على رد ما كرهوا
في يوم واحد قال علي ما حضر بالمدينة
فلا اجل فيه وما غاب فاجله
وصول امرك قال نعم فاجلني
فيما بالمدينة ثلاثة ايام
قال علي نعم فخرج بالناس
فاخبرهم بذلك وكتب
بينهم وبين عثمان
كتابا اجله فيه
ثلاثا على ان يرد كل
مظلمة ويعزل
كل عامل
كرهوه ثم
اخذ عليه
في الكتاب
اعظم ما اخذ
الله على احد

تو لوگون نے آپ کی بات منظور کی اور کہا
کہ ہم نے مانا مگر اس وعدہ کی توثیق ہو جانی
چاہیئے کیونکہ اس سے پہلے بھی وہ وعدہ کر چکے
تھے، اور ہم ان کے اس قول پر راضی نہین
جبتک کہ عمل کر کے نہ دکھا دین۔ امیر المومنین
نے فرمایا۔ جیسا تم کہو، اور آکے انکے اقوال
کی اطلاع عثمان کو دی۔ عثمان نے کہا ہمارے
اور انکے درمیان ایک میعاد اور ایک مدت
مقرر ہو جانی چاہیئے کیونکہ ان کے مطالبات
مین ایک دن مین تو پورے نہین کر سکتا۔
امیر المومنین نے فرمایا جو مطالبے کہ مدینہ سے
متعلق ہین ان مین مدت کی ضرورت نہین
البتہ جو مدینہ کے علاوہ ہین اس، مین اتنی
مدت کافی ہے جتنی دیر مین تمہارا حکم وہان
پہونچے"۔ عثمان نے کہا، مدینہ کے متعلق جو
مطالبات ہین اس مین مجھے تین دن کی
مہلت دیجائے امیر المومنین نے فرمایا۔
"اچھا"، آپ واپس ہوے اور لوگون کو
اطلاع دی اور ایک عہد نامہ عثمان اور

من خاصته من عهد وميثاق واشهد عليه ناسا من المهاجرين والانصار فكف المسلمون عنه ورجعوا الى ان يفي لهم بما اعطاهم من نفسه فجعل يتاهب للقتال ويستعد بالسلاح وقد كان اتخذ جندا عظيما من رقيق الخمس۔

ان لوگون کے درمیان لکھا گیا جس مین یہ تھا کہ عثمان کو تین دن کی مہلت دیجاتی ہے وہ اس عرصہ مین ہر مطالبہ کو پورا کرینگے اور ہر اس والی کو معزول کردینگے جسکو مسلمان نہین چاہتے۔ اس عہد نامہ پر عثمان سے سخت سے سخت عہد ومیثاق لیا گیا اور مہاجرین وانصار کی گواہیان ہوگئین۔

مسلمانون کو اطمینان ہوگیا انہون نے ہاتھ روکا اور پلٹ گئے اس خیال مین کہ اب اتنے سخت معاہدہ کے بعد عثمان وعدہ ضرور پورا کرینگے۔

(ادہر یہ لوگ پلٹے) اور ادہر اس تین دن کے عرصہ مین عثمان نے جنگ کی تیاری شروع کردی آلات حرب مہیا کرنے لگے اور خمس کے غلامون سے ایک بڑے لشکر کی ترتیب دی مگر یہ سب کام چپکے چپکے تقیہ مین کئے اور چپکے ہی سے ایک صحابی رسول نے حضرت عثمان کے اس فریب کی اطلاع اس لشکر کو جاکے کردی جو پلٹ گیا تھا اور راہ مین تھا۔

اس سے بڑھکر فریب اور جھوٹ کیا ہوسکتا ہے

کہ اپنی زندگی طمع دنیا مین کھوتے ہین، امیرالمومنین اور دیگر اصحاب ایک دفعہ نہین تین دفعہ جھوٹ بولتے ہین، عہدنامہ ہوتا ہے، تحریر ہوتی ہے سخت سے سخت قسم اور حلف اس عہدنامہ پر ہوتا ہے، تین دن کی مہلت مانگتے ہین، مہلت ملتی ہے، مگر نہ قول کا پاس نہ آیات خدا کا ڈر، نہ وعدہ کا خیال، نہ واسطون کی عظمت اور شخصیت کی پروا اور نہ عہد و میثاق کے توڑنے کا خوف یہ کچھ نہین ہوتا اور حضرت عثمان خاموشی سے اصحاب سے جنگ کرنے کے لئے جنگ کا سامان اس تین دن مین کرتے ہین اور کوئی مطالبہ پورا نہین کیا جاتا۔

"چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی"

ابن عدیس ہی وہ تھے جن سے علی علیہ السلام اور محمد بن مسلمہ نے گفتگوے صلح کی اور وہ تمام لشکر کو اس شرط پر لیکے پلٹے کہ عثمان کو مطالبات پورے کرنے ہونگے اور بس دیکھو کامل ص ۶۳۔

حضرت کی جھوٹ کا مختصر نمونہ پیش کیا جاچکا اب فریب تقیہ اور اختلاف بیان دیکھیے

جھوٹ کی مثال اوپر گزری اب اس جھوٹ کی توضیح اس سے بھی ہوسکتی ہے کہ صحابی رسول محمد بن مسلمہ بھی اسکو جھوٹ کہتے تھے۔ چنانچہ جب دوسری بار لشکر آیا ہے اور عثمان نے پھر محمد بن مسلمہ کے پاس کہلا بھیجا کہ خدا کیلئے سمجھا بجھا کر ان لوگون کو مجھسے دفع کرو تو محمد بن مسلمہ نے، جو ایک دفعہ اس بلا کو ٹال چکے تھے، جواب دیا۔

وارسل الی محمد بن — عثمان نے محمد بن سلمہ سے کہلا بھیجا کہ ان لوگون کو
مسلمة فکلمه ان — پلٹاؤ۔ تو انھون نے جواب دیا کہ خدا کی قسم
یردهم فقال والله — سال مین دو دفعہ جھوٹ نہ بولونگا۔
لا اکذب الله فی سنة مرتین — طبری ۱۳۲ — (ایک دفعہ جھوٹ بولنے مین چندان حرج نہ تھا)

اب ملاحظہ کیجئے کہ امیر المومنین سے تو یہ فرماتے ہین کہ تین دن مین سب مطالبات پورے ہونگے اور ادہر چپکے چپکے لشکر تیار کر رہے ہین، اسے کیا کہون تقیہ یا جھوٹ یا فریب۔

جب معاویہ مدینہ آکے سمجھاتا ہے کہ ان ان اصحاب نبی کو قتل کر ڈالو تو فرماتے ہین کہ میری جان جاتی رہے مگر اصحاب نبی کو اور مین قتل کرون؟ مگر اسوقت لشکر کی تیاری بالخصین اصحاب نبی کے قتل کے لئے خاموشی سے ہو رہی ہے کہئے اس کو کیا سمجھون! تقیہ، جھوٹ، یا تدبر۔

یوم دار دکھانے کے لئے تو عثمان لوگون کو منع کر رہے تھے کہ جنگ نہ کرو قسمین دے رہے تھے کہ تلوار نہ کھینچو مگر پھر بھی لوگون نے جنگ کی اور لڑائی ہوتی رہی، ابوہریرہ کہتے ہین کہ جنگ ہو رہی تھی مین نے بھی تلوار کھینچ لی تو حضرت عثمان نے قسم دی اور کہا۔

قال عزمت علیک یا — عثمان نے کہا ابوہریرہ تمھین خدا کی قسم
ابا هریرة الا رمیت — تلوار پھینکدو ابوہریرہ کہتے ہین مین نے
سیفك ... قال ابو هریرة — تلوار پھینکدی اور آج تک مجھے نہین معلوم کہ
فرمیت سیفی فلا ادری این — وہ کہان ہے" (اس سے بہتر موقع مراد
هو حتی الساعة استیعاب ص ۵ — دل حاصل ہونے کا اور کون تھا۔

یہ بھی فرماتے تھے کہ مجھے رسول نے وصیت کی ہے کہ جنگ نہ کرنا اور صبر کرنا اسلئے مین نہین لڑتا

فخجل رسول الله صلی الله
علیه وسلم لیسارہ ویزن
عثمان یتغیر ... لما کان
یوم الدار وحصر قیل له الا تقاتل
قال لا ان رسول الله عهد الی عهدا
وانا صابر نفسی علیه استیعاب ...

حضرت رسالتمآب عثمان سے چپکے چپکے گفتگو کر رہے
تھے اور عثمان کے چہرہ کا رنگ بدلتا جاتا تھا
جب یوم دار محصور ہوئے اور انسے کہا گیا کہ جنگ
کیون نہین کرتے تو جواب دیا کہ رسول نے مجھے
وصیت کی ہے لہذا مین بجائے جنگ کے
صبر سے کام لونگا۔

یا تو رسول کی یہ وصیت تھی کہ جنگ نہ کرنا اور لوگون کو بھی منع فرما رہے تھے یا چپکے
چپکے اصحاب سے جنگ کی تیاری مین مشغول ہوے اور لشکر جمع کرنے لگے، وہ تو یہ کہئے
کہ عثمان پرستون نے خود ہی مصر والون کو جا کے خبر دیدی اور انھون نے فوراً محاصرہ کر لیا
ورنہ حضرت عثمان تو جنگ کی تیاری کر چکے تھے کیسا رسول کا عہد اور کیسی وصیت۔
چنانچہ اس تیاری لشکر کی خبر مقام ذی خشب مین جہان قاتلین عثمان کا لشکر پڑا ہوا تھا،
عمرو بن حزم انصاری صحابی رسول نے دی جیسا کہ آئندہ ذکر ہوگا۔

عثمان والون نے عثمان کا ساتھ دیا

قال محمد بن مسلمة
... انما یریدون
دمك وانت تری خذ
لان اصحابك لك لا بل هم یغوون
... علیك طبری ص۱۱۸

محمد بن سلمہ نے کہا یہ لوگ (اصحاب رسول)
آپ کا قتل چاہتے ہین اور آپ دیکھ رہے ہین
کہ آپکے ساتھیون نے (سنیون نے)
آپکا کیسا ساتھ چھوڑا ہی، ساتھ ہی نہین چھوڑا بلکہ
آپکے دشمنون (صحابہ رسول) کو مدد اور قوت پہونچا رہے ہین

جب رسول عثمان سے وقت مصیبت جنگ نہ کرنے کا عہد بقول علماے اہل سنت لیچکے تھے اور اسی لئے انھون نے جنگ نہین کی تو احتجاج کی روایت حسین امیر المومنین کو جنگ نہ کرنے کی وصیت رسول نے کی تھی، کیون اور کسطرح مورد اعتراض بن سکتی ہی؟ ۔

حضرت عثمان نے دوسرون کو بھی جھوٹا بنوایا

قال یا ابا عبد الرحمن هؤلاء القوم قد رجعوا فما الرای فیهم قال قلت والله ما ادری الا انی اظن انهم لم یرجعوا بخیر قال فارجع الیهم فارددهم قال قلت لا والله ما انا بفاعل قال ولم قال لانی ضمنت لهم امورا تنزع عنها فلم تنزع عن واحد منها

عثمان نے ابو عبد الرحمن سے کہا کہ یہ لوگ تو پلٹ گئے اب کیا رائے ہے کہا خدا کی قسم مجھے نہین معلوم مگر مین اتنا جانتا ہون کہ وہ خیر کے ساتھ نہین پلٹے عثمان نے کہا تو اچھا جاؤ اور مصر والون کو پلٹاؤ ۔ کہا خدا کی قسم مین تو کبھی ایسا نہ کرونگا۔ عثمان نے کہا کیون؟ کہا اسلئے کہ مین نے پہلی دفعہ ضمانت کی تھی کہ آپ انکے مطالبات پورے کرینگے اور آپنے کچھ بھی نہ کیا۔

حضرت عثمان کے یہ ایسے متواتر صریح تقیے تھے کہ انکے ساتھیون نے بھی انکا ساتھ اس معاملہ مین نہ دیا۔ اور بالاخر وہ قتل ہو گئے۔

SHIA MISSION
شیعہ مشن
لکھنؤ
LUCKNOW.

(نوٹ)

دیگر قاتلین کے حالات کیلئے دوسرے حصہ کا انتظار کیجئے بخوف طول پہلا حصہ اسجگہ ختم کیا گیا۔

اغراض و مقاصد "شیعہ مشن"

(۱) حقائق کے روشن چہرے سے ملمع کاری فریب کو قلم تحقیق سے دور کرنا

(۲) صحیح و مستند واقعات تاریخی کا نشر کرکے اہل اسلام کی آبائی اور مستمر غلط فہمیوں کو دفع کرنا۔

(۳) مطالب صحیحہ کی تحقیق کرتے ہوئے جمیع اہل اسلام کو اتحاد و اتفاق کی دعوت دینا اور ان کو انصاف کی طرف متوجہ کرنا۔

(۴) ایسے تبلیغی رسالوں کا نشر جن کا نصب العین دفاع عن المذہب یا تاسیس مذہب امامیہ اثنا عشریہ ہو۔

(۵) اصول و فروع دین پر ایسے رسائل کا بہم کرکے اشاعت عام کرنا جو حقیقی علوم شیعہ کے حامل ہوں اور تعلیم ائمہ کی روشنی میں ان کا ثبوت، غرضکہ ہر تبلیغ دینی اور قلمی خدمت مذہب شیعہ مشن کا فریضۂ اولیں ہوگا۔

خلاصۂ دستور العمل مجلس "شیعہ مشن"

(۱) جو شخص بھی عہ سال ادا کریگا وہ رکن عمومی شیعہ مشن سمجھا جائے گا۔

(۲) جو شخص ۱۲ سالانہ سے امداد کرے گا وہ رکن خاص شیعہ مشن ہوگا۔

(۳) جو حضرات یکمشت کوئی رقم عنایت فرمائینگے یا ۲۵ سالانہ سے اعانت فرمائینگے وہ مربی مشن متصور ہونگے ان تمام حضرات کیلیے شیعہ مشن کے مطبوعات مفت حاضر ہوتے رہینگے اور ان کا نام نامی جبین شکر پر جلی حرفوں میں لکھا جائے گا۔

(۴) ۵ ممبران مقامی سے کورم پورا ہوا کریگا اور کسی مطلب کے طے کرنیکے لیے یہ جمعیت کافی ہوگی۔

(۵) افراد قومی کو ہر ممبر کا متوجہ کرنا مقامی حیثیت سے فرض ہوگا تاکہ اعانت افراد سے دوسرے مذاہب میں یہ رسالے مفت تقسیم کیے جاسکیں اور صحیح معلومات سے دنیا واقف ہو۔

(۶) دیگر امور کے لیے تفصیلی دستور العمل ملاحظہ کیا جائے۔

از دفتر شیعہ مشن حسینیہ غفرانمآب لکھنؤ